ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 22 | جمعۃ المبارک 11 ستمبر 2015ء | 26 ذوالقعدہ 1436 ہجری قمری ❁ 11 تبوک 1394 ہجری شمسی | شمارہ 37


### رات کے آخری حصہ کی اہمیت

حضرت عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پس اگر تم اس گھڑی اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے بن سکو تو ضرور بنو۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الضیف حدیث نمبر: 3503)

## جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ 2015ء کی مختصر رپورٹ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ میں 96 ممالک کے 35 ہزار 478 افراد کی شمولیت۔

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شاملینِ جلسہ کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل پیرا ہونے اور مہمانوں اور میزبانوں کو آپس میں بھائی چارہ پیدا کرنے کی طرف توجہ کی تاکیدی نصائح

پرچم کشائی۔ جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی۔

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا ہے تاکہ اسلام کی تعلیم کو دوبارہ قائم کریں۔**

جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اغراض ومقاصد کا ایمان افروز تذکرہ

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے عرب احباب وخواتین کے اعزاز میں عشائیہ۔ نومبائعین کے ساتھ تین زبانوں عربی، اردو اور انگریزی میں محفل سوال وجواب

جلسہ سالانہ کے لئے رضا کارانہ ڈیوٹیوں کا نظام۔ نظامت جلسہ سالانہ اور اس کے مختلف شعبہ جات۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: فرخ راحیل + حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

مورخہ 21 تا 23 اگست 2015ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار برطانیہ کی کاؤنٹی ہمپشائر (Hampshire) کے قصبہ آلٹن (Alton) میں جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے 49ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے روحانی اور جسمانی طور پر براہِ راست فیض پانے کی غرض سے 96 ممالک سے 35 ہزار 478 افراد نے شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے مرد وزن نے دنیا کے مختلف علاقوں سے یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی رضا، اپنے ایمان، یقین اور معرفت کو ترقی دینے، دینی فائدہ اٹھانے، اپنی معلومات کو وسیع کرنے اور دنیا کے مختلف خِطّوں سے تعلق رکھنے والے اپنے دینی بھائیوں سے ملنے کے لئے اختیار کیا۔ ان کے یہاں حاضر ہونے کے بڑے مقاصد میں سے ایک مقصد دنیا کے دھندوں اور کاروبار سے ایک دفعہ الگ ہو کر اپنے دلوں کو کلّی طور پر آخرت کی طرف جھکانے کی کوشش بھی تھا۔

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برطانیہ میں قیام پذیر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے برطانیہ میں قیام کی برکت سے ہی یہاں کے جلسہ سالانہ کو مرکزی اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ اور یہ تمام لوگ دنیا بھر سے اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا وارث بنانے کے لئے کشاں کشاں اس جلسہ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

### معائنہ جلسہ سالانہ 2015ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 16 اگست بروز اتوار جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمایا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔

### حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی میں قیام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ مسجد فضل لندن سے مورخہ 20 اگست 2015ء کو بعد نمازِ مغرب وعشاء حدیقۃ المہدی کے لئے روانہ ہوا۔ جلسہ کے تینوں دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی قیامگاہ واقع حدیقۃ المہدی میں قیام فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے تیسرے روز نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی سے روانہ ہو کر مسجد فضل لندن میں واپس تشریف لے آئے۔

### پہلا دن جمعۃ المبارک 21 اگست 2015ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ آج صبح ہی سے مہمان اور لوکل احمدی احباب وخواتین اپنی رہائشگاہوں سے جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

### خطبہ جمعہ

حضورِ انور ایدہ اللہ ایک بجے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے جلسہ سالانہ کا ایک بہت بڑے مقصد یعنی اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے اس کے ساتھ ساتھ آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانے کی تلقین کی۔ حضور انور نے شاملین جلسہ کو جلسہ کے مین سیشن کے علاوہ دیگر کر پروگراموں میں شامل ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی اور زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی میں گزارنے کی ہدایت فرمائی۔ نیز جلسہ کے مختلف انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے سلسلہ میں انتظامیہ کو اہم ہدایات دیں۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم اکرام اللہ صاحب ابن مکرم کریم اللہ صاحب آف تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان (پاکستان) کی شہادت اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ (پاکستان) کی وفات اور مرحومین کے خصائل حمیدہ کا ذکر فرمایا۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی شمارہ کی زینت ہے)۔

دو بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ وعصر پڑھائیں۔ بعد ازاں خطبہ جمعہ میں مذکور مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

### پرچم کشائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 21 اگست 2015ء کو 4 بجکر 30 منٹ پر تقریب پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے کرۂ ارض کے طول وعرض سے جمع ہونے والے عشّاقِ خلافت کے ولولہ انگیز نعروں کی گونج میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ بعدازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود　　ندائے فتح نمایان بنامِ ما باشد

تقریب پرچم کشائی برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء

جلسہ گاہ میں تقریباً ان تمام ہی ممالک کے جھنڈے لگائے گئے تھے جن میں اب تک احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ایسے ممالک کی تعداد 207 ہوگئی ہے۔ الحمدللہ

## افتتاحی اجلاس

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ پنڈال میں موجود عشاقانِ خلافتِ احمدیہ نے کھڑے ہوکر فلک شگاف نعروں:

نعرۂ تکبیر: اللہ اکبر

حضرت محمد مصطفیٰ: صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام احمدیت: زندہ باد

غلام احمد کی: جے

خلافتِ احمدیہ: زندہ باد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس: زندہ باد

کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور انور نے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد احباب کو بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ انتہائی جوش اور جذبہ کے ساتھ نعرے بلند کرنے والا یہ جمِّ غفیر اپنے آقا کے ہاتھ کے ایک اشارے پر چند ہی لمحوں میں مکمل خاموشی اختیار کر گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب حاضرین کو ''السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ'' کا تحفہ پیش کیا اور اس بابرکت جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز فرمایا۔ حضورِ انور کے ارشاد پر مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ (انچارج بنگلہ ڈیسک لندن) نے سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 108 کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سیّد عاشق حسین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام

قربان تست جانِ من اے یارِ محسنم
با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم

میں سے منتخب اشعار اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو منظوم کلام

''ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے''

میں سے منتخب اشعار پیش کرنے کی سعادت مکرم مرتضیٰ منان صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حاصل کی۔

## حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

تلاوتِ قرآن کریم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اور پھر اردو منظوم کلام کے پڑھے جانے کے بعد امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5 بجکر 3 منٹ پر منبر پر تشریف لائے اور تشہّد اور تعوّذ کے ساتھ افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا ہے تا کہ اسلام کی تعلیم کو دوبارہ قائم کریں۔ اور تقویٰ جو ایمان کی بنیاد اور مومن کی نشانی ہے اس کو انسانوں کے دلوں میں بٹھا دیں۔ صرف زبان سے ہی اقرار نہ ہو بلکہ دلوں میں ایمان راسخ ہو۔ اور علمی، ایمانی اور عملی حالت میں بہتری واقع ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریکی میں پاکر، غفلت اور شرک میں غرق دیکھ کر، ایمان، صدق، تقویٰ اور راستبازی کو غائب دیکھ کر مجھے بھیجا تا اعلیٰ اخلاق، ایمان اور سچائی کو قائم کرے، فلسفیت، نیچریت اور دہریت نے جو اس باغ کو نقصان پہنچانا چاہا ہے اور جو بدعات داخل ہوئی ہیں۔ ان سب سے پاک کرتے ہوئے حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

جب جماعت دنیا کو بتاتی ہے کہ یہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے تو لوگ حیران ہوتے ہیں۔ اور بعض نے تو برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اگر یہ حقیقی تعلیم ہے جو آپ ہمیں بتا رہے ہیں تو دنیا مذہب کی طرف ضرور آئے گی۔ اور اسی اسلام کو قبول کرے گی جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ پر قائم کرنے اور اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم نے اس کو سمجھنا اور تقویٰ کے معیاروں کو بڑھانا ہے۔ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو ہم اس بہاؤ اور ضلالت میں بہہ سکتے ہیں۔ غلاظتوں میں گر سکتے ہیں۔ اس لئے اپنے اخلاق کو درست رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ نہ صرف خود اس گمراہی سے بچیں بلکہ دوسروں کی بھی راہنمائی کرسکیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ**

اس وقت میں قرآن کریم میں بیان فرمودہ بعض احکامات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ قرآن میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی تعلیم بیان ہوئی ہے۔ تقویٰ بدی سے بچنے کی طاقت دیتا ہے اور نیکی کی طرف بڑھنے کی قوت بخشتا ہے۔ تقویٰ سلامتی کا تعویذ اور حصن حصین ہے۔ متقی ان برائیوں سے بچ جاتا ہے جن میں مبتلا ہوکر دوسرے لوگ ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 13 کی روشنی میں عام طور پر پھیلی ہوئی بعض بدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ سب سے پہلے حضور انور نے بدظنّی کو ترک کرنے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا اکثر اوقات بات کو نہ سمجھنے یا پھر اپنی غلط سوچ کی وجہ سے بدظنّی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بدی عموماً دلوں میں راسخ ہوتی ہے جو بہت کوشش کے بعد دعاؤں اور خدا کی مدد سے نکلتی ہے۔ بدظنّی تقویٰ کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ اس نے گھروں کو برباد کر دیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ دوسرے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے اور معاشرے کا سکون تباہ کر دیتی ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ**

بدظنّی کی وجہ سے پھر دوسروں کے عیب تلاش کرنے اور تجسّس کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجسّس اور غیبت سے بھی منع فرمایا ہے۔ یہ ایسی برائیاں ہیں کہ موجود ہوتی ہیں اور کرنے والا سمجھ نہیں رہا ہوتا۔ اور پھر ان گناہوں سے دوسرے گناہوں کا احساس بھی ختم ہوجاتا ہے۔ اسی طرح گلہ کرنے کی عادت بھی نہیں ہونی چاہئے۔ ان چیزوں سے دوسروں کی تحقیر پیدا ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دشمنیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان تمام برائیوں سے مومن کو بچنے کی تلقین کی ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ**

ان برائیوں سے اپنے معاشرے کو پاک کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بدظنی بہت بری بلا ہے۔ دوست کو دشمن بنا دیتی ہے۔ اور اس کا علاج یہ بیان فرمایا کہ جب بدظنّی پیدا ہو تو استغفار کریں۔ اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس معصیت سے اور اس کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ ماننے کی ایک بڑی وجہ بدظنّی ہی ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

اپنے ماحول سے بدظنّی، غیبت اور تجسّس کو ختم کر کے آپس میں صلح، پیار اور محبت کو پھیلائیں۔ حسن ظن پیدا کریں۔ تمام گلے، شکوے اور رنجشیں دور کریں۔ آپس میں نیک سلوک کریں اور بدظنّی سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اسی سے تمام مشکلات دور ہوں گی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے** سورۃ الحجرات کی آیت 11 کی روشنی میں آپس میں اخوت و بھائی چارہ سے رہنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا قرآن نے تقویٰ کے طریق اختیار کرنے کے سلسلہ میں صلح اور بھائی چارہ پر بہت زور دیا ہے۔ اختلافات اگر پیدا ہوں تو ان کو ختم کرنا چاہئے۔ تا معاشرے میں نفرت اور گروہ بندی ختم ہو۔ یاد رکھیں جماعت کی ترقی افراد کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر من حیث الجماعت ترقی کرنی ہے تو ہر فرد کو تقویٰ اور خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ قوموں کو زوال، ادبار اور ذلت کا سامنا اسی وقت کرنا پڑتا ہے جب آپس میں نفرتیں پھیلتی ہیں۔ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور معاشرے میں اخوت و بھائی چارہ، پیار و محبت، ایثار اور رحم کے جذبہ کو عام کرنا چاہئے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** اگر ہم اپنے معاشرے کو ایسا بنائیں گے تو پھر ہمیں تبلیغ کے مواقع بھی میسر آئیں گے، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچا فرمانبردار وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے سلامتی کی خواہش رکھنے والا ہر شخص محفوظ رہے۔ اللہ کا رحم حاصل کرنا ہے تو ایک دوسرے پر رحم کریں۔ ہماری اصلاح اور اعمال کی خوبصورتی دوسروں کی توجہ کا باعث بنے گی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے** سورۃ احزاب کی آیات 71 اور 72 کی روشنی میں تقویٰ کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے نیک نتائج کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا اگر ایمان اور تقویٰ ہو تو خدا تعالیٰ گناہوں کو بخش دے گا۔ جو اطاعت کرے گا وہ کامیابی کو پالے گا۔ اسی طرح جھوٹ کو ناپسند فرمایا ہے۔ قول سدید کو اختیار کرنے کا حکم ہے، پیچیدار گفتگو کرنے سے پرہیز کرنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ**

ان آیات کو نکاح کے موقع پر تلاوت کیا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ رشتہ طے کرتے وقت بھی تقویٰ، سچائی اور خدا اور سول کی اطاعت اختیار کرنی چاہئے۔ اگر تقویٰ ہو تو گناہ تو ہوتے ہی نہیں۔ جو بشری کمزوری یا غلطی ہو جائے تو خدا تعالیٰ ان کے بدنتائج سے بچالیتا ہے۔ اسی طرح دوسروں کی غلطیوں سے عفو و درگزر کرنے سے بھی خدا تعالیٰ عفو و درگزر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لئے نیک نیتی سے تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے اعمال پر نظر رکھیں گے تو اصلاح بھی ہوگی

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

## گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر365**

## مکرمہ سارہ عبدالستاراحمد صاحبہ (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرمہ سارہ عبدالستار صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کا مزید احوال درج کیا جائے گا۔پچھلی قسط کے آخر پراس بات کا ذکر ہورہا تھا کہ مکرمہ سارہ عبد الستار صاحبہ نے سکالرشپ کے لئے درخواست دی اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے بغیر کسی سفارش اور انسانی کوشش کے ان کی درخواست قبول ہوگئی اورانہیں ان کی خواہش کے مطابق یوکے میں اعلیٰ تعلیم کے لئے سکالرشپ مل گیا۔اس کے بعدوہ لکھتی ہیں کہ:

### توکّل وایمان کی نئی باتیں

جسے بھی یہ خبر ہوئی کہ مجھے یوکے میں اعلیٰ تعلیم کے لئے سکالرشپ مل گیا ہے وہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔بلکہ کئی لوگوں نے تو میری نگران ٹیچر سے بھی آکر پوچھنا شروع کردیا کہ تمہاری شاگرد کو اتنی آسانی کے ساتھ سکالرشپ کیسے مل گیا؟ حتی کہ میری ٹیچر کو بھی شک ہونے لگا کہ شاید میں نے کوئی اور ذریعہ بھی استعمال کیا ہے۔چنانچہ ایک روز اس نے مجھ سے پوچھ ہی لیا کہ سکالرشپ کے حصول معاملہ میں تمہاری کس نے مدد کی ہے؟ میں نے کہا میرے خدا نے۔وہی ہر قدم پر میرے ساتھ تھا اور اسی نے ہر مرحلہ کو آسان بنادیا۔مَیں ہمیشہ اسے ہی پکارتی ہوں اور وہی میری مدد کرتا ہے۔یہ سن کر میری ٹیچر بالکل خاموش ہوگئی۔پھر کچھ دیر کے بعد بولی: مجھے یقین نہیں آتا کہ آج کی دنیا میں اورنوجوانی کی عمر میں بھی کوئی ایسا ہے جسے خدا تعالیٰ پر اس قدر توکّل ہے اور قبولیت دعا پر اس قدر ایمان ہے۔پھر میری ٹیچر نے کہا کہ جب سے میرا تمہارے ساتھ تعارف ہوا ہے مجھے ہر روز تمہارے بارہ میں نئی نئی باتوں کا علم ہوتا ہے۔تمہارے والدین کتنے خوش قسمت ہیں اور وہ مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے تمہاری اتنی اچھی تربیت کی اور یہ باتیں تمہیں سکھائیں۔

### تو کُجا مَن کُجا

بہرحال میں نے یوکے کے ویزے کے لئے کاغذات جمع کروادیئے اوراس دوران عربک ڈیسک کو بھی لکھ دیا کہ میری پڑھائی ویلز کی ایک یونیورسٹی میں ہوگی اور اگراس علاقے میں کوئی احمدی گھرانہ ہوتو میری خواہش ہوگی کہ میں ان کے ساتھ رہوں۔مجھے عربک ڈیسک سے اطلاع ملی کہ اس علاقے میں کوئی احمدی گھر نہیں ہے۔میں نے سادگی میں پوچھ لیا کہ پھر مَیں وہاں کیسے رہوں گی؟ اس کے چنددنوں کے بعد مجھے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کی طرف سے خط موصول ہوا کہ حضورانور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش ہوئی جس پر حضور نے فرمایا ہے کہ چونکہ ویلز کے علاقے میں کوئی ایسا احمدی گھرانہ نہیں ہے جہاں آپ کی رہائش ممکن ہو اس لئے آپ یونیورسٹی کے قریب ایک کمرہ کرائے پر لے کر اپنی پڑھائی مکمل کرسکتی ہیں۔

میں یہ خط پڑھ کر جذباتی ہوگئی کہ کہاں خلیفہ وقت کا عظیم مقام اور کہاں میں ایک دور دراز کے علاقے سے آنے والی ایک عام اور معمولی احمدی لڑکی جس کے بہت معمولی سے رہائش کے معاملہ کو بھی خلیفہ وقت خود حل کرنے کی کوشش فرمارہے ہیں۔ایسی عاجزی وانکساری اوراپنے مریدوں سے ایسی محبت کی مثال کہاں ملے گی؟ اس واقعہ نے حضور انور سے میری محبت وعقیدت میں بہت زیادہ اضافہ کردیا۔

اب حضورانور سے ملاقات کی خواہش اور آپ کی دعائیں لینے کی تمنا حد سے بڑھ گئی۔چنانچہ میں نے عربک ڈیسک کو ای میل کر کے پوچھا کہ کیا میں حضور انور سے مل سکتی ہوں۔مجھے جواب دیا گیا کہ ہاں ایسا ہونا ممکن ہے۔یہ جواب بھی میرے لئے کسی حیرت سے کم نہ تھا۔میں نے سوچا کہ خلیفۂ وقت کے کتنے کام ہیں: جماعتوں اور عہدیداروں سے ملاقاتیں، خطوط کے جوابات اور خطبات وخطابات کی تیاری، پھر سیاسی لوگوں سے ملاقاتیں، بڑے بڑے ایوانوں میں اسلامی تعلیمات کے بارہ میں لیکچرز اور پوری دنیا کی جماعتوں کے دورہ جات وغیرہ وغیرہ۔اس کے باوجود حضور میرے لئے، یعنی دُوردراز کے کسی ملک کی ایک غیرمعروف بندی کے لئے جس نے احمدیت کے لئے ابھی تک کوئی خدمت بھی سرانجام نہیں دی، اپنے مصروف ترین شیڈیول سے کچھ وقت مختص فرمائیں گے۔

میں نے پھر لکھا کہ میں یونیورسٹی جانے سے قبل حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے فیضیاب ہونا چاہتی ہوں۔جس کے جواب میں مجھے کہا گیا کہ اپنے سفر کی تفصیل بھجوادینا تاکہ ہم آپ کو ایئرپورٹ سے مسجد فضل لے آئیں اور وہاں سے ملاقات کے بعد آپ اپنی رہائش کے علاقے میں چلی جانا۔میں ہر روز احمدیوں کے اعلیٰ اخلاق سے متعارف ہورہی تھی، ہر روز مجھے اسلامی اخلاق کی عملی تصویر دیکھنے کو مل رہی تھی۔

### معجزے دعاؤں کے

بہرحال ویزہ آگیا اور میں نے ٹکٹ بک کروالی، لیکن اس کے اگلے روز ہی حالات خراب ہوگئے۔داعش اور دیگر قتل وتکفیر کی ترویج کرنے والی جماعتوں کے خلاف حکومتی مشینری حرکت میں آئی اور کریک ڈاؤن شروع ہوگیا جس کی بِنا پر سارے علاقے میں کرفیو نافذ کردیا گیا اور باہر نکلنے پر بھی پابندی لگ گئی۔گو ابھی میری فلائٹ کی تاریخ میں تو کئی دن باقی تھے لیکن خطرہ تھا کہ حالات خراب سے خراب تر ہوتے جائیں گے اور ہمارا گھر سے نکلنا مشکل ہوجائے گا۔چنانچہ میرے والد صاحب نے کسی طریقے سے فوج کے آفیسر سے بات کی تو اس نے ہمیں باہر نکلنے کی اجازت دے دی چنانچہ ہم اپنی پھوپھی جان کے گھر منتقل ہوگئے جو بغداد ائیرپورٹ کے بالکل قریب تھا۔

اور پھر چندروز کے بعد میرے سفر کا دن بھی آگیا۔حالات کی خرابی کی وجہ سے فون اور انٹرنیٹ کی سہولت کئی روز سے منقطع تھی اور باوجود کوشش کے بھی مَیں لندن مرکز میں یا عربک ڈیسک کو اپنی فلائٹ کی تفصیل نہ بھیج سکی۔ایسے میں والدصاحب نے مجھے یہی ہدایت دی کہ وہ مرکز میں اطلاع کے لئے کوشش کرتے رہیں گے لیکن اگر ایسا نہ ہوسکا اور ائیرپورٹ پر کوئی لینے کے لئے نہ آیا تو تم ٹیکسی لے کر مسجد فضل چلی جانا۔ان حالات میں میرے والدین نے 17 جولائی 2014ء کو اپنی بیٹی کو اکیلے دُور کے دیس کے لئے روانہ کیا۔ائیرپورٹ پر جب میں ضروری کارروائی کے بعد فلائٹ پر سوار ہونے کے لئے انتظار کررہی تھی تو مجھے پتہ چلا کہ ائیرپورٹ پر انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے۔مَیں نے جلدی سے اپنے فون کے ذریعہ عربک ڈیسک کو اپنی فلائٹ کی تفصیل بھیجنے کی کوشش کی لیکن وقت اتنا کم تھا کہ مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ میری ای میل چلی گئی ہے یا نہیں۔بہرحال میری فلائٹ روانہ ہوگئی اور میں سوچنے لگی کہ کیا میری ای میل پہنچ گئی ہے؟ کیا ائیرپورٹ پر مجھے لینے کے لئے کوئی آیا ہوگا؟ کیا میں اکیلی مسجد فضل پہنچ پاؤں گی؟ ان سوالوں کا میرے ذہن میں ایک ہی جواب تھا جو ہمیں احمدیت نے سکھایا تھا اور وہ یہ کہ سب کچھ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو اور دعا میں لگ جاؤ۔چنانچہ میں سارے راستہ میں دعائیں کرتی رہی۔

جب میں ائیرپورٹ سے باہر نکلی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ سامنے ایک شخص میرے نام کا کارڈ لئے کھڑا تھا۔میں نے اسے سلام کیا تو اس نے بتایا کہ ہم آپ کا ایک گھنٹے سے انتظار کررہے ہیں۔اس کا مطلب یہ تھا کہ میری ای میل عربک ڈیسک کو مل گئی تھی اور انہوں نے مجھے ائیرپورٹ سے مسجد فضل لے جانے کا انتظام کردیا تھا۔

دعاؤں سے اللہ نے ہر مشکل آسان کردی اور ہر کام سیدھا ہوگیا۔مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہمیں زندہ خدا سے اور اس کی عظیم قدرتوں اور طاقتوں سے آشنائی ہوئی اور استجابت دعا کی عظیم نعمت مل گئی اور خدا تعالیٰ پر ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔

مسجد فضل پہنچنے پر مجھے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا جہاں دارالضیافت سے کھانے وغیرہ کا بہت اچھا انتظام تھا۔تمام عرب احمدیوں نے میرا بھرپور خیال رکھا۔اگلے روز ہم اسلام آباد گئے جو بلاشبہ ایک غیرمعمولی حسین وجمیل جگہ اور کسی خوابوں کی دنیا سے کم نہیں ہے۔

### امام سے تعلق تزکیہ کا موجب

اس کے بعد وہ لمحات آگئے جسے زندگی بھر کی سب سے عظیم خواہش کہنا چاہئے۔یعنی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ سے ملاقات۔حضور انور کی عاجزی وانکساری، وقار ورعب اور حسن وجمال سے مرقع شخصیت کے وصف کے لئے میرے پاس مناسب الفاظ نہیں ہیں۔آپ کا قرب تطہیرِ نفس کا موجب ہے اور آپ کے پیچھے نماز کی ادائیگی تزکیۂ نفس کا باعث ہے۔آپ سے اطاعت و اخلاص کا تعلق جوڑنا اپنی اخلاقی وروحانی حالتوں میں تبدیلی وترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔یہ نری باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ میں خود ان امور کی تجربہ کار ہوں اور اسی بِنا پر کہتی ہوں کہ اگر کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا حقیقی اسلام ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔

### جلسہ پر کاش میری بھی ڈیوٹی ہوتی

میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شمولیت کی توفیق ملی۔جلسہ کے ماحول میں ایسے محسوس ہوا جیسے ملائکہ نے ہمیں ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے۔میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگوں کے درمیان تھی جن سے میرا کوئی تعارف نہ تھا لیکن ان میں سے ہر ایک ایسی محبت، ایسی بشاشت، ایسے مسکراتے چہرے سے ملتا تھا کہ مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے میری ان سے صدیوں کی شناسائی ہے۔مَیں افراد جماعت کی شکل میں اپنے اردگرد اپنے والدین، بہن بھائی اور جملہ قریبی رشتہ داروں کو دیکھ رہی تھی۔یہی تو وہ حالت ہے جس کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی جماعت کی مثال ایک جسم کی طرح ہے۔

جلسہ سالانہ میں پاکستانی بھائیوں کی خدمات بے مثال تھیں۔ان خدمات کے ساتھ ساتھ عاجزی و انکساری اور حسنِ خُلق بھی نمایاں تھا۔بار بار آکر پوچھتے تھے کہ کسی چیز کی کمی تو نہیں، کسی مدد کی ضرورت تو نہیں۔ان کے اس جذبہ کو دیکھ کر میرے دل کے نہاں خانوں میں بھی یہ خواہش مچلنے لگی کاش میری بھی اس جلسہ پر کوئی ڈیوٹی ہوتی اور میں بھی اس طرح بے لوث خدمت کرنے کی توفیق پاتی۔بہرحال جلسہ کے دوران میرا یہ جذبہ تمام ڈیوٹی والوں کے لئے دعاؤں میں ڈھلتا رہا۔

### رؤیائے صالحہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے قبول احمدیت کے بعد کئی رؤیائے صالحہ سے بھی نوازا اور متعدد بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بھی خواب میں زیارت ہوئی۔

ایک خواب میں میں نے دیکھا کہ میں جلسہ سے مشابہ کسی جگہ پر ہوں جہاں پر لوگ راستے کے دونوں طرف کھڑے حضورانور کا انتظار کررہے ہیں۔حضورانور کے تشریف لانے سے پہلے عملہ حفاظت کے کچھ ارکان وہاں سے گزرتے ہیں۔کیا دیکھتی ہوں کہ ان میں میرے والد صاحب بھی شامل ہیں۔اور انہوں نے بھی عملہ حفاظت کے ارکان جیسا لباس اور ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہوں کیونکہ خلیفۂ وقت کی قربت میرے والد صاحب کی دیرینہ خواہش ہے۔اور خواب میں ان کی یہ خواہش پوری ہوتے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔پھر کچھ ہی دیر میں حضورانور کا وہاں سے گزر ہوتا ہے اور حضورانور کو اتنے قریب سے دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا۔

(باقی آئندہ)


قائم شدہ 1952ء

خداکے فضل اوررحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

28 London Rd, Morden SM4 5BQ

0044 20 3609 4712

## حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

**اصل چیز یہ نہیں کہ مجھ سے نکاح پڑھوالیا۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنے رشتوں کو ہر لحاظ سے قائم رکھنے کی کوشش کریں**
——— (خطبہ نکاح میں اہم نصائح)

## بلغاریہ، ہنگری، Latvia، رشیا اور البانیہ سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقات۔

## وفود کے ممبران کے حضور انور سے سوالات اور حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز جوابات۔

✵......جماعت احمدیہ دنیا کو بُرے کاموں سے روکنے اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ ✵......حضور انور کی دعا کی قبولیت کا ایک ایمان افروز نشان۔ ✵......خلیفۃ المسیح کی باتیں نہ صرف انفرادی زندگی اور عائلی زندگی سنوارنے کے لئے گارنٹی مہیا کرتی ہیں بلکہ یہ باتیں اجتماعی طور پر معاشرے کو سنوارنے کے لئے بھی گارنٹی مہیا کرتی ہیں۔ ——— (جلسہ میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کے بعد مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

## 08/جون 2015ء بروز سوموار

(حصہ دوم۔آخر)

### مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی فیملی کی ملاقات

وفود کی ملاقات اور میٹنگز کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے گئے اور مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ماسٹر عبدالقدوس شہید نے پولیس کے انتہائی ظالمانہ torture کے نتیجہ میں 30 مارچ 2012ء کو شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ شہید مرحوم گورنمنٹ پرائمری سکول ربوہ میں سکول ٹیچر تھے اور پولیس نے ایک جھوٹے قتل کے جھوٹے مقدمہ میں انہیں گرفتار کیا اور اس قدر بے دردی کے ساتھ مارا اور تشدد کیا کہ آپ ان مظالم کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

.......................................

اس کے بعد بیرونی ممالک مالی، نائیجر، برازیل، تاتارستان، لتھوانیا اور تاجکستان سے آنے والے مبلغین کرام نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین سے ان کے کام اور پروگراموں کے حوالہ سے جائزہ لے کر ہدایات فرمائیں اور مختلف امور کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔ آخر پر تمام مبلغین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

.......................................

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات نکاحوں کا اعلان کیا۔

### خطبہ نکاح

تشہد، تعوّذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی خوشی کے مواقع ہیں۔ لڑکے کے لئے بھی، لڑکی کے لئے بھی، دونوں گھروں کے لئے بھی اور ان کے عزیزوں کے لئے بھی۔ لیکن اس خوشی کی حقیقت اُن پر ہی ظاہر ہوتی ہے یا ان کے لئے ہی اس کا فائدہ ہے جو اس خوشی کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اُس کو یاد رکھتے ہیں، اُس کے حکموں کو یاد رکھتے ہیں اور اپنے دلوں کو تقویٰ سے پُر رکھتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

اللہ تعالیٰ نے یہی نصیحت بار بار ان آیات میں کروائی جو تلاوت کی گئیں۔ تقویٰ ہوگا تو ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھا جائے گا، ایک دوسرے کے اعتماد کو بھی تقویت پہنچانے کی کوشش کی جائے گی اور اعتماد قائم کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

لڑکی اور لڑکے میں جب تک اعتماد قائم نہ ہو رشتے قائم نہیں رہ سکتے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ وہ ہر خامی سے پاک ہے۔ خامیاں، کمزوریاں ہر ایک میں ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ میری فلاں خامی اگر ظاہر ہو گئی تو ہمارا رشتہ قائم نہیں رہے گا ٹھیک نہیں۔ رشتے قائم کرنے کے لئے سچائی کا حکم ہے اس لئے سچائی کا تقاضا یہ ہے کہ رشتے قائم کرتے وقت اور بعد میں بھی اگر کوئی کمزوری اور خامی ہو یا غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اعتماد میں لیتے ہوئے سچائی پر قائم رہتے ہوئے اس کو ایک دوسرے پر ظاہر کریں اور برداشت کا مادہ دونوں میں ہونا چاہئے۔ برداشت کریں اور معاف کرنے کی کوشش کریں۔ درگزر کرنے کی کوشش کریں۔ جب یہ ہو گا تو پھر رشتوں میں نہ صرف اعتماد پیدا ہوتا ہے بلکہ محبت اور پیار بڑھتا ہے اور وہی رشتے پھر ہمیشہ قائم رہنے والے بھی ہوتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

یہاں جب بھی میں آتا ہوں لوگ بڑی شدت سے خواہش کر رہے ہوتے ہیں کہ نکاح پڑھائیں لیکن بہت سے رشتے ایسے ہیں کہ نکاح تو پڑھوا لیتے ہیں لیکن چند مہینے بھی وہ رشتے قائم نہیں رہتے۔ تو **اصل چیز یہ نہیں ہے کہ مجھ سے نکاح پڑھوالیا۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنے رشتوں کو ہر لحاظ سے قائم رکھنے کی کوشش کریں۔** اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کا بھی خیال رکھیں اور آخری آیت میں یہی توجہ یہاں دلائی گئی ہے کہ تم جہاں اپنے اعمال کو احسن رنگ میں ادا کر کے آئندہ کے لئے خیر اکٹھی کرو اور اگلے جہان کی فکر کرو وہاں اپنی نسل جو تمہارا مستقبل ہے، جو تمہارا کل ہے اس کا بھی خیال رکھو اور ان کی تربیت احسن رنگ میں کرو۔ اور وہ تربیت تبھی ہو سکتی ہے جب انسان خود بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے جائزے لیتا رہے اور میاں بیوی اپنے گھر کے ماحول کو خوبصورت اور حسین بنانے کی کوشش کریں اور اسی طرح ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اب اس کے بعد میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

### سات نکاحوں کا اعلان

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔عزیزہ شاہدہ مغفور بنت مکرم مغفور احمد صاحب کا نکاح عزیزم سفیر الرحمان ناصر (مربی سلسلہ جرمنی) ابن مکرم عبدالرحمان ناصر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔عزیزہ وجیہہ انور (واقفۂ نو) بنت مکرم رفیق الرحمان انور صاحب کا نکاح عزیزم عاصم بلال عارف (واقف نو) ابن مکرم نصیر احمد عارف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔عزیزہ نورین فاروق (واقفۂ نو) بنت مکرم آصف فاروق صاحب کا نکاح عزیزم نعمان خالد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم خالد محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔عزیزہ ثوبانہ نعیم (واقفۂ نو) بنت مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب کا نکاح عزیزم حسیب احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مبارک احمد گھمن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔عزیزہ امۃ الہادی عالیہ نور ھبش بنت مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب کا نکاح عزیزم طاہر ندیم چوہدری (واقف نو) ابن مکرم نورالدین چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔عزیزہ درعجم لون (واقفۂ نو) بنت مکرم سعید احمد لون صاحب کا نکاح عزیزم محمد زرتشت ھُبش ابن مکرم ہدایت اللہ ھُبش صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔عزیزہ صائمہ انعم باجوہ (واقفۂ نو) بنت مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب کا نکاح عزیزم محمد اطہر کاہلوں (واقف نو) ابن مکرم محمد اصغر کاہلوں صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

.......................................

### بلغاریہ کے وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ (Bulgaria) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے امسال 76 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔ جن میں سے پچاس افراد 30 گھنٹے سے زائد کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ اس وفد میں 43 افراد عیسائی اور غیر احمدی شامل تھے۔

حضور انور نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا اور فرمایا جلسہ کیسا رہا اور آپ کے کیا تأثرات ہیں؟

✵......وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ میں پہلے بھی جلسہ میں شامل ہو چکا ہوں اس دفعہ بہت اچھا لگا۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ ہم نے تقاریر کو بہت غور سے سنا ہے۔ حضور انور کے خطابات نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا کو بُرے کاموں سے روکنے اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی کہ ''اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے''۔ دل پر محبت تو اس وقت غالب آ سکتی ہے جب ہم آپؐ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہ حکم ہے اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں اور ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔

جلسے پر آنے والوں کو جہاں جلسے کا مقصد پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنی ہے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانا ہے۔ اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے۔

جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے کے جو مین سیشن ہوتے ہیں اس کے علاوہ جو وقت باقی بچے وہ دینی باتوں یا ذکر الٰہی میں گزاریں یا جو دوسرے پروگرام ہیں ان کو دیکھیں۔

جلسہ کے مختلف انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے سلسلہ میں انتظامیہ کو اہم ہدایات

مکرم اکرام اللہ صاحب شہید ابن مکرم کریم اللہ صاحب آف تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان (پاکستان) اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ (پاکستان) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 راگست 2015ء بمطابق 21 ظہور 1394 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہو گا یعنی جلسے کے پروگرام کے مطابق جو پہلا سیشن شروع ہونا ہے لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جمعے کی بھی ایک اہمیت ہے۔ اس لئے اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آج جلسے کی وجہ سے اس حق کی ادائیگی کے لئے یا اس حق کی ادائیگی کے دوران جو دعائیں کریں اس میں جلسے کے بابرکت ہونے کی دعائیں بھی کرتے رہیں۔

جمعہ کی اہمیت کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ 1047)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مومن اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ یہ بہت چھوٹی سی گھڑی ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ 935)

پس یہ اہمیت ہے جمعہ کی اور اگر ہم آج کے دن آج کی عبادت اور خطبہ سننے کے دوران کیونکہ خطبہ بھی جمعہ کی عبادت کا ایک حصہ ہے، اس میں درود پڑھیں۔ سب دعاؤں سے زیادہ اہم جو دعا ہے وہ یہ ہے کہ درود پڑھیں۔ غور کر کے درود پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ رہے ہوں تو اس فہم اور ادراک اور سوچ کے ساتھ کہہ رہے ہوں کہ اے اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کر کے، آپ کے خوبصورت پیغام اور تعلیم کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر، آپ کی لائی ہوئی شریعت کو حقیقی رنگ میں قائم فرما کر اس کی عظمت اور برتری دنیا پر ثابت کر دے اور ہمیں اس کے پھیلانے میں مددگار بننے کی توفیق عطا فرما کر آپ کی امت کے لئے مقدر انعاموں میں سے حصہ دار بنا دے۔ اور جب ہم اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ رہے ہوں تو اس سوچ کے ساتھ کہ اے اللہ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بھی عزت و عظمت اور عظیم شان اور بزرگی مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو قائم فرما کر اور دشمن کو خائب و خاسر کر کے ہمیں بھی اسے دیکھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق عطا فرما کہ جب ہم یہ نظارے کامیابی کے دیکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قائم کیا جانے والا ہر مکر اور کوشش دشمن پر پڑے۔ اور آج جب ہم جمع ہو کر یہ دعا مجموعی طور پر کر رہے ہوں گے تو یہ ایسی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں یقیناً پیار اور قبولیت کی نظر پاتی ہے اور دیکھی جاتی ہے اور ہم اس کی قبولیت سے فیض بھی پاتے ہیں اور پھر اس کے جاری فیض سے ہم حصہ دار بھی بنتے چلے جاتے ہیں۔ آپؐ کو جب آپؐ کے ماننے والوں کی یہ دعائیں پیش کی جاتی ہیں، آپؐ پر درود پیش کیا جاتا ہے تو پھر آپؐ کی دعاؤں کے فیض بھی ہمیں ملتے ہیں اور یوں برکات کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی کہ

''اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے''۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

دل پر محبت تو اس وقت غالب آ سکتی ہے جب ہم آپؐ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہ حکم ہے اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالیں اور ڈھالنے کی کوشش کریں جس کا اسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ آپؐ کی محبت کی وجہ سے آپؐ پر درود اور آپؐ کی اتباع پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھی حاصل کرنے والا بنائے گی۔ پس جمعہ کے دوران بھی، جمعہ کے بعد بھی خاص طور پر اور باقی دو دنوں میں بھی ایک توجہ کے ساتھ درود اور ذکر الٰہی میں ہر ایک کو وقت گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمارے مخالفین کے تمام منصوبوں کو ان پر الٹائے۔

پھر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں حقوق العباد کے بھی عظیم الشان نمونے نظر آتے ہیں۔ اس کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اسے اپنے اوپر لاگو کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ آپس میں محبت پیار اور رحم کے جذبات رکھتے ہوئے زندگی گزارنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اُسوہ نظر آتا ہے اور جس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے بھی کھینچا ہے کہ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ (التوبة:128) کہ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے۔ پس آپ کو مومنین کے لئے جو محبت تھی اس کی وجہ سے آپ کو برداشت نہیں تھا کہ ان کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچے۔ مومنوں کو پہنچنے والی ذرا سی تکلیف بھی آپ کو بے چین کر دیتی تھی۔ پس یہ اُسوہ ہے جو ہمارے سامنے رکھا گیا کہ ایک دوسرے کی تکلیف تمہیں بے چین کرنے والی ہونی چاہئے اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب حقیقی رنگ میں ایک دوسرے کے لئے رحم اور محبت کے جذبات ہوں۔

جلسے کے منعقد کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی بیان فرمایا کہ ’’جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 281 اشتہار نمبر 91)

اور تعلقات اخوت تبھی مضبوط ہوتے ہیں جب بے نفس ہو کر ایک دوسرے کی خاطر انسان قربانی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتا ہے۔ شروع کے جلسوں میں، ابتدائی جلسوں میں جب ابھی تربیت کے وہ معیار حاصل نہیں ہوئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں اور قربانی کا وہ جذبہ نہیں تھا بیشک عقیدے کے لحاظ سے مضبوطی پیدا ہو گئی تھی لیکن ماحول کے زیر اثر حقوق العباد اور محبت اور بھائی چارے کے وہ معیار عملی طور پر پیدا نہیں ہوئے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ تو آپ نے جب یہ شکایات سنیں کہ ایک دوسرے کا جلسے میں خیال نہیں رکھا گیا۔ ہر شخص نے یا بعض لوگوں نے اپنے آرام کو دوسرے کے آرام پر ترجیح دی ہے۔ آپ اس بات پر بڑے سخت ناراض ہوئے اور اس ناراضگی کی وجہ سے پھر ایک سال جلسہ بھی منعقد نہیں ہوا۔ آپ نے بڑی سختی سے فرمایا کہ

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔‘‘ (شہادة القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

پس یہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلی جذبات اپنی جماعت کے افراد میں بھائی چارہ اور محبت اور پیار دیکھنے کے لئے۔ آپ اس بات پر بے چین ہو جاتے ہیں کہ کیوں میرے ماننے والے ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس نہیں کرتے۔ پس جلسے پر آنے والوں کو جہاں جلسے کا مقصد پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنی ہے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانا ہے۔ اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے۔

آپ نے ایک جگہ اس کیفیت کا جو جلسے کا مقصد ہے اور جو جلسے میں شامل ہونے والوں میں پیدا ہو گی یا ہونی چاہئے اس طرح نقشہ کھینچا ہے اور بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔...... اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرتِ عزتِ جلّشانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

پس ہم میں سے ہر ایک کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے یہاں ان دنوں میں جلسے کے مقاصد کو پورا کرنا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ دنیاوی میلوں کی طرح میلہ نہیں سمجھنا۔ (مأخوذ از شہادة القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

اور جیسا کہ اس اقتباس سے ظاہر ہے ہماری توجہ ان دنوں میں ربّانی باتوں کے سننے کی طرف رہنی چاہئے۔ آپس کی مجلسوں اور خوش گپیوں میں وقت نہیں گزارنا چاہئے۔ نہ ہی اپنے وقت کا زیادہ حصہ بازاروں میں گزار کر وقت ضائع کریں۔ کچھ عرصے کے لئے جانا ہے تو جائیں لیکن بعضوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ مستقل باہر پھرتے رہیں گے یا اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہیں گے۔

جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے کے پروگراموں کے علاوہ بعد میں بھی یعنی یہ جو جلسے کے مین سیشن ہوتے ہیں اس کے علاوہ بھی بعض پروگرام ہوتے ہیں۔ جلسے کے پروگراموں کے علاوہ جو وقت باقی بچے اپنا وہ وقت دینی باتوں یا ذکر الٰہی میں گزاریں یا جو دوسرے پروگرام ہیں ان کو دیکھیں۔ پھر بعض ایسی چیزیں ہیں کہ بجائے ادھر ادھر پھرنے کے وقت گزارنے کے یا بازاروں میں پھرنے کے جماعتی طور پر یہاں بعض انتظامات کئے گئے ہیں جس سے انسان کے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً مخزن تصاویر ہے انہوں نے یہاں نمائش لگائی ہوئی ہے۔ جماعت کی ایک تاریخ ہے اسے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو اور آپ سے کئے گے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور کس طرح جماعت کا تعارف اور تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے؟ پھر وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ہیں ان کو دیکھ کر ان کے درجات کی بلندی اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کے خاندانوں اور جماعت کے افراد کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

پھر اشاعت کی طرف سے ایک سٹال ہوتا ہے۔ ان کی بھی ایک مارکی ہے وہاں جا کر اس سال چھپنے والی جو کتب اور لٹریچر ہے اس کو دیکھیں۔ جو خرید سکتے ہیں خریدیں۔ پھر پہلا لٹریچر جن کے پاس نہیں ہے یہ بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ریویو آف ریلیجنز نے بھی اس سال ان کا جو یہاں سٹال ہے یا جو جگہ ہے اس کو وسعت دی ہے اور کفن عیسیٰ کے بارے میں اس دفعہ وہاں بڑی معلومات ہیں۔ اس کو بھی دیکھیں اور ان چیزوں کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو سچائی اور صداقت مزید ظاہر ہوتی ہے اس سے اپنے ایمان میں اضافہ کریں۔

اسی طرح جلسے کے مین پروگرام کے علاوہ مختلف زبانوں میں جو باقی پروگرام ہوتے ہیں ان سے بھی جو استفادہ کر سکتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں انہیں استفادہ کرنا چاہئے۔ جلسے کے مین پروگرام کے بعد آپس میں تعارف وغیرہ حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو ملیں۔ جلسے کے بعد کئی نئے آنے والے احمدی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری زبان مختلف ہونے کے باوجود جب ہم مختلف قوموں کے احمدیوں کو ملتے ہیں تو اشاروں کی زبان سے ہی جو محبت اور پیار کے جذبات پیدا ہو رہے ہوتے ہیں اور بڑھتے ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کہ آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہو اور روحانی طور پر سب بھائی ایک ہوں اور خشکی اور اجنبیت اور نفاق اٹھا دینے کے لئے کوشش ہو اور اس کے لئے دعا بھی ہو تو بے غرض تعلق کا اظہار اور ایک دوسرے کے لئے دعا ایک ایسا ماحول پیدا کر دیتے ہیں جس کی مثال صرف ہمارے انہی جلسوں میں نظر آتی ہے۔ پس ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس تعلق اور تعارف کو حاصل کرے اور بڑھائے اور محض للہ یہ تعلق ہو۔

اسی طرح یہ بھی ہر ایک کو کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ تمام روحانی فوائد جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمومی طور پر ذکر فرمایا ہے کہ ’’اور بھی بہت سے روحانی فوائد اور منافع ہوں گے‘‘ جن تک ہماری سوچ جا سکتی ہے یا نہیں یا جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھے کہ میرے ماننے والوں کو یہ روحانی فوائد ہوں، ان سب سے ہم حصہ لینے والے ہوں۔ یہ بھی دعا کرنی چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

پس ان دنوں میں اس کے لئے، جیسا کہ میں نے کہا، دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔ ہر ایک کو اپنی استعداد کے مطابق اس میں حصہ لینا چاہئے۔ جلسے کے پروگراموں کو سننے اور اس غرض سے سننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس پر ہم نے عمل بھی کرنا ہے۔ اس بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے‘‘۔ (جب باتیں کی جائیں، تقریریں کی جائیں۔) ’’اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا‘‘۔ اگر وہ غور سے نہیں سنو گے تو جیسا مرضی بیان ہو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ فرمایا کہ: ’’ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 142-143۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ان پروگراموں کو بھی توجہ سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ان باتوں سے ہم نے صرف علمی حظّ نہیں اٹھانا بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ اسے اپنے ایمان اور ایقان میں اضافہ اور فائدہ کا ذریعہ بھی بنانا ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ: ’’میں اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہوں کہ صرف مقرر کی لفاظی اور

خطابت کو ہی دیکھا جائے‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں ادبار اور زوال اور ذلت صرف اس لئے ہوئی ہے کہ مغز کو نہیں دیکھا جاتا۔ جو اصل چیز ہے اس کو نہیں دیکھا جاتا۔ صرف ظاہری خوبصورتی اور کھوکھلے پن کو دیکھا جاتا ہے۔ نفس مضمون کو نہیں دیکھا جاتا۔ جو باتیں ہوتی ہیں ان پر غور نہیں کیا جاتا، ان پر عمل کرنے کے لئے کوشش نہیں کی جاتی۔ صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ فلاں مقرر بہت اچھا بولا، فلاں اس طرح مجمع پر چھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جو بے فائدہ ہیں اور بے مقصد ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 398 تا 401 مطبوعہ ربوہ)

آپ نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت کی کہ تم ان مجلسوں میں آنے والوں اور بولنے والوں کی طرح نہ بنو بلکہ اخلاص پیدا کرو۔ ایسے نہ بنو جو فائدہ نہیں اٹھاتے۔ مسلمانوں کی عمومی طور پر ترقی کے بجائے تنزّلی کی یہی وجہ ہے کہ مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔ بڑی بڑی مجلسیں ہوتی ہیں لیکن وہاں اخلاص نہیں ہوتے۔ ظاہری باتیں ہوتی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اخلاص کے ساتھ ان سارے پروگراموں کو سنیں ورنہ آپ لوگوں کا اتنا خرچ کر کے یہاں آنا اور پھر جماعت کا بھی اس بڑے وسیع انتظام کے لئے اتنا زیادہ خرچ کرنا بے فائدہ ہے۔

پس آنے والے مہمان تمام شاملین جلسہ اپنے جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو سامنے رکھیں اور زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز انتظامی لحاظ سے بھی چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں۔ انتظامیہ جہاں آپ کی خدمت کے لئے ہے وہاں آپ کے فائدے کے لئے ہے اور اگر تعاون ہوگا تو صحیح انتظام چلیں گے۔ چاہے وہ مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی، بچوں والی ماؤں کے لئے بھی جلسہ گاہ میں بیٹھنے کی ہدایات ہیں یا کھانا کھانے کی مارکیوں میں کھانے کے اوقات میں جانے اور ایک نظام کے تحت کھانا کھانے کی ہدایات ہیں، ان پر عمل کریں۔ لیکن کھانا کھلانے کی انتظامیہ جو ہے ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بعض لوگوں کو اپنی بیماری کی وجہ سے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے، بعض دفعہ دیر سے آنے کی وجہ سے اور بعض بچوں والی عورتوں کو کسی وجہ سے کھانے کے اوقات کے علاوہ بھی کھانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے یا مارکی میں جانا پڑتا ہے اس لئے وہاں کچھ نہ کچھ انتظام ہر وقت بھی رہنا چاہئے کیونکہ بازار تو پھر بند ہوتے ہیں۔ لیکن عام طور پر آپ کو، مہمانوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے اور ہر ایک شخص جو ہے وہ جلسے کے اوقات میں اس بات کا خیال رکھے کہ اس نے جلسے سے فائدہ اٹھانا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ تھوڑی سی اجازت ہے تو انتظامیہ کو بلاوجہ تنگ بھی کرنا شروع کر دیں۔ عمومی کوشش کریں کہ بچوں والی مائیں اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ کھانا ساتھ لے کر آئیں اور علیحدہ ہو کر پھر ان کو کھلا دیں۔ ان کی مارکیاں بھی علیحدہ ہیں۔

اسی طرح ٹریفک کی انتظامیہ سے بھی بھرپور تعاون کریں۔ ٹریفک کی وجہ سے بہت دفعہ پروگرام لیٹ ہو جاتے ہیں۔ جہاں پارکنگ کے لئے کہا جائے وہاں اپنی گاڑیاں کھڑی کریں۔ سکیننگ (scanning) کی صورت زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر وقت پر کوئی دقّت بھی ہو تو برداشت کریں اور وہاں بھی گیٹوں میں داخل ہونے سے پہلے انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں۔ یہ سیکیورٹی کے لئے بھی ضروری ہے اور آپ کی آسانی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس طرح تعاون کی وجہ سے پھر جلدی سے جلدی گزر سکیں گے۔ اسی طرح سیکیورٹی کے عمومی انتظام سے بھی بھرپور تعاون کریں اور خود بھی ہوشیاری سے ہر ایک کو، ہر احمدی کو اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔ یہ بھی ہمارا سیکیورٹی کا بہت بڑا نظام ہے۔ دنیا کے حالات بھی ایسے ہیں اور جماعت کی ترقی سے حاسدین کی شرارتوں میں بھی تیزی آئی ہے اور اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ پس اس لئے اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اور سب سے بڑھ کر تو حاسدوں کے حسد اور شریروں کے شر سے بچنے کے لئے ان دنوں میں بہت دعائیں کریں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسے کو بابرکت فرمائے۔ جلسے کے پروگرام بھی ہر ایک کو دیئے جاتے ہیں اس پر باقی ہدایات لکھی ہوئی ہیں ان کو غور سے پڑھیں اور عمل کریں۔

نمازوں کے بعد میں کچھ غائب جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے تعلق میں ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ جو بھائی اس عرصے میں سرائے فانی سے انتقال کر جاتے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی (ماخوذ از آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352) تو میں اس وقت دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا جن میں سے ایک ہمارے ایک شہید نوجوان کا جنازہ ہے اور ایک دیرینہ اور بہت پرانے خادم سلسلہ کا جنازہ ہے۔ ان کے ساتھ عمومی طور پر اس سال رخصت ہونے والوں کو بھی شامل رکھیں۔ عام طور پر تو دعاؤں میں رخصت ہونے والوں کو شامل کیا جاتا ہے لیکن کیونکہ آج جنازے ہو رہے ہیں اس لئے یہ بھی شامل رکھیں۔

پہلا جنازہ جیسا کہ میں نے کہا شہید کا ہے۔ مکرم اکرام اللہ صاحب شہید ابن مکرم کریم اللہ صاحب، یہ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کے تھے۔ ان کو مخالفین نے مؤرخہ 19/اگست 2015ء کو بعد نماز مغرب ان کے میڈیکل سٹور پر آ کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وقوعہ کے روز 19/اگست 2015ء کو شہید مرحوم اپنے میڈیکل سٹور پر تھے کہ دو موٹر سائیکلوں پر چار مسلح افراد نے سٹور پر آ کر فائرنگ کر دی اور فرار ہو گئے۔ حملہ آور جاتے ہوئے ہوائی فائرنگ بھی کرتے رہے اور اللہ اکبر کے نعرے بھی لگاتے رہے اور کہتے رہے کہ ہم نے کافر کو مار دیا۔ شہید مرحوم کو جسم کے مختلف حصوں پر گیارہ گولیاں لگیں۔ ایک گولی آنکھ پر لگی اور آر پار ہو گئی جس سے موقع پر ہی شہادت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم سردار فیض اللہ خان صاحب نتکانی کی ہمشیرہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہلے تحریری بیعت بھجوائی اور بعد ازاں 1905ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ کے بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد مکرم سردار فیض اللہ صاحب نے بھی بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ مکرم سردار فیض اللہ صاحب امیر ضلع ڈیرہ غازی خان رہ چکے ہیں۔ دس سال قبل یہ تونسہ کے قریب ایک جگہ ہے وہاں سے تونسہ شفٹ ہوئے تھے۔

اکرام اللہ صاحب 1978ء میں رکھ مور جھنگی ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے۔ شہید مرحوم نے گریجوایشن کی، ڈسپنسر کا کورس کیا اور تعلیم کے بعد اپنی ڈسپنسری کھول لی۔ اور پھر نو سال قبل تونسہ شریف میں اپنا میڈیکل سٹور بنایا۔ اور کچھ عرصہ انہوں نے ملازمت بھی کی تھی۔ 2009ء میں ان کی شادی ہوئی۔ انتہائی ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت مخلص اور فدائی نوجوان تھے۔ سیلاب کی وجہ سے پورا علاقہ متاثر ہوا جس کی بناء پر ان کو نمایاں خدمت کا موقع ملا۔ شہید مرحوم اکثر غریبوں کو مفت ادویات دیا کرتے تھے۔ خدمت کے جذبے سے سرشار تھے۔ پیچھے رہ کر خدمت کا جذبہ نمایاں تھا۔ والدین کی بھرپور خدمت کرنے والے تھے۔ شہید مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اس وقت بحیثیت سیکرٹری امور عامہ تونسہ شریف خدمت کی توفیق پا رہے تھے اور اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ میں بھی مختلف جگہوں پر ان کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔

11/جولائی 2015ء کو وہاں کچھ لوگوں نے تونسہ شریف کی جماعت کی مسجد پر حملہ کیا تھا اور فائرنگ کر کے وہ لوگ فرار ہو گئے تھے۔ تو یہ اس کیس کی بھی پیروی کر رہے تھے۔ ان کو مستقل دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ جماعت کے خلاف بھی، ان کے خلاف بھی مخالفانہ اشتہارات آویزاں کئے جا رہے تھے۔ لیکن بہرحال اس کے باوجود یہ بڑی جرأت، بہادری سے سب کا سامنا کر رہے تھے۔ سماجی لحاظ سے بھی نمایاں اثر ورسوخ کے مالک تھے اور علاقے میں صاحب اثر تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ کچھ عرصہ قبل انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بلا توقّف آ جائیں۔ شہید مرحوم نے پسماندگان میں بھائی بہنوں کے علاوہ والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ، اہلیہ (فوزیہ یاسمین صاحبہ) اور دو بچیاں ایک بیٹی رافعہ مریم عمر چار سال اور بیٹا عزیزم کاشف عمر دو سال چھوڑے ہیں۔ دونوں بچے وقف نو تنظیم میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید بھائی کے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم و محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کا ہے جو آجکل وکیل التصنیف تحریک جدید تھے۔ 14/اگست 2015ء کو ان کی وفات ہوئی۔ تعلیمی ریکارڈ کے مطابق ان کی پیدائش 1917ء کی ہے۔ چھوٹی عمر میں ان کو احمدیت سے تعارف ہوا۔ زمانہ طالبعلمی میں حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مربی بخارا کے اسلام کے دفاع میں ایک پنڈت سے کئے گئے مناظرہ سے آپ پر احمدیت کا اچھا اثر پڑا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم کے دوران محترم قاضی محمد اسلم صاحب جو وہاں پروفیسر تھے، صدر شعبہ فلاسفی بھی تھے ان کی شخصیت اور اوصاف حمیدہ اور دعوت الی اللہ کی وجہ سے 1941ء میں آپ کو نوجوانی میں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔ پھر آخری دم تک سلسلے کی خدمت میں مصروف رہے۔ آپ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ اپنے گاؤں میں بھی اکیلے احمدی تھے۔ بڑی جوانمردی سے آپ نے ان تمام حالات کا مقابلہ کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے فلاسفی کیا۔ پھر آپ نے 9/اپریل 1944ء کو وقف زندگی کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے درخواست کو از راہ شفقت منظور فرمایا۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج قادیان میں فلاسفی کے لیکچرر کے طور پر آپ کی تقرری ہوئی۔ تقسیم ہند کے بعد آپ پہلے لاہور میں اور پھر ربوہ میں اسی کالج سے وابستہ رہے۔ اس طرح آپ تعلیم الاسلام کالج کے بانی اساتذہ میں شامل ہوتے ہیں۔ کالج میں آپ فلسفہ، نفسیات، ادب اور انگریزی زبان پڑھاتے رہے۔ جون 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ افریقہ اور یورپ کے دوران بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ان کو معیت کا شرف حاصل ہوا۔

1984ء میں آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ میں بطور انگریزی کے پروفیسر کے ہوا جہاں آپ نے شعبہ

انگریزی کے سربراہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح اس دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم کی سعادت بھی آپ کو ملی۔

جب وکالت وقف نو کا قیام ہوا تو چوہدری محمد علی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پہلا وکیل وقف نو مقرر فرمایا۔ پھر 1998ء میں تراجم کے کام کی وسعت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے آپ کو وکیل التصنیف مقرر فرمایا گیا۔ اور آخر دم تک آپ اس خدمت پر مامور رہے۔ آپ نے سلسلے کی بہت سی کتب کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ اس طرح آپ کو تقریباً 71 سال سلسلہ کی خدمات کی توفیق ملی۔ ایک طویل عرصہ تک پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ اکیڈیمک کونسل اور بورڈ آف سٹڈیز کے ممبر رہے۔ یہ بہت ہی بڑا اعزاز ہے۔

آپ اردو ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ اردو اور پنجابی زبان کے بلند پایہ قادر الکلام شاعر تھے۔ بڑے محنتی منتظم تھے۔ ہمدرد استاد تھے۔ مشفق نگران تھے۔ خلافت کے سچے مطیع اور فرمانبردار تھے۔ نظام جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے بزرگ تھے۔ ریاکاری سے پاک، نرم خو، نرم زبان، انسانیت کے ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ اور یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن میں کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ 13 راگست کو بھی آپ دفتر تشریف لائے اور تمام وقت دفتری امور کی انجام دہی کے بعد گھر گئے جہاں ان کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور 13 اور 14 راگست 2015ء کی درمیانی شب اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پسماندگان میں ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کہتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا۔ قادیان میں چھٹی ساتویں کا طالبعلم تھا۔ اس وقت فضل عمر ہوسٹل کی بنیاد رکھی جانی تھی اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وہاں تشریف لائے اور ہوسٹل کے صحن میں کھڑے کھڑے تقریر فرمائی۔ کہتے ہیں مَیں چھوٹا تھا لیکن مجھے یاد ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی جالندھر سے تعلق رکھتے تھے۔ یعنی وہ مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بیعت کی تھی اور پھر بعد میں خلافت سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی جالندھر سے تعلق رکھتے تھے اور چوہدری محمد علی صاحب جن کو اب میں ہوسٹل کا وارڈن مقرر کر رہا ہوں یہ بھی جالندھر سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی آرائیں قوم سے تعلق رکھتے تھے اور چوہدری محمد علی صاحب بھی آرائیں قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بعض نیک توقعات چوہدری محمد علی صاحب سے وابستہ کیں اور یہ حضرت مصلح موعود کی دعائیں اور نیک توقعات تھیں جن کی وجہ سے چوہدری محمد علی صاحب کو مولوی محمد علی صاحب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی اور پھر ترجمہ بھی بڑا اعلیٰ معیار کا آپ نے کیا۔ بڑی گہرائی میں بغیر کسی لفظ یا فقرے اور مضمون کو چھوڑے اس حق کو ادا کرنے کی آپ نے کوشش کی جو ترجمے کا حق ہوتا ہے۔

مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کہتے ہیں کہ 1939ء کے جلسے میں آپ چھپ کر شامل ہوئے اور 1940ء میں حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (یہ 1941ء ہے ویسے۔) آگے لکھتے ہیں کہ روز اوّل سے ہی خلافت کے عاشق تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں فرمایا تھا کہ

اے جانِ حسنِ مطلق اے حسنِ آسمانی
اے مست رو محبت ، اے تیز رو جوانی

کہتے ہیں کہ ان کی یہ مست رو محبت ہر خلافت کے ساتھ ایک تیز رو طغیانی کی شکل اختیار کر گئی۔ اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ کہتے ہیں کہ ان سے جب بھی ملاقات ہوتی اور ان سے نشست خواہ کتنی ہی مختصر ہوتی ان کی صحبت میں بیٹھنے والا خلافت کی محبت سے سرشار ہو کر اٹھتا۔ اور بلا استثناء اس بات کا ہر ایک نے اظہار کیا ہے۔

ریاض احمد ڈوگر صاحب مبلغ سلسلہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں خاکسار کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کہنے کو تو انگلش کے استاد تھے لیکن آپ نے ہمیں انگلش ہی نہیں وقف کی اہمیت، اخلاقیات، خلافت سے وفا، بزرگوں کا احترام، سلسلے کا وقار، سب کچھ سکھانے کی بھرپور کوشش کی۔ کہتے ہیں جب میں جامعہ سے فارغ ہو کر میدان عمل میں جانے لگا تو جامعہ سے باہر نکلا تو دیکھا کہ آپ ایک درخت کے سائے تلے کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھے آواز دے کر بلایا اور بٹھا کر کہنے لگے۔ کیا کر رہے ہو، میدان عمل میں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں جی۔ کہنے لگے کہ میری دو باتیں یاد رکھنا۔ اور یہ ہر مبلغ کے لئے، ہر مربی کے لئے بڑی ضروری ہیں۔ کہ تم فلیڈ میں جا رہے ہو چوہدری صاحب نے انہیں کہا کہ وہاں ریاض ڈوگر کو کوئی نہیں جانتا۔ احباب جماعت تمہارے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ سمجھ کر آئیں گے اور حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ کہ لوگوں سے اکتانا نہیں۔ ایسا ہوگا کہ تم تھکے ہوگے تمہارا سر درد کر رہا ہوگا تمہارا سونے کو دل چاہ رہا ہوگا۔ ایک آدمی کو نیند نہیں آ رہی ہوگی وہ تمہارے پاس آ جائے گا۔ اس کے سامنے بھی اکتاہٹ کا اظہار نہیں کرنا یعنی تمہاری جیسی مرضی حالت ہو اگر کوئی شخص بھی آتا ہے وہ کسی وجہ اور پریشانی کی وجہ سے آتا ہے یا جس وجہ سے بھی آتا ہے کبھی تم نے اکتاہٹ کا اظہار نہیں کرنا۔ پھر کہنے لگے کہ دوسری بات یاد رکھو۔ تم جماعتوں میں جاؤ گے بعض لوگ تمہاری کمزوریوں کی نشاندہی کریں گے اور نشاندہی کریں تو بشاشت کے ساتھ قبول کر کے اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ بعض لوگ مقامی عہدیداروں پر تنقید کریں گے۔ کہنے لگے یہ بہت بُری بات ہے۔ نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن سنی جا سکتی ہے۔ سن لینا برداشت کر لینا۔ آگے کہنے لگے لیکن اگر کوئی خلافت یا خلیفۃ المسیح پر اعتراض کرے تو تمہاری برداشت کی تمام حدیں ختم ہو جانی چاہئیں۔ پھر کوئی برداشت نہیں کرنی۔ کہنے لگے میری یہ دو باتیں یاد رکھنا انشاء اللہ میدان عمل میں سارے کام آسان ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر نوری صاحب کہتے ہیں کہ چوہدری محمد علی صاحب کو جب یہ جان لیوا ہارٹ اٹیک ہوا اور آپ کو ہسپتال لے جایا گیا تو اس دوران آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور مسلسل خدا تعالیٰ کی حمد میں مصروف رہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں جب شروع ہوا ہے تو اس وقت آپ رجسٹر ہونے والے پہلے مریض تھے۔ ان کو پرانی دل کی بیماری تھی۔ کئی دفعہ ہسپتال داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دی جس کے بعد آپ پھر خدمت میں مصروف ہو جاتے۔ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس اہم کام کو سرانجام دینے کی توفیق دے اور ہمت دے جو خلیفۂ وقت نے میرے سپرد کیا ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ کی آواز بھرّا جاتی اور آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے۔ میری کمزوریاں بخش دے۔ ساری خطائیں معاف کر دے اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اور اس کا قرب مجھے عطا ہو۔

مظفر درّانی صاحب مربی لکھتے ہیں کہ جب میں آنے لگا تو ملنے گیا۔ انہوں نے پوچھا تو بھرائی ہوئی آواز میں انہوں نے مجھے سلام پہنچانے کے لئے کہا۔ کہتے ہیں آپ کو خلافت سے سچی اور حقیقی محبت تھی۔ جس خلیفہ کا بھی تذکرہ کرتے تو نہایت محبت سے ذکر کرتے اور ذاتی تعلقات کے واقعات بیان کرتے چلے جاتے۔ جس خلیفہ کا بھی ذکر شروع ہو جاتا تو ایسے لگتا کہ آپ اسی کے عاشق ہیں۔ لکھتے ہیں کہ خاکسار آپ کی ملاقاتوں اور صحبت کے نتیجے میں عرض کرتا ہے کہ آپ خلافت کے سچے فدائی تھے اور تمام خلفاء کے عاشق تھے اور یہی ایک حقیقی مومن اور حقیقی احمدی کی نشانی ہے۔

پروفیسر ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ چوہدری محمد علی صاحب خلافت احمدیہ کی ایک زندہ تاریخ تھے جن کی زندگی کا واحد مقصد خلافت کی جاں نثاری تھا اور جن کا فخریہ شعر تھا

کریں نہ کریں وہ تمہیں قتل مضطر
جھکا دینا تم اپنا سر احتیاطاً

مبارک صدیقی صاحب کہتے ہیں ایک دفعہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دو تین دفعہ یہ موقع ملا تھا اور ان کو کہا کہ انتخاب سخن پروگرام میں آپ کی فلاں فلاں نظموں کی لوگ بڑی فرمائش کرتے ہیں۔ اس بات پر آپ کہنے لگے میرے کلام کا کوئی ہنر نہیں ہے۔ یہ سب خلافت کی برکات ہیں۔ مَیں تو صرف احمدیوں کے دلوں کی ترجمانی کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو اچھا لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان جیسے مخلص اور فدائی، خلافت کے شیدائی اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ عطا کرتا چلا جائے۔

## نماز باجماعت کی غرض وحدت ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوّت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔“

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر 281282)


**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*
*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*
*Free management Service*
*Guaranteed vacant possession*

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

# خلافتِ حقّہ

## سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیاوآخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

نصیر احمد قمر

قسط نمبر 16

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات اور امتیازی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۞ ......''**قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیت کا پاتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالےٰ اپنی کلام لذیذ اور پر رعب کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے اور تائید کے طور پر اپنے غیب خاص پر ان کو مطلع فرماتا ہے۔**''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 271 حاشیہ)

۞ ...... فرمایا: ''**میں قرآن شریف کی امتیازی خوبیاں جو انسانوں کی طاقت سے برتر ہیں ذیل میں بیان کرتا ہوں۔**

**اوّل یہ کہ اس میں ایک زبردست طاقت ہے جو اپنے پیروی کرنے والوں کو ظنّی معرفت سے یقینی معرفت تک پہنچادیتی ہے اور وہ یہ کہ جب ایک انسان کامل طور پر اُس کی پیروی کرتا ہے تو خدائی طاقت کے نمونے معجزہ کے رنگ میں اُس کو دکھائے جاتے ہیں اور خدا اُس سے کلام کرتا ہے اور اپنے کلام کے ذریعہ سے غیبی امور پر اُس کو اطلاع دیتا ہے۔ اور میں ان قرآنی برکات کو قصہ کے طور پر بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہ معجزات پیش کرتا ہوں کہ جو مجھ کو خود دکھائے گئے ہیں۔ وہ تمام معجزات ایک لاکھ کے قریب ہیں بلکہ غالباً وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔**

**خدا نے قرآن شریف میں فرمایا تھا کہ جو شخص میرے اس کلام کی پیروی کرے وہ نہ صرف اس کتاب کے معجزات پر ایمان لائے گا بلکہ اُس کو بھی معجزات دیے جائیں گے سو میں نے بذاتِ خود وہ معجزات خدا کے کلام کی تاثیر سے پائے جو انسانوں کی طاقت سے بلند اور محض خدا کا فعل ہیں۔** وہ زلزلے جو زمین پر آئے اور وہ طاعون جو دُنیا کو کھا رہی ہے وہ انہیں معجزات میں سے ہیں جو مجھ کو دیے گئے۔ میں نے ان آفات کے نام ونشان سے پچیس برس پہلے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ان حوادث کی خبروں کو بطور پیشگوئی شائع کر دیا تھا کہ یہ آفتیں آنے والی ہیں سو وہ تمام آفات آگئیں اور ابھی بس نہیں۔ بلکہ آنے والی آفات اُن آفات سے بہت زیادہ ہیں۔ اور بعض نئی وبائیں بھی ہیں جو پہلے اس سے کبھی اس ملک میں ظاہر نہیں ہوئیں اور وہ ڈرانے والی اور دہشتناک ہیں اور ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے جو اس مُلک اور دوسرے ملکوں میں ظاہر ہوگی اور نہایت پریشان کرے گی۔ ...... ایسا ہی ایک عظیم الشان خدا کا نشان یہ ہے کہ آج سے ستائیس برس پہلے یا کچھ زیادہ میری یہ حالت تھی کہ میں ایک اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تھا اور ایسا گمنام تھا کہ صرف چند آدمی ہوں گے جو میرے صورت آشنا ہوں گے اور کسی عزت اور وجاہت کا میں مالک نہیں تھا۔ اُن دنوں میں اسی شہر لاہور میں کئی دفعہ آیا مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے میری وجاہت کے لحاظ سے خود آکر میری ملاقات کی۔ غرض اُس زمانہ میں ایسا تھا کہ گویا کچھ بھی نہ تھا اس بات کے گواہ قادیان میں نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ آریہ بھی ہیں۔ اُسی زمانہ میں خدا نے میرے آئندہ عروج اور شوکت اور جلال کی خبر دی جو دو سال بعد میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپ کر شائع ہوگئی جس کو آج پچیس برس گذر گئے اور وہ پیشگوئی یہ ہے اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَانْتَھٰی اَمْرُالزَّمَانِ اِلَیْنَا۔ اَلَیْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ۔ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ۔ ترجمہ۔ میں تجھے لوگوں کے لئے ایک امام بناؤں گا۔ یعنی وہ تیرے پیرو ہوں گے اور تو اُن کا پیشوا ہوگا۔ وہ ہر ایک دور دراز راہ سے تیرے پاس آئیں گے اور انواع واقسام کی نقد اور جنس تیرے لئے لائیں گے۔ میں ایک جماعت کے دلوں میں الہام کروں گا تا وہ مالی مدد کریں۔ پس وہ تیری مدد کریں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور ایک دنیا ہماری طرف رجوع لے آئے گی تب یہ کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا جو آج پورا ہوا۔ اور تجھے چاہیے کہ جب خدا کی مخلوق تیری طرف رجوع کرے تو تم نے اُن سے بدخلقی نہ کرنا اور نہ اُن کی کثرت کو دیکھ کر تھکنا۔ میں اپنی طرف سے دلوں میں تیری محبت ڈالوں گا تا تُو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پاوے اور اپنے مقصود کیلئے طیار کیا جائے۔ سو ایسا ہی ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد خدا نے دلوں میں میری محبت اس قدر ڈال دی کہ علاوہ مالی مدد کے بعض نے میری راہ میں مرنا بھی قبول کیا اور وہ سنگسار کئے گئے مگر دم نہ مارا۔ اپنی جان میری لئے چھوڑ دی مگر مجھے نہ چھوڑا۔ اور بعض نے میرے لئے دکھ اُٹھائے اور صدہا کوس سے ہجرت کرکے قادیان میں آگئے۔ اور بعض نے ہزار ہا روپے میرے آگے پیش کئے اور جس قدر لوگ بیعت کے لئے آج تک قادیان میں آئے وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔ اور سب بیعت کرنے والے چار لاکھ کے قریب ہوں گے۔ اور جیسا کہ منی آرڈروں سے ثابت ہوسکتا ہے ایک لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ آچکا ہے۔ اور اب فقط لنگر خانہ کے خرچ کے لئے قریباً پندرہ سو روپیہ ماہوار آتا ہے اور جیسا کہ خرچ بڑھتا جاتا ہے ایسا ہی آمدن بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ اس پیشگوئی کے الفاظ سب کے سب قرآن شریف کی عبارت ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ معجزہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور اس پیشگوئی کے دو پہلو ہیں جو تنقیح طلب ہیں۔ اوّل یہ کہ آیا یہ صحیح ہے کہ اُس زمانہ میں جس پر پچیس برس سے بھی زیادہ مدت گذر چکی ہے میں ایسا ہی گمنام اور کس مپرسد میں داخل تھا جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔ اور دوسرا امر یہ تنقیح طلب ہے کہ کیا یہ سچ ہے کہ کئی لاکھ آدمی نے اب تک بیعت کی ہے اور اکثر اُن کے قادیان میں آئے ہیں۔ اور کیا یہ سچ ہے کہ ایک لاکھ یا کچھ زیادہ اب تک روپیہ آچکا ہے؟''

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے بعض ایسی پیشگوئیوں اور نشانات کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے جن کے پورا ہونے پر قادیان کے آریہ گواہ ہیں اور ان میں سے بعض کا خود بعض آریوں سے ہی تعلق تھا۔ اور پھر آپ علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے فرمایا:

''...... **اور یہ معجزات میرے نہیں بلکہ قرآن شریف کے ہیں کیونکہ ہم اُسی کی طاقت اور اسی کی عطا کردہ رُوح سے یہ کام کررہے ہیں۔**

**غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اُس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف، کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہوجائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اور توفیق سے سب پر غالب رہوں گا۔ اور یہ غلبہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ میری رُوح میں کچھ زیادہ طاقت ہے بلکہ اس وجہ سے ہوگا کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس کے کلام قرآن شریف کی زبردست طاقت اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی قوت اور اعلیٰ مرتبت کا میں ثبوت دوں۔ اور اُس نے محض اپنے فضل سے، نہ میرے کسی ہنر سے، مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میں اُس کے عظیم الشان نبی اور اس کے قوی الطاقت کلام کی پیروی کرتا ہوں اور اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ خدا کا کلام جس کا نام قرآن شریف ہے جو ربّانی طاقتوں کا مظہر ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔**

**اور قرآن شریف کا یہ وعدہ ہے کہ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا [یونس:65] اور یہ وعدہ ہے کہ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ [المجادلۃ:23] اور یہ وعدہ ہے کہ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا [الانفال:30] اس وعدہ کے موافق خدا نے یہ سب مجھے عنایت کیا ہے۔ اور ترجمہ اِن آیات کا یہ ہے کہ جو لوگ قرآن شریف پر ایمان لائیں گے اُن کو مبشّر خوابیں اور الہام دیے جائیں گے یعنی بکثرت دیے جائیں گے ورنہ شاذ و نادر کے طور پر کسی دوسرے کو بھی کوئی سچی خواب آسکتی ہے مگر ایک قطرہ کو ایک دریا کے ساتھ کچھ نسبت نہیں اور ایک پیسہ کو ایک خزانہ سے کچھ مشابہت نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ کامل پیروی کرنے والے کی رُوح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی ان کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت مصفّٰی کی جائے گی اور اُن کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی اور اُن کے ایمان نہایت مضبوط کیے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا اُن میں اور اُن کے غیر میں ایک فرق بیّن رکھ دے گا یعنی بمقابل اُن کے باریک معارف کے جو اُن کو دیے جائیں گے اور بمقابل ان کے کرامات اور خوارق کے جو اُن کو عطا ہوں گی دوسری تمام قومیں عاجز رہیں گی۔** چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا آتا ہے اور اس زمانہ میں ہم خود اس کے شاہد رؤیت ہیں۔

یہ تو ہم نے قرآن شریف کی اُس زبردست طاقت کا بیان کیا ہے جو اپنے پیروی کرنے والوں پر اثر ڈالتی ہے لیکن وہ دوسرے معجزات سے بھی بھرا ہوا ہے۔ ...... **غرض قرآن شریف بڑے بڑے نشانوں سے پُر ہے جن کے ذکر کرنے کے لئے یہ مضمون کافی نہیں۔**......''۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 402 تا 412)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات میں قرآن مجید کی جن روحانی تاثیرات و برکات کا ذکر ہے یہ قرآن مجید و احادیث نبویہ سے ہی مستنبط ہیں جیسا کہ خود حضور علیہ السلام نے کئی مقامات پر ان آیات قرآنی کا صراحت سے ذکر بھی فرمایا ہے۔ احادیث میں بھی حامل قرآن کی علامات اور اس سے وابستہ برکات کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود بھی پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہے کیونکہ حامل قرآن جو دعائیں کرتا ہے وہ یقیناً قبول کی جاتی ہیں۔ (شعب الایمان التاسع عشر۔ باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعلیم القرآن جزء 2 صفحہ 405)

اگرچہ یہ وعدے ان تمام لوگوں کے لئے ہیں جو سچے دل سے حقیقی معنوں میں قرآن کریم کے متبع ہیں لیکن جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہوچکا ہے اس زمانہ میں ان برکات و تاثیرات قرآنی کے فیض کو عام کرنے اور ان کا زندہ اور تازہ بتازہ ثبوت مہیا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کے بعد خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ یہ سلسلہ مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی تائید و نصرت کے ذریعہ، ان کی دعاؤں کی بکثرت قبولیت کے ذریعہ، ان کے حق میں خوارق عادت معجزات و نشانات کے ذریعہ ایک فرق بیّن قائم فرما رہا ہے۔ اور خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی توجہات اور دعاؤں اور تدابیر حسنہ کے طفیل افراد جماعت احمدیہ بھی قرآنی احکام پر عمل کرکے ان برکات و تاثیرات کے مورد بنتے ہوئے قرآنی عظمتوں پر گواہ ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی پیروی کی برکت سے جو وعدے فرمائے تھے وہ خلافت حقّہ کے ذریعہ پورے ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان کا دائرہ فیض ہر لحاظ سے پھیلتا اور ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ جماعت لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں تبدیل ہوچکی ہے۔ اس کے اموال میں اس قدر برکت عطا ہوئی ہے کہ ارب ہا ارب روپے دین اسلام کی اشاعت اور مہمانوں کی ضیافت اور دیگر دینی مساعی پر خرچ ہورہے ہیں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد آپ کے لنگر سے کھانا کھاتے ہیں اور ان تمام امور کا متکفّل وہی برکتوں والا خدا ہے جس نے قرآن مجید کو نازل فرمایا اور اس کے سچے متبعین کو عظیم الشان بشارتوں سے نوازا۔ اور یہ سلسلہ کبھی رکنے والا نہیں بلکہ اسے ہر دم نئی وسعتیں اور نئی ترقیات عطا ہوتی چلی جائیں گی۔ جیسا کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کی آمد اور اس کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

۞ ''...... احادیث صحیحہ میں حضرت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی گئی کہ وہ ایسے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

## بقیہ: رپورٹ دورۂ جرمنی

از صفحہ 4

❁......جامعہ احمدیہ جرمنی میں ایک بلغارین طالبعلم عزیز عبداللہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس کے والدین نے سوال کیا کہ کیا عبداللہ اچھی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو تعلیم حاصل کر رہا ہے وہ بہت اچھی ہے کس قدر سیکھا ہے اس کا علم تو نہیں لیکن بہرحال جامعہ پاس کرنے کے بعد اس کو ٹریننگ بھی دیں گے۔ مجھے امید ہے کہ یہ بلغاریہ کے لئے اچھا مبلغ ہی ہوگا۔ خدا تعالیٰ اسے توفیق دے کہ یہ عاجزی کے ساتھ اپنے وقف کا حق ادا کرنے والا ہو۔ عبداللہ کے والد ابراہیم صاحب ایک دن فخر کریں گے کہ ان کا بیٹا مبلغ بنا ہے۔

عبداللہ کی والدہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے بیٹے کے لئے ایسا رشتہ چاہئے جو جماعت کے لئے مفید ہو۔ خواہ پاکستانی لڑکی ہو یا کوئی اور ہو کوئی اچھا رشتہ مل جائے جو جماعت کے لئے خیر کا موجب ہو۔

❁......ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں یمن سے تعلق رکھتی ہوں اور بلغاریہ میں پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ جو تعلیم حضور انور نے بیان فرمائی ہے کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اس تعلیم نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے۔ یہ دنیا میں امن قائم کرنے والی تعلیم ہے۔

**موصوفہ نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جو خدا کی راہ میں شہید ہیں وہ زندہ ہیں اور خدا کے حضور رزق دیئے جاتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:**

پاکستان میں ہمارے بہت سے احمدی شہید کئے گئے ہیں۔ چونکہ انہوں نے مذہب کی خاطر جان دی۔ سچائی پر قائم رہے، سچائی کو پہچانا۔ اپنے مذہب کی خاطر، اپنے دین کی خاطر جان دی جائے تو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

**حضور انور نے فرمایا:** یہ زندگی عارضی ہے۔ اصل زندگی اخروی زندگی ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ جو رزق دیا جائے گا وہ خدا کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا، درجات بلند ہوں گے اور اس کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔ شہداء کی نسلیں بھی اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور دنیاوی لحاظ سے بہت آگے چلی جاتی ہیں۔

شہداء کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کام ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ جس دین کی خاطر انہوں نے قربانیاں دیں اس دین میں اور بھی زندگی پیدا ہوگی۔ عظیم الشان ترقی ہوگی اور غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوں گی اور ان شہداء کی نسلیں بھی فائدہ اٹھائیں گی۔

**حضور انور نے فرمایا:** جو یمن کے حالات ہیں۔ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں تو خدا نے ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے، وہی جانتا ہے۔

ہاں اگر ایک قوم کے خلاف جنگ ٹھونسی جائے اور اس کو لڑائی پر مجبور کیا جائے تو پھر وہ اپنے دفاع میں اپنی جان بچانے کے لئے ہتھیار اٹھائے اور اپنا دفاع کرتے ہوئے کوئی مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

اب جو یمن میں لڑائی ہو رہی ہے شیعہ سنّی ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ سیریا میں شیعہ سنّی ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ اس قسم کے ظلم کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا اسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنا تھا کہ تمام مسلمانوں اور فرقوں کو ایک ہاتھ پر جمع کریں۔ اب مسلمانوں کی بقاء اسی میں ہے کہ آنے والے مسیح ومہدیؑ کو مان لیں۔

❁......**سوال کیا گیا کہ شہداء کے زندہ ہونے والی آیت سے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جا رہا ہے۔**

**اس پر حضور انور نے فرمایا** اگر عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں تو پھر سب شہداء زندہ ہیں۔ اس لئے اس آیت سے غلط استنباط نہ کریں اور عیسیٰؑ کی وفات پر جو دوسری آیات ہیں ان پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے وفات کا ذکر فرمایا پھر اٹھائے جانے کا ذکر فرمایا۔

اگر عیسیٰؑ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے اور انہوں نے واپس آنا ہے تو پھر یہی سلوک دوسرے شہداء کے ساتھ ہوگا تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی کیا خصوصیت رہی۔

سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا کہ میں پہلے اسی عقیدہ پر قائم تھا کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں۔ میں نے حضور انور کی تقاریر سنی ہیں تو اب یہ بات میرے دل میں گڑ گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ زندہ نبی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ زندہ کتاب قرآن کریم ہے اور زندہ مذہب اسلام ہے، اور شریعت اسلام ہے۔ اگر فوت شدہ نبی نے ہی آنا ہے اور بنی اسرائیل کے نبی نے آنا ہے تو ہماری غیرت برداشت نہیں کرے گی کہ بنی اسرائیل کا نبی ہماری ہدایت کے لئے آئے۔ پس کسی فوت شدہ نے نہیں آنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح ومہدیؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے مثیل کے طور پر آنا تھا وہ آچکا ہے اور آج دنیا کی نجات اور دنیا کا امن اسی وجود کے ساتھ وابستہ ہے۔

❁......**ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں عیسائی ہوں۔** جلسہ کی آرگنائزیشن بہت اچھی تھی۔ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ **میرا سوال یہ ہے کہ ساری دنیا کا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے تو اگر آسمان سے کوئی اور آئے گا تو پھر دنیا میں فساد پیدا نہیں ہوگا؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: عیسائی باپ بیٹا کہتے ہیں۔ بعض دفعہ بیٹا بگاڑ پیدا کردیتا ہے۔ دو خدا ہوں گے تو دنیا میں فساد پیدا ہوگا۔ وہ آسمان سے نہ بھی آئے، آسمان پر ہی بیٹھا رہے اور وہاں سے ہی اپنا حکم چلائے تو تب بھی دنیا میں بگاڑ، فساد پیدا ہوجائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف آئے تھے۔ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور اپنا کام ختم کرکے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور پھر آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں، آپؐ کی اتباع میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ آپؑ کو جماعت احمدیہ نے قبول کیا اور اب جماعت آپؑ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔

❁......**ایک مہمان نے سوال کیا دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں۔ جنت اور دوزخ کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔**

**حضور انور نے فرمایا:** کسی مذہب نے قتل کی تعلیم نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اچھے کام کرو گے تو جزا ملے گی اور بُرے کام کرو گے تو اس کی سزا ملے گی۔ قرآن کریم نے جنّتان کہا ہے اس دنیا میں اچھے کام کرنے والوں کے لئے جنت ہے اور آخرت میں بھی جنّت ہے۔ باقی جو لوگ قتل وغارت کی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی اس کا ذکر تمثیلی زبان میں کیا ہے۔ اچھے کام کرو گے تو جنت میں جاؤ گے۔ بُرے کام کرو گے، فتنہ پیدا کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

**حضور انور نے فرمایا:** جماعت اچھے کاموں کے لئے کوشش کرتی ہے۔ جماعت امن کی تعلیم دے رہی ہے۔ وہ پیغام دے رہی ہے جو خدا کا پیغام ہے۔ جماعت انسانیت کی قدریں قائم کرتی ہے۔ پس جماعت کے پیغام پر چلو۔ نیک اعمال بجالاؤ۔

**حضور انور نے فرمایا:** اگر مذہب بگاڑ پیدا کرتا ہے تو جماعت کو تو مذہب نے نہیں بگاڑا۔ جماعت قتل کی تعلیم تو نہیں دیتی بلکہ مسلسل امن کی تعلیم دے رہی ہے۔

**حضور انور نے فرمایا:** جس طرح دنیاوی قانون ہوتا ہے کہ جو بُرا کام کرتا ہے اسے سزا ملتی ہے۔ یہی قانون خدا کا ہے کہ برا کام کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔

❁......ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کا سارا انتظام بہت منظّم اور بہت اعلیٰ تھا۔ میں نے حضور انور کی سب تقاریر سنی ہیں۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر بچے، بڑے سب یہ تقاریر سنیں تو ان کی بہترین تربیت ہوسکتی ہے۔ میں اپنے پوتے، پوتیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ کوئی بلغاریہ میں ہو تو ان کو سنبھالے اور تربیت کرے تاکہ یہ ضائع نہ ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا بلغاریہ کا قانون اجازت نہیں دیتا۔ جب بلغارین مبلغین تیار ہوجائیں گے تو وہاں جائیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حکومت کو یہ توفیق دے کہ ملک میں مذہبی آزادی دے اور مُلّاں کے پیچھے نہ چلے بلکہ حق کو پہچاننے کے لئے کھلا موقع دے اور آزادی دے۔

وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کو بہت سراہا اور اس بات کا اکثر اظہار کرتے رہے کہ اگر دنیا حضور کی باتیں سن لے اور ان پر عمل کرلے تو تباہی سے بچ جائے گی۔

### خلیفۂ وقت کی قبولیتِ دعا کا نشان

❁...... Etem صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے چند سال قبل عیسائیت سے اسلام قبول کیا۔ احمدی ہونے سے پہلے کسی عیسائی فرقہ کے ساتھ منسلک تھے اور وہاں بڑی اچھی ملازمت کر رہے تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد ساری سہولیات چھوڑ کر وہاں سے علیحدہ ہوگئے۔

موصوف نے چند سال قبل جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر حضور انور سے ملاقات کے بعد بیعت کرنے کی توفیق پائی تھی مگر ان کی اہلیہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ میری تین بیٹیاں ہیں۔ اگر مجھے بیٹا مل جائے تو میں بھی احمدی ہوجاؤں گی۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اگلے سال جب وہ دوبارہ جلسہ میں آئیں تو سات ماہ کی حاملہ تھیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے بچے کے لئے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف لڑکے کا نام 'جاہد' تجویز فرمایا۔

جلسہ سے واپس جاکر موصوفہ نے مبلغ سے کہا کہ ڈاکٹرز نے بتایا ہے کہ لڑکی ہے اس لئے حضور انور کی خدمت میں دوبارہ درخواست کریں کہ لڑکی کا نام تجویز فرمائیں۔ اس پر مبلغ نے کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اگر بیٹا ہوا تو احمدی ہوجاؤں گی۔ اور حضور انور نے بھی صرف بیٹے کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ بیٹا ہی ہوگا۔ ڈاکٹرز غلط بھی ہوسکتے ہیں۔ تو اس پر کہنے لگیں کہ میں تو پہلے ہی احمدی ہوچکی ہوں۔ میری اب کوئی شرط نہیں ہے۔ چنانچہ جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے ہی نوازا۔ وہ جلسہ کے موقع پر اس بیٹے کو ساتھ لے کر آئی تھیں اور لوگوں کو بتا رہی تھیں کہ یہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا واضح نشان ہے۔

❁......ایک وکیل Pmario Bikov صاحب جو مسلسل گزشتہ سات سالوں سے اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ کہنے لگے کہ:

آج اسلام کا اصل چہرہ صرف خلیفہ ہی بیان فرماتے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں نے تو اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ جو اسلام کی تصویر حضور انور بیان فرماتے ہیں دراصل وہی حقیقی اسلام ہے۔ دنیا کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

❁...... وفد میں شامل ایک خاتون نے کہا: خلیفۃ المسیح کی باتیں نہ صرف انفرادی زندگی اور عائلی زندگی سنوارنے کیلئے گارنٹی مہیا کرتی ہیں بلکہ یہ باتیں تو اجتماعی طور پر معاشرے کو سنوارنے کیلئے بھی گارنٹی مہیا کرتی ہیں۔

❁......ایک نومبائع Safet Arivov (صافت عاریفوف) صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار اپنی بلغارین زبان میں لکھی ہوئی نظم میں کچھ یوں کیا کہ:

میرے پیارے ربّ نے تجھے چنا ہے، اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام
اے میرے پیارے حضور! میں نے آپ کی آنکھ میں آنسو کا ایک چھوٹا سا قطرہ دیکھا ہے
جس نے میرے دل کی خشک زمین کو سرسبز اور شاداب بنادیا ہے
آپ کے آنسوؤں کے ذریعہ میں نے جرمنی میں جنت کو دیکھا ہے
میرے حضور! آپ نے ایسا معجزہ کیا ہے کہ مجھ جیسے غریب انسان کو بلغاریہ سے ڈھونڈ لیا ہے
میں آپ کی مہربانی کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں
اے میرے پیارے حضور!

بلغاریہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

.................................

### ہنگری کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں سات بجکر پانچ منٹ پر ہنگری (Hungary) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہنگری سے 21 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا۔

❁......ہنگری کے ایک دوست Mezei Laszlo (مے زے ای لاسلو) صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف پولیس کے محکمہ میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں اور اب ہنگری کے ایک انقلابی

وزیراعظم کے نام پر ایک فنڈ قائم کیا ہے اور اس کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کا کام کرتے ہیں۔ موصوف مذہباً عیسائی ہیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: چھوٹا بڑا ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کر رہا تھا اور پیار سے مل رہا تھا۔ مجھے ان لوگوں کی زبان تو سمجھ نہیں آئی لیکن ان کے چہرے کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ یہ لوگ پیار بانٹ رہے ہیں۔ میں نے دنیا دیکھی ہے اور مشرق سے لے کر مغرب تک اس قسم کا نظارہ نہیں دیکھا۔ مجھ پر اس جلسہ کا عجیب اثر ہوا ہے۔ یقیناً میں اپنے دوستوں کو، جاننے والوں کو بھی جماعت احمدیہ کے اس جلسہ کے متعلق بتاؤں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں جتنی دیر وہاں بیٹھا رہا مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے خلیفۃ المسیح کے وجود سے روشنی کی شعاعیں نکل کر میرے اندر جا رہی ہیں۔ اسی طرح یہ بات میں نے جلسہ میں بھی محسوس کی کہ جب خلیفۃ المسیح خطاب کر رہے تھے تو ایسا لگتا کہ آپ کی آنکھوں سے شعاعیں نکل کر سارے مجمع پر پڑ رہی ہیں اور سارا مجمع خلیفہ کے کنٹرول میں ہے۔

موصوف نے کہا: اتنا بڑا مجمع اتنے منظّم انداز میں منعقد کرنا اپنی ذات میں ہی ایک حیرت انگیز اور ناقابل بیان چیز ہے۔

❁...... ہنگری سے ایک عیسائی پادری Gabor Tamas صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف گزشتہ سال بھی جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور اس مرتبہ خود فون کر کے پوچھا کہ کیا میں اس سال بھی جلسہ میں شامل ہوسکتا ہوں۔ چنانچہ حضور انور سے ملاقات کے دوران جب حضور انور نے ان سے پوچھا کہ آپ تو پچھلے سال بھی آئے تھے تو بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور تو لاکھوں لوگوں سے ملتے ہیں پھر کس طرح یاد رکھ لیتے ہیں۔

موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں آپ لوگوں کے جلسہ میں شامل ہو کر اپنے ایمان میں ایک تازگی محسوس کرتا ہوں۔ آپ لوگ بڑی دلیری کے ساتھ دنیا اور بین المذاہب امن کے قیام میں لگے ہوئے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو کل انگریزی زبان میں خطاب فرمایا ہے وہ جہاں انسانیت کو تباہ ہونے سے بچاتا ہے وہاں انسانی اقدار بھی قائم کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم نے ساری دنیا میں انسانی اقدار قائم کرنی ہیں۔ انسانی اقدار قائم ہوں گی تو دنیا میں امن، رواداری اور بھائی چارہ قائم ہوگا اور دنیا امن کا گہوارہ بنے گی۔

❁...... ایک نومبائع خاتون نے ایک ماہ قبل بیعت کی تھی۔ وہ بھی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئی تھیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ سکول میں ٹیچر ہیں اور Organic Chemistry میں Ph.D. بھی کر رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کو برکت دے اور آپ کی نیک خواہشات پوری کرے۔

❁...... ہنگری کے وفد میں ایک افغانی غیر از جماعت دوست محمد اجمل صاحب بھی شامل ہوئے تھے۔ موصوف کا کچھ عرصہ پہلے ہی جماعت سے تعارف ہوا ہے۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد کہنے لگے کہ مجھے تو آپ کی جماعت میں کوئی غیر مسلموں والی بات نظر نہیں آئی۔ یہ تو بڑا پیارا اسلام ہے جو آپ لوگ پیش کرتے ہیں۔ آپ پر جو پاکستان اور دوسری حکومتیں ظلم کرتی ہیں وہ سراسر ناجائز ہے۔ ہر طرف محبت ہے، بھائی چارہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے۔ اصل حقیقی اسلام تو آپ کے پاس ہے۔

❁...... ہنگری کے وفد میں Gabor Peter (گابور پیٹر) صاحب بھی شامل تھے جو مذہباً یہودی ہیں اور تعلیم کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ میں نے یہاں جلسہ میں شامل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیم سنی ہے۔ میری زندگی کے یہ اہم ترین دن تھے۔ جماعت احمدیہ تو ہر ایک سے بات کرتی ہے اور ہر ایک سے مل کر کام کرنا چاہتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم سب میں جو کامن باتیں ہیں ان پر اکٹھے ہوں اور سب مل کر انسانیت کی قدریں قائم کریں اور ایک دوسرے کی عزت کریں۔

ان کے متعلق ہنگری کے مبلغ نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے جب ان سے اسلام اور یہودیت کے حوالہ سے بات ہوتی تو بسا اوقات کج بحثی بھی کرتے۔ لیکن حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ آپ لوگ love for all hatred for none پر صرف ایمان ہی نہیں رکھتے بلکہ میں نے خود دیکھ لیا ہے کہ تم لوگ اس ماٹو پر عمل بھی کرتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد انہوں نے بحث کرنا چھوڑ دی اور جلسہ کی دعوت پر بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر ہنگری میں جماعت کو کسی معاملہ میں تعاون کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور بتائیں۔

❁...... ملک موریطانیہ سے تعلق رکھنے والے ایک پرانے احمدی جو کہ ہنگری میں مقیم ہیں وہ بھی اس وفد کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ ہنگری میں سٹوڈنٹ کے طور پر آئے تھے اور یہیں مقیم ہوگئے۔ میرے لئے سب سے زیادہ اطمینان کا باعث یہ بات ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں، ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم احمدی ہیں اور بہترین جگہ پر ہیں اور آج ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ حضور انور کو دیکھ رہے ہیں اور حضور انور سے باتیں کر رہے ہیں۔

❁...... ہنگری سے آنے والے وفد میں ایک دوست اسماعیل صاحب شامل تھے۔ موصوف کا تعلق ویسے بورکینا فاسو سے ہے لیکن ہنگری میں مقیم ہیں۔ موصوف کچھ عرصہ پہلے بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے تھے لیکن پھر رابطہ میں نہ رہے۔ اب کسی دوست کے ذریعہ رابطہ کر کے انہیں جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تو وہ اپنی بچیوں اور بچیوں کی نانی کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے ہنگری کی کسی خاتون سے شادی کی تھی اور اس سے دو بیٹیاں تھیں۔ بچیوں کو اس طرح کسی اسلامی کانفرنس میں بھجوانا ان کی ماں کیلئے ممکن نہیں تھا اس لئے بچیوں کی نانی بھی ساتھ آئیں اور انہوں نے بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

اسماعیل صاحب نے ملاقات کے دوران کہا: خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں اس پاک جماعت سے وابستہ ہوگیا ہوں اور دنیاوی غلاظتوں اور دیگر فرقوں کے باہمی لڑائی جھگڑوں سے بچا ہوا ہوں۔

ہنگری کے مبلغ نے بتایا کہ بچیوں کی نانی Komaromi Barbala (کومارومی باربالا) صاحبہ جو صرف بچیوں کی خاطر آئی تھیں انہیں راستہ میں One Community One Leader والی ویڈیو دکھائی گئی۔ اس ویڈیو کا ان پر خاص اثر ہوا اور جلسہ گاہ پہنچنے سے پہلے ہی افسوس کرنے لگ گئیں کہ میں تو اپنا سر ڈھانکنے کے لئے ساتھ کچھ نہیں لائی۔ پھر ساتھ والی عورتوں سے سکارف مانگا اور جلسہ کے دوران اور ملاقات کے وقت اپنا سر ڈھانکے رکھا۔

ملاقات کے وقت فرط جذبات سے بول نہ سکیں اور اتنا پرامن اور پرسکون ماحول دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا۔ موصوفہ نے کہا کہ یہاں آ کر میری جس دنیا سے آشنائی ہوئی ہے اب اس سے وابستہ رہنے کو دل کرتا ہے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کی یہ ملاقات ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

.......................................

## LATVIA کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد ملک Latvia سے آنے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

❁...... لیٹویا سے Hon. Valdis Steins صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے تھے۔ موصوف تین مرتبہ ملک کے صدارتی انتخابات میں حصہ لے چکے ہیں اور انہیں علمی اور ملکی خدمات کے اعتراف میں اعلیٰ اعزازات سے نوازا جاچکا ہے۔ موصوف لیٹویا کی conservative پارٹی کے چیئرمین بھی ہیں۔

موصوف تقریباً ایک سال سے جماعتی رابطہ میں تھے لیکن انہیں جماعت کا حقیقی تعارف تب حاصل ہوا جب انہیں ڈیڑھ ماہ قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات پر مشتمل کتاب اور بعض دیگر کتب مطالعہ کیلئے بطور تحفہ پیش کی گئیں۔ موصوف نے ان کتب کا عرق ریزی سے مطالعہ کیا اور کہا کہ اسلام کا حقیقی پیغام مجھے اب ملا ہے۔ اور میں اسلامی تعلیمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ جلسہ کے سارے انتظامات بہت آرگنائزڈ تھے۔ لوگ بہت محبت سے ملے اور آپس میں بھائی چارہ ہی دیکھا ہے۔ یہ بات حیران کن ہے کہ اتنا بڑا مجمع ہے اور کوئی پولیس نہیں ہے اور سارے کام آرگنائزڈ طریق سے ہو رہے ہیں۔ ایسا منظر میں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ میں بڑا حیران تھا کہ میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اصل بات یہ ہے کہ ہم سب انسان ہیں اور ہمیں آپس کے اختلافات بھلا کر انسانیت کی اقدار قائم کرنی چاہئیں۔ مذہب میں جو کامن چیزیں ہیں ان پر سب کو اکٹھا ہونا چاہئے۔

موصوف نے عرض کیا کہ آجکل ہمارا ملک قرضوں تلے دبا ہوا ہے۔ معاشی لحاظ سے ہم غلام بن چکے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ اکنامک سسٹم کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب The Economic System of Islam. پڑھیں۔ اسی طرح Islam's Response to Contemporary Issues پڑھیں۔

موصوف نے عرض کی کہ یورپی یونین اگرچہ ممالک کی ترقی کے لئے کام کر رہی ہے۔ لیکن لیٹویا کی کوئی مدد نہیں کر رہا۔ جب سوویت یونین میں تھے تو ہم سارے کام manage کرتے تھے، ملک کو develop کرتے تھے۔ جب سے یورپی یونین میں آئے ہیں ہمارے کام manage نہیں ہو رہے اور ملک develop نہیں ہو رہا۔

موصوف نے عرض کیا کہ لیٹویا میں کئی یونیورسٹیز ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تعلیمی میدان میں UNICEF آپ کی مدد کرتی ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ وہ اپنی مرضی کی ریسرچ پر مدد کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم آزاد ملک ہیں لیکن عملاً یورپی یونین کے ہاتھوں میں غلام ہیں۔ میں اپنی طرف سے بہت کوشش کر رہا ہوں کہ اس صورتحال سے اپنے ملک کو باہر نکالوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنے ملک کی خدمت کریں اور اپنے ملک کو تعلیمی میدان میں ترقی کے ذریعہ اس صورتحال سے باہر نکالیں، تلوار کے ذریعہ نہیں۔

موصوف کی اہلیہ نے کہا کہ وہ بھی ڈپلومیٹک سروس میں رہی ہے اور اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب Jesus in India پڑھی ہے اور وہ اس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر پچپن منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

.......................................

## رشیا کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق رشیا سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا اور تعارف حاصل کیا۔

❁...... ماسکو سے غسان خیاطہ صاحب اپنی اہلیہ اور بیٹے عبداللہ خیاطہ صاحب کے ساتھ جلسہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے۔ اس طرح کازان (تاتارستان) سے محترمہ گلنارا صاحبہ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئی تھیں۔

عبداللہ خیاطہ صاحب نے عرض کیا کہ میں اس وقت ہالینڈ کی ایک یونیوسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور آرکیٹیکٹ انجینئر بن رہا ہوں۔ ساتھ انگلش اور ڈَچ زبان سیکھ رہا ہوں۔ مجھے کل بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

موصوف کے والد غسان خیاطہ صاحب نے عرض کیا کہ ماسکو میں جو جماعت کا سنٹر ہے وہ ابھی ایک فلیٹ میں ہے اور ایسی جگہ ہے جہاں لوگ نہیں آسکتے۔ اب ہمیں کھلی اور بڑی جگہ حاصل کرنی چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات دیں کہ واپس جا کر مزید جائزہ لیں اور ایسی جگہ دیکھیں جو ہر لحاظ سے مناسب اور موزوں ہو اور زیادہ مہنگی بھی نہ ہو۔ شہر سے باہر نکل کر جگہ دیکھیں اور واپس جا کر سارا جائزہ لے کر بتائیں کہ کیا امکانات ہیں اور قانونی طور پر لیگل requirements کیا ہیں۔ جو بھی جگہ زیر نظر ہو وہاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ سڑک کے ذریعہ اور پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعہ رابطہ ہو، لوگ بآسانی آجا سکتے ہوں۔ پانی بجلی اور فون وغیرہ کی سہولیات حاصل ہوں۔

یہ بھی جائزہ لیں کہ پلاٹ کی تعمیر کرنے میں فائدہ ہے یا بنی بنائی عمارت حاصل کرنے میں فائدہ ہے۔

موصوف نے عرض کی کہ جب تک یوکرائن کا مسئلہ حل نہیں ہوتا، اس وقت تک قیمتیں نیچے جائیں گی اور جب یوکرائن کے معاملہ میں امریکہ، رشیا کی صلح ہوگئی تو پھر قیمتیں

اوپر چلی جائیں گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔

کاذان (تاتارستان) سے آنے والی خاتون گلنارا صاحبہ نے عرض کیا کہ میں نے 2007ء میں بیعت کی تھی۔ موصوفہ نے سب سے پہلے کاذان کے مبلغین کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام پہنچایا اور ان کی فیملیز کے لئے دعا کی درخواست کی۔ موصوفہ نے عرض کی کہ یہاں کا ماحول بہت اچھا تھا اور جلسہ کے سارے انتظامات ہی بہت اچھے تھے۔ مجھے بہت مزا آیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی رشیا کے بارہ میں پیشگوئی ہے کہ جماعت ریت کے ذروں کی طرح پھیلے گی۔ اب مجھے لگتا ہے کہ رشیا میں حرکت ہو چکی ہے اور جماعت کے پھیلنے کا آغاز ہو چکا ہے۔ آسمان پر احمدیت کا ستارہ حرکت میں ہے۔ موصوفہ نے عرض کی کہ اب دل کرتا ہے کہ جلسہ پر بار بار آئیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ضرور آئیں اور بار بار آئیں اور اب یوکے جلسہ سالانہ پر بھی آئیں۔

رشین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات 8 بجکر 51 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے۔

## البانیہ کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک البانیہ (Albania) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

البانیہ سے امسال جلسہ جرمنی کے لئے 61 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جن میں سات خواتین اور ایک بچہ بھی شامل تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے تعارف حاصل کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔

❁ ...... وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ میں ٹیچر ہوں اور پہلی دفعہ جلسہ میں شمولیت کر رہا ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ کس قسم کا پروگرام ہونے والا ہے۔ یہاں اتنی بڑی تعداد اور وہ بھی اتنی منظّم اور پرسکون کہ میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اتنا بڑا مجمع ہو تو لوگ لڑتے رہتے ہیں لیکن میں نے کسی کو لڑتے نہیں دیکھا۔ میں مردوں کی طرف بھی گئی اور خواتین کی طرف بھی گئی لیکن کوئی لڑائی نظر نہ آئی۔ میں اور میری بیٹی بہت متاثر ہوئی ہیں۔

❁ ...... البانیہ کے ایک دوست Muharrem Xhepa (مُحرّیم جَیْ پَانے صاحب) نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں پہلی دفعہ آیا ہوں، جلسہ کے انتظامات غیر معمولی تھے۔ یا خلیفۃ المسلمین! یہ امر میرے لئے انتہائی اعزاز کا حامل ہے کہ خاکسار اپنے بیٹے اور بہو کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہے۔ خاکسار اپنے اہل و عیال کی طرف سے حضور کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے اور اپنے پُرخلوص نیک جذبات پیش کرتا ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں، لیکن خاکسار درخواست کرنا چاہتا ہے کہ حضور وقت نکال کر البانیہ تشریف لائیں۔

موصوف نے کہا: یہاں آکر میرے جذبات بدل گئے ہیں اور میں بہت خوش ہوں۔ میں نے قبل ازیں البانیہ کے جلسہ میں بھی شمولیت کی تھی، لیکن یہاں آکر میں نے دل سے جماعت کو قبول کر لیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا آپ کے جذبہ کو زندہ رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ مجھے البانیہ آنے کی دعوت دے رہے ہیں، پہلے وہاں سودوسو آدمی کی جماعت تو بنالیں۔

❁ ...... ایک خاتون Lindita Kosturu (لِنْ ڈیْتا کوْستُوڑی صاحبہ) نے بتایا کہ: جلسہ کے انتظامات ہر لحاظ سے مکمل تھے اور اُن میں کوئی خامی نہیں تھی۔ میں مَردوں کے حصہ میں بھی گئی اور خواتین کے حصہ میں بھی، لیکن ہر جگہ تمام انتظامات ہر لحاظ سے بہترین نظر آئے۔

❁ ...... ایک دوست Ervin Xhepa (اَیرْوِیْن جَیْپَا صاحب) اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ یہ دونوں law کے شعبہ سے منسلک ہیں۔ تاہم ان کی اہلیہ نے جلسہ میں شمولیت سے پہلے بیعت نہیں کی تھی لیکن الحمدللہ جلسہ میں شامل ہو کر اور حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران ہی انہوں نے قبول احمدیت کا اعلان کیا۔

موصوفہ نے بیان کیا کہ جلسہ سالانہ کے تجربات نہایت غیر معمولی تھے۔ جس محبت، اخلاص اور بے لوث خدمت کا مظاہرہ انہوں نے دیکھا ہے، اُس کا میرے دل پر غیر معمولی اثر ہوا ہے۔

موصوفہ کے متعلق جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو علم ہوا کہ انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک وکیل کو قائل کرنے کیلئے دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے آپ کے خاوند کو چاہئے کہ آپ کو قوی دلائل کے ساتھ قائل کریں۔ خاوند کی دلیل زیادہ فوقیت والی ہونی چاہئے۔ اس پر موصوفہ نے کہا کہ میرے خاوند نے احمدیت کے سلسلہ میں مجھے بہت تبلیغ کی ہے اور میں کافی عرصہ سے اپنے دل میں احمدیت قبول کر چکی تھی۔ یہاں آکر بہت اثر ہوا ہے اور آج میں کامل یقین سے اور صدق دل سے اقرار کرتی ہوں کہ میں احمدی ہوں اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوتی ہوں۔ یہ کہتے ہوئے وہ مسلسل رو رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے خاوند کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی پریکٹس کے ایک کیس کی آمد کا دس فیصد حصہ اپنی بیوی کو اس کے احمدی ہونے کی خوشی میں تحفہ دیں۔

❁ ...... ایک دوست نے عرض کیا کہ میں ٹیچر ہوں اور جلسہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ یہاں کی مہمان نوازی اور خلوص نے میرے دل کو جیت لیا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ایسے جذبات کو محسوس کیا ہے۔ آئندہ سال میں انشاءاللہ مزید دوستوں کو ساتھ لے کر آؤں گا۔

❁ ...... ایک دوست Ibrahim Turshilla (ابراہیم تُرشِلاَّ صاحب) نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے دوران ہی جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔

موصوف نے بتایا: میں ایک لمبے عرصہ سے جماعت سے متعارف ہوں اور جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتا رہتا ہوں، لیکن میں نے کبھی بیعت نہیں کی۔ گو کہ میں نے یہ فیصلہ کرنے میں کافی دیر کی ہے لیکن ابھی بھی میرے پاس وقت ہے۔ اس لئے آج میں پورے یقین کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخلص اور باعمل احمدی بنائے اور اُن احمدیوں جیسا بنائے جنہیں میں نے جلسہ سالانہ جرمنی کے دوران خدمت اور قربانیاں کرتے دیکھا ہے۔ بے شک جماعت احمدیہ کا پیش کردہ اسلام ہی حقیقی اور سچا اسلام ہے۔ جس صداقت کو جماعت پیش کرتی ہے وہ ہر لحاظ سے غالب ہے اور جماعت سچی ہے۔ مجھے جلسہ کے ماحول میں ایک غیر معمولی روحانیت کو محسوس کرنے کا موقعہ ملا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ایک مخلص احمدی بنوں گا اور ان احمدیوں کی طرح بنوں گا جن کو یہاں خدمت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے یہاں یہ دیکھا ہے کہ تمام انتظامات رضاکارانہ تھے۔ احمدی نوجوانوں کا یہ حوصلہ، یہ جوش اور عزم اور کامل اطاعت اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے۔

❁ ...... البانین وفد میں شامل ایک دوست Hatem Nako (ہاتِیم نَاکو صاحب) اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ موصوف نے جلسہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے جلسہ میں آنے سے پہلے اندازہ نہیں تھا کہ یہ کس قسم کی تقریب ہوگی، مگر یہاں آکر مجھے خوش خلقی، مہمان نوازی اور حسن سلوک کے اعلیٰ اخلاق دیکھنے کا موقع ملا۔ میری خواہش ہے کہ آئندہ سال میں اپنے دوسرے دوستوں کو بھی اس روحانی جلسہ میں لے کر آؤں۔

❁ ...... ایک خاتون Mimoza Koxhaj (میمَوزَا کوْجَائے صاحبہ) نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا یہاں آنے سے قبل مجھے اندازہ نہ تھا کہ یہ جلسہ کس نوعیت کا ہے۔ لیکن یہاں آکر جلسہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ پیار، محبت، آشتی اور مہمان نوازی کے بے مثال نمونے دیکھنے کو ملے۔ جلسہ کے جملہ انتظامات ہر لحاظ سے مثالی اور مکمل تھے۔

ملاقات کے دوران موصوفہ نے کہا کہ چونکہ میں Economist ہوں اس لئے ہر چیز کو بہت باریکی سے دیکھتی ہوں اور اُس کا محاسبہ کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ آپ کی محبت اور اخلاص سے ہی مجھے حوصلہ ہؤا ہے کہ عرض کروں کہ جلسہ کے دوران کھانے کا ضیاع ہوتا ہے۔ جہاں انتظامات میں اس قدر بہتری ہے تو وہاں اس نقصان کو بھی ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسہ کے انتظامات بہت بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اس قسم کی کمیوں کا ہونا عین ممکن ہے۔ لوگوں کی عادات بھی ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ بعض روٹیوں کے کنارے چھوڑ دیتے ہیں تو بعض دیگر کچی روٹی دیکھ کر اُس کا کچھ حصہ پھینک دیتے ہیں۔ بہرحال کوشش کی جاتی ہے کہ کھانا ضائع نہ ہو اور بچے ہوئے کھانے کو سنبھالا جائے۔ ہمیں خوراک کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے اور ان غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے جن کو کھانا نہیں ملتا۔

حضور نے موصوفہ کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ نے ہماری کمزوری کی طرف توجہ دلا دی ہے۔ اسی طرح اصلاح ہوتی ہے۔ نیز فرمایا کہ میں ہمیشہ احباب جماعت کو اُن کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں، کیونکہ اسی طریق پر اصلاح ہوتی رہتی ہے۔

البانیہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچے کو چاکلیٹ عطا فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں مکرم امیر صاحب جماعت کینیڈا مکرم ملک لال خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مختلف معاملات پیش کر کے رہنمائی حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## اعلانات نکاح میں شمولیت

بعد ازاں نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے 20 نکاحوں کا اعلان کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)


RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء

# قومی اصلاح انفرادی اصلاح سے وابستہ ہے

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

﴿یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُون﴾ (آل عمران: 103)

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسے اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

..........

جیسے قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے، ریزہ ریزہ سے بڑے پہاڑ بنتے ہیں، پتّہ پتّہ اور بوٹا بوٹا مل کر گلشن بنتا ہے اسی طرح افراد مل کر قوم بناتے ہیں۔ کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی اور عظمت و استحکام میں اُس قوم کے افراد ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جہاں اس حقیقت سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ کسی قوم کو اوج ثریا پر پہنچانے میں اس کے افراد کلیدی کردار ادا کرتے ہیں وہاں یہ بات بھی مُسلّم ہے کہ کسی قوم کو تنزّلی کی گھاٹیوں میں گرانے کے ذمہ دار بھی اس کے افراد ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہنا بجا ہے کہ قوموں کی تعمیر اور اصلاح، افراد کی تعمیر اور اصلاح کے بغیر ناممکن ہے۔ اور قومی انقلاب انفرادی انقلاب سے وابستہ ہے۔ اور انفرادی اصلاح کے بغیر قومی اصلاح کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

دنیا کی بگڑی سے بگڑی اقوام میں بھی کچھ اچھے افراد ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن ملّی اور قومی اصلاح محض چند افراد کی اصلاح سے نہیں ہوسکتی۔ بلکہ قومی اور جماعتی اصلاح کا نظارہ دیکھنے کے لئے ہر فرد کو اپنی اصلاح کر کے قومی اصلاح کے کام میں اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ رسّہ کشی کا مقابلہ ہوتا ہے۔ اگر ایک فریق میں 10 لوگ شامل ہوں اور ان میں سے دو تین کے علاوہ باقی زور نہ لگائیں، یا ہاتھ تو لگائیں لیکن پوری جان سے زور نہ لگائیں تو ایسے فریق کے جیتنے کا کیا امکان ہو سکتا ہے؟ کامیابی اسی صورت ممکن ہے کہ ان میں سے ہر فرد اپنا پورا زور لگائے، اپنا حصہ ڈالے اور حق ادا کرے۔ پھر مجموعی نتیجہ نکلے گا۔ یہی حال قومی اصلاح کا ہے۔

اس مضمون کو قرآن کریم نے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلاَ تَفَرَّقُوْا (آل عمران: 104) کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ یعنی قومی ترقی اور اصلاح کے لئے متفرق ہو کر کوششیں کرنے کی بجائے جب ایک امام کی اقتدا میں، ایک نظام کے تحت، ایک ہی رسّی کو پکڑ کر، ایک ہی جہت میں، سب مل کر زور لگائیں گے تو پھر ہی مجموعی طور پر اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ کا مقام حاصل ہوسکتا ہے اور پھر ہی قومی طور پر وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْن کی منزل تک رسائی ہوسکتی ہے۔

..........

انفرادی اور قومی اصلاح کے بہت سے پہلو ہیں اور اس مہم کو سر کرنے کے لئے بہت سے امور کی ضرورت ہے۔ اس مختصر وقت میں سب کا بیان تو ممکن نہیں ہے لیکن بعض بنیادی چیزیں ہیں جن کے بغیر اصلاح کا دعویٰ فضول ہے۔

ان میں سب سے پہلے ایمان ہے۔ قرآن کریم میں بار بار آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَات کے الفاظ سے عمل صالح کو پختہ ایمان کے ساتھ باندھ کر جنتوں کے وعدے کئے گئے ہیں۔ اور پختہ ایمان کی کچھ علامات اور برکات ہیں۔ پختہ ایمان کی ایک برکت یہ ہے کہ اس سے اصلاحِ نفس اور نیکیوں کی راہ پر قدم مارنے کے لئے مضبوط قوتِ ارادی حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح پختہ ایمان کے طفیل عظیم الشان قوتِ عملی عطا ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’انسان کے دل میں اگر پختہ ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق ہو تو ......کوئی مشکل ایسی نہیں رہتی جو آسان نہ ہوجائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ ایمان لائے ان میں چور بھی تھے، ان میں ڈاکو بھی تھے، ان میں فاسق وفاجر بھی تھے، وہ ماؤں سے نکاح بھی کر لیتے تھے۔ ...... اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے۔ پھر وہ جواری تھے، شراب خور تھے اور شراب پینے میں اپنی تمام عزتیں سمجھتے تھے۔ وہ ایک دوسرے پر اگر فخر کرتے تو اسی بات پر کہ میں اتنی شراب پیا کرتا ہوں۔ وہ ایسے جواری تھے کہ...... جب کسی نے اپنی بڑائی کا اظہار کرنا ہوتا تو کہتا کہ میں وہ ہوں کہ جو اپنا تمام مال جُوئے میں لٹا دیتا ہوں ...... یہ ان کی ایمان سے قبل کی حالت تھی۔ مگر جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ (اور ان میں قوت ارادی پیدا ہوگئی) ۔تو انہوں نے نہایت قوی اور مضبوط دل سے فیصلہ کر لیا کہ اب ہم خدا کے فیصلہ اور اس کے احکام کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ یہ فیصلہ انہوں نے اتنی مضبوطی، اتنی پختگی اور اتنے زور کے ساتھ کیا کہ اس مضبوطی کے مقابلہ میں ان کے اعمال کی کمزوریاں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ ٹھہر سکیں۔......قوت ارادی نے ان کے اعمال کی کمزوری کو اس طرح پرے پھینک دیا جیسے ایک تنکا تند سیلاب کے آگے بہہ جاتا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

صحابہ کے ایمان کی یہی وہ قوت تھی کہ جو ہر قسم کے نشے اور بُری عادت پر غالب آ گئی۔ اور وہ جو کبھی بے قیمت گوبر کے ٹکڑے کی طرح تھے قوتِ ارادی اور ایمان کی دولت سے سونے کی ڈلیوں میں بدل گئے۔ اور وہ جو گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہوئے تھے وہ آسمانِ ہدایت کے درخشندہ ستارے بن گئے۔

اصلاح کے لئے ایسے ہی ایمان کی ضرورت ہے۔ جس میں انسان محبت الٰہی میں ایسی غیر معمولی ترقی کر جاتا ہے کہ خدا کے مقابل پر ہر چیز کی نفی ہوجاتی ہے اور اصلاح اعمال کی ایسی مثالیں قائم ہوتی ہیں جو تمام دنیا کے لئے نمونہ بن جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’اعتقادی رنگ میں ہم نے دنیا پر اپنا سکّہ جمالیا ہے مگر عملی رنگ میں اسلام کا سکّہ جمانے کی ابھی ضرورت ہے۔‘‘

(بحوالہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 29-11-2013)

ایسے عملی نمونے پیدا کرنے والا ایمان الٰہی نشانات سے پیدا ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے نشانات سے بھری پڑی ہے۔ اپنے اور اپنے گھر والوں اور دیگر افراد جماعت کے ایمان کی پختگی کے لئے ایسے نشانات کو بار بار پڑھنے اور بار بار ان کا تذکرہ کرنے کی ضرورت ہے۔

..........

انفرادی وقومی اصلاح کے لئے ایمان کے بعد سب سے اہم اور ضروری امر اِقَامَةُ الصَّلاة ہے جس پر ایمان کی ساری عمارت قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اَقِیْمُوا الصَّلاة کے الفاظ سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور بدیوں کے خلاف ایک ڈھال ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز ان ستونوں میں سے ایک ہے جن پر دین کی عمارت قائم ہے۔ اور نماز مومن کا معراج ہے جو اسے برائیوں سے بچا کر ایسا پاک صاف اور صالح بنا دیتی کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے کے مقام پر جا پہنچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’نماز ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں (یعنی نماز میں) کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔‘‘

(البدر، جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 27)

خلاصہ یہ کہ ہر قسم کی اصلاح کے لئے نماز بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’نماز دین کا ستون ہے۔ عمارت کی مضبوطی ستونوں سے قائم ہوتی ہے۔ پس جن نمازوں کے ستونوں پر ہمارا دین قائم ہے اس کی حفاظت انتہائی اہم ہے ورنہ دین میں دراڑیں پڑنے کا خدشہ ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2008ء)

آپ نے فرمایا: ’’نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں بلکہ پانچ نمازیں...... پانچ نمازیں تو وہ سنگ میل ہے جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہونا ہے۔ پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ: تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ لہٰذا اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی ہم اپنی اس شناخت کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟!

(خلاصہ از خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 2008ء)

کیا ہم نماز کو اُن شرائط کے مطابق ادا کر رہے ہیں جو اسے قبولیت کے درجہ تک لے جاتی ہیں؟ اور جن کے التزام سے انسان حدیث نبوی کے مطابق ایسے محسوس کرتا ہے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم خدا اسے دیکھ رہا ہے؟

اگر ہماری نمازیں بدیوں اور بے حیائیوں سے نہیں روک رہیں، اور اگر وہ تزکیۂ نفس اور قربِ الٰہی کا موجب نہیں بن رہیں تو پھر اس راہ میں حائل رکاوٹوں کو تلاش کر کے انہیں دُور کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک کوٹھا ہزار من گندم سے بھرا ہوا خالی ہوگیا۔ اگر چوہے اس کو نہیں کھا گئے تو وہ کہاں گیا؟‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 88)

اگر برس ہا برس کی نمازوں کی برکتیں نہیں مل رہیں تو ہمیں سوچنا پڑے گا کہ وہ کون کون سی کمزوریوں، بیماریوں اور برائیوں کے چور ہیں جو ان برکات کو چراتے اور اس خزانے کو لوٹتے جا رہے ہیں۔

..........

اصلاح اعمال کا ایک بہت ہی بنیادی اور اہم ذریعہ سچائی پر کاربند ہونا ہے۔ دراصل یہ بھی پختہ ایمان کا ایک ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سچائی پر قائم ہونے والوں کے ساتھ اصلاح اعمال کا خود وعدہ فرماتا ہے۔ فرمایا: قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ۔ (الاحزاب: 71) یعنی تم سچائی اور قول سدید پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ تو وہ خدا خود تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے سارے کام درست کر دے گا۔ آپ نے اس شخص کی مثال تو سنی ہوئی ہوگی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ کیا اور پھر اس کی وجہ سے وہ تمام برائیاں چھوڑنے میں کامیاب ہوگیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف خود سچائی کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں بلکہ انہی خطوط پر اپنے صحابہ کی تربیت فرمائی۔ آپ کے صحابی سید حامد علی شاہ صاحبؓ سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ملازم تھے۔ ایک دفعہ آپ کے لڑکے کے ہاتھوں ایک شخص قتل ہوگیا۔ ڈپٹی کمشنر نے پوچھا کیا واقعی آپ کے لڑکے نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں تو وہاں موجود نہ تھا لیکن سنا ہے کہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اپنے لڑکے کو بلا کر پوچھا اور بات درست ہونے پر آپ نے فرمایا کہ سچی بات کا اقرار کرلو۔ لوگوں نے کہا کیوں اپنے جوان لڑکے کو پھانسی لٹکوانا چاہتے ہو؟ مگر آپ نے فرمایا کہ اس دنیا کی سزا سے اگلی دنیا کی سزا زیادہ سخت ہے۔ اس واقعہ میں مقتول کی زیادتی تھی جس پر لڑائی ہو گئی۔ لڑکے نے اُسے مُکّہ مارا اور وہ مرگیا۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس مجسٹریٹ کے پاس مقدمہ تھا اسے معاملہ کی حقیقت معلوم ہوگئی اور اُس نے خود ہی پولیس کے گواہوں پر ایسی جرح کی کہ اُس لڑکے کی بریّت ثابت ہوگئی۔ یہ اصلاح نفس کا کیسا حسین نمونہ ہے جہاں ایسے رشتوں کے بارہ میں گواہی دیتے ہوئے بڑے بڑے بھی ڈگمگا جاتے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ صحابی نہ صرف خود اپنے بیٹے کے خلاف سچی گواہی دیتے ہیں بلکہ اس کی بھی ایسی تربیت کی ہے کہ وہ بھی اپنے خلاف گواہی دینے پر بھی تیار ہوجاتا ہے۔ آج بھی ان نمونوں کی اشد ضرورت ہے، آج بھی انفرادی اصلاح کے راستے میں آنے والی ان روکوں کو جڑھ سے اکھاڑ پھینکنے اور اعلیٰ عملی مثالیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

..........

انفرادی اصلاح کے لئے ایک اور اہم امر انفاق فی سبیل اللہ یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اس کا مطلب صرف مال خرچ کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے مراد ہر استعداد کو خدا کی رضا کے لئے خرچ کرنا ہے۔ اور انفرادی اور قومی اصلاح کے مضمون میں تو انفاق فی سبیل اللہ کا مطلب یہ ہوگا کہ فَاتَّقُوْا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پر عمل کیا جائے۔ یعنی انفرادی سطح پر اصلاح کے لئے جو کچھ کوئی کر سکتا ہے وہ کرے اور اپنی استعداد کے مطابق اصلاح کی اس مہم میں اپنا حصہ ڈالے۔

صحابہ کرام نے اس راز کو خوب سمجھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس کے بے مثال نمونے دکھائے۔ جس کے پاس مال تھا اس نے مال خرچ کیا۔ جو بہادری کے جوہر دکھا سکتا تھا اس نے جان نچھاور کردی اور ہر ایک نے اپنی استعدادوں کے مطابق نفس کی اصلاح کے جہاد میں، روحانی مدارج کے حصول میں، اور صدق ووفا اور ایثار میں اعلیٰ مثالیں رقم کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن کر وہ صحابی گھر میں نہیں بیٹھا رہ گیا جس کے پاس سوائے سیر یا سوا سیر جَو کے اور کچھ نہ تھا۔ بلکہ جو کچھ استطاعت میں تھا اسے پیش کرنے کے لئے حاضر ہوگیا۔ ان صحابہ میں بعض ایسے بھی تھے جو بیمار تھے، نہ ان کے پاس انفاق فی

سبیل اللہ کے لئے مال تھا نہ صحت۔ لیکن انہوں نے انفاق کے معانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے تھے۔ لہٰذا جب بھی مسلمان کسی غزوہ میں جاتے تو یہ لوگ پیچھے بستروں پر پڑے ان کے لئے دعائیں کرتے رہتے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے خدا کی راہ میں جانیں قربان کرنے والو! مت خیال کرو کہ خدا کے انعامات کے تم ہی وارث ہو بلکہ تمہارے ایسے بھائی بھی ہیں جو بظاہر ان کٹھن منزلوں سے نہیں گزرے لیکن وہ تمہارے ساتھ ہیں اور تمہارے ثوابوں میں حصہ دار ہیں کیونکہ ان کی محرومیاں دعاؤں میں ڈھل رہی ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ تو ثواب دل کی حالت پر دیتا ہے۔

اس مضمون کو سمجھانے کے لئے بچوں کی کتب میں ایک مثال دی جاتی ہے کہ ایک جنگل میں آگ لگ گئی اور جنگل کے تمام جانوروں کو آگ بجھانے کے لئے آنے کا حکم ہوا۔ آنے والوں میں ایک چڑیا بھی تھی جو اپنی چونچ میں پانی کا ایک قطرہ لائی اور اسے آگ پر گرا دیا۔ کسی نے کہا کہ تمہارا لایا ہوا یہ ایک ننھا سا قطرہ جنگل کی آگ کیونکر بجھا پائے گا؟ چڑیا نے جواب دیا کہ مجھے معلوم ہے کہ جنگل کی آگ کے سامنے میرے اس قطرے کی کوئی حقیقت نہیں لیکن میں کم از کم یہ تو کہہ سکوں گی کہ اس کے بجھانے کے لئے جو کچھ مجھ سے ہو سکتا تھا وہ میں نے کیا۔

آج اسلام کے وجود کو مٹانے اور اس کے سرسبز باغ کو جلانے کے لئے شیطانی طاقتوں نے بے شمار برائیوں اور بے حیائیوں کی آگ بھڑکائی ہے۔ آج شیطان اپنے تمام لاؤ لشکر کو لے کر آخری جنگ کے لئے میدان میں اترا ہے جس کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔ اور آج ہم سب نے مل کر اسلام کو غالب کرنے کے لئے زور لگانا ہے۔ یہ مقابلہ جنگی میدانوں میں نہیں ہوگا۔ یہ معرکہ تلواروں اور نیزوں اور بندوقوں سے نہیں لڑا جائے گا بلکہ یہ عبادتوں، دعاؤں اور اصلاح نفس کے ہتھیاروں سے سر ہوگا اور یہ جنگ نیک نمونے دکھا کر فتحِ قلوب سے جیتی جائے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک اپنا حصہ ڈالے، جس سے جو بن پڑتا ہے وہ کرے۔ اور جو کچھ نہیں کر سکتا وہ بستر پر پڑا دعائیں کر کے اس مہم میں شامل ہو۔ یاد رہے کہ شیطان اور شیطانی طاقتوں کے ساتھ اس جنگ کا سب سے بڑا اور قوی ہتھیار انفرادی اصلاح ہے جس کی طرف مسیح محمدی کا خلیفہ آپ کو بلا رہا ہے۔ اور اس جنگ کو جیتنے کے لئے ہر ایک فردِ جماعت کو اس مہم میں شامل ہو کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

.................................

انفرادی اصلاح کا ایک اور بڑا ذریعہ اپنی مسلسل نگرانی اور اپنی حالت کا جائزہ لینا بھی ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے تقریباً ہر خطبہ اور خطاب میں بار بار یہ سنا ہوگا کہ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ یہ الفاظ اپنے اندر معانی کا ایک جہان لئے ہوئے ہیں۔ ذرا غور فرمایئے کہ جو جائزہ نہیں لیتا اسے اپنے گناہوں کا پتہ نہیں لگے گا اور اپنی کمزوریوں کا احساس نہیں ہوگا۔ اور جب تک کمزوریوں کا احساس نہیں ہوگا اور اصلاح کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کا پتہ نہیں چلے گا تب تک اصلاح کا کام شروع نہیں ہو سکے گا۔ جائزے لینے پر معلوم ہوگا کہ بعض میں علمی کمزوری ہے۔ وہ جسے چھوٹے گناہ سمجھتا ہے اور ان کو کر لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتا وہ دراصل بڑے بڑے گناہوں کا سبب بن رہے ہیں۔ بعض دیکھیں گے کہ ان کی اصلاح میں قریبی رشتے حائل ہو رہے ہیں جن کی خاطر ان سے برائی سرزد ہو جاتی ہے۔ اور بعض قریب کے زمانے میں یا فوری ملنے والے فوائد کی خاطر، ایمان کے تقاضوں کو پسِ پشت ڈال کر اخلاقی گراوٹ یا برائی میں گرفتار ہو رہے ہوں گے۔ بعض دیکھیں گے وہ عبادتوں میں تو ٹھیک ہیں، چندہ بھی دیتے ہیں لیکن گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ ان کا سلوک اچھا نہیں ہے۔ وہ وہاں اصلاح کریں گے۔ بعض عورتیں دیکھیں گی کہ وہ چندہ بھی دیتی ہیں، اخلاق بھی اچھے ہیں، عبادتیں بھی کر رہی ہیں لیکن پردہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ اس کی اصلاح کریں گی۔ الغرض جائزہ لینے سے ہر ایک کو اصلاح میں حائل رکاوٹوں کا علم ہوگا، اپنی کمزوری کا پتہ چلے گا اور پھر اس کمزوری کی اصلاح کی فکر پیدا ہوگی۔

.................................

بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ بظاہر انسان خود کو بالکل ٹھیک سمجھتا ہے لیکن جب ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو وہ معائنہ کرتے ہی کہتا ہے کہ تمہاری حالت تو خطرے میں ہے اور فوراً اُسے آپریشن تھیٹر میں بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اپنے اعمال اور اپنی حالتوں کے جائزے لینے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ روحانی طبیب کے پاس جائیں جو کہ خلیفۂ وقت ہے۔ اس طبیب سے استفادہ کا بہترین طریق یہ ہے کہ حضور انور کے خطبات کو سن کر ہر ایک اگر خود کو اس کا مخاطب سمجھے تو اسے پتہ چل جائے گا کہ کہاں کہاں اس کی اصلاح ہونے والی ہے۔ اور اس کے لئے کس اقدام کی ضرورت ہے۔

.................................

اپنی حالتوں کے جائزے لینے کے علاوہ حضور انور بکثرت اس جملہ کو بھی دہراتے ہیں کہ اپنے معیار اونچے کریں۔ اس جملہ سے دراصل آپ یہی اشارہ فرماتے ہیں کہ تمہاری ترقی اور اصلاح کا عمل کسی مقام پر رُک نہ جائے۔ ہر وقت اصلاح کے اگلے مرحلہ میں جانے اور نیکیوں کی اگلی منزل عبور کرنے کی فکر کریں۔ اصلاح نفس، نیکی، تقویٰ اور روحانی ترقی کی منازل کی انتہا نہیں۔ اس لئے کہیں یہ سمجھ کے نہ بیٹھ جانا کہ میں نے تو سب کچھ حاصل کر لیا ہے اور اب کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دو جملے (یعنی اپنے جائزے لیں اور اپنے معیار اونچے کریں) انفرادی اصلاح کی مہم کا نچوڑ ہیں اور ایک رنگ میں تقویٰ کے مضمون کا خلاصہ ہیں، جو یقیناً خدا تعالیٰ کی خاص مشیت سے خلیفۂ وقت کی زبان مبارک سے ادا ہو رہے ہیں اور ہمیں دعوت عمل دے رہے ہیں۔ ہر خطبہ اور خطاب میں ان جملوں کے تکرار کے ساتھ خدا کا مقرر فرمودہ خلیفہ ہمیں اپنی اپنی اصلاح کی طرف بلا رہا ہے اور جب تک ہم میں سے ہر ایک اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے، اس میدان میں اپنا سب کچھ صَرف نہیں کر دیتا تب تک قومی اصلاح کا رنگ پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں مقناطیس کے ان ٹکڑوں کی طرح بننا چاہئے جو اگرچہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں لیکن جب مل جائیں تو بہت بڑی طاقت بن جاتے ہیں۔ ہمیں اصلاح نفس اور برائیوں کے چنگل سے رہائی کے لئے کبوتروں کی اس مثال سے سبق سیکھنا چاہئے جو شکاری کے جال میں پھنس گئے اور پھر جب ان میں سے ہر ایک نے زور لگایا تو وہ جال کو ہی اڑا لے گئے۔ اس میدان میں آگے قدم بڑھانے کے لئے ہمیں ان صحابہ کی مثال کو مدّ نظر رکھنا چاہئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنتے ہی شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔ اس ضمن میں ہمیں مسیح محمدی کے ان صحابہ کی مثالیں بھی یاد کر لینی چاہئیں جنہوں نے امام الزمان کے ایک ارشاد پر حقّے توڑ دیئے۔ اور وزیر آباد کے ایک صحابی نے تو عجیب نمونہ دکھایا۔ ان کو اپنے جوان بیٹے کی وفات کے روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط ملا کہ لنگر کے اخراجات میں کمی کو پورا کرنے کے لئے فوری طور پر مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ یہ خط پڑھ کر اس صحابی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ حضور! آج میرے جوان بیٹے کی وفات ہوئی ہے۔ میں نے اس کے کفن دفن کے لئے 200 روپیہ الگ کیا تھا۔ لیکن آپ کا خط ملنے کے بعد میں وہ ساری رقم لنگر کے اخراجات کے لئے بھجوا رہا ہوں اور اپنے بیٹے کو انہی کپڑوں میں دفن کرتا ہوں جن میں اس نے وفات پائی ہے۔

امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آج بھی اپنے جائزے لیتے ہوئے نیکیوں میں سبقت لے جانے اور برائیوں کو جڑھ سے اکھاڑنے کے لئے ایسے ہی جذبہ اور ایسی ہی مثالیں رقم کرنے کی ضرورت ہے۔

.................................

انفرادی برائیوں کا اگر سدّ باب نہ کیا جائے تو وہ قومی برائیاں بن جاتی ہیں اور سب کو اس کا نقصان پہنچتا ہے۔ اس اہمیت کو واضح کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت سادہ، خوبصورت اور عام فہم مثال بیان فرمائی ہے کہ اگر ایک کشتی میں کچھ لوگ اوپر کی منزل پر سوار ہوں اور کچھ لوگ نیچے کی منزل پر۔ اور نیچے والے اوپر آ کر پانی لینے کی بجائے اگر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہمیں اوپر جانے کی کیا ضرورت ہے، ہم اپنی نچلی منزل میں ہی سوراخ کر کے پانی لے لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں اوپر کی منزل والے اگر ان کو نہ روکیں گے تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ انفرادی و قومی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عظیم کام ہے جو ایک نظام کا متقاضی ہے اور جماعت احمدیہ میں خلافت کے تابع یہ مربوط نظام ذیلی تنظیموں، مربیان اور عہدیداران کی شکل میں مضبوط بنیادوں پر استوار اور قائم ہے۔ یہ نظام اسی وقت حقیقی رنگ میں فعّال ہو سکتا ہے جب خلیفہ وقت کے منہ سے بات نکلے تو ہر تنظیم کے تمام عہدیدار اس پیغام کو لے کر نکل پڑیں، خود بھی عمل کریں اور ماحول میں بھی اس کی تاثیر پھیلا دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتی کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پا لے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 29/مئی 2015ء)

نیز آپ نے فرمایا کہ عہدیداران اپنی اصلاح کر کے افرادِ جماعت کے لئے نمونہ بنیں۔ ان کو ساتھ لے کر چلیں اور جواُن میں سے کمزور ہیں ان کا سہارا بنیں، اور ان کے لئے وہ پلستر ثابت ہوں جو ہڈی کو جوڑنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کچھ عرصہ ساتھ لگے رہنے کی وجہ سے ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے کا موجب بنتا ہے۔

(خلاصہ از خطبہ جمعہ فرمودہ 17.01.2014)

.................................

انفرادی اصلاح کا سب سے بڑا وسیلہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا زرّیں اصول ہے۔ حضور انور کے خطبات کو مستقل سننا اور ان کی روشنی میں اصلاحِ اعمال کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا ہی حقیقی اصلاح پیدا کر کے قربِ الٰہی کے راستے کھولتا ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہمیشہ اپنے خطبات و خطابات میں برائیوں سے بچنے، عملی حالتوں کو بہتر بنانے اور نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے خلیفۂ وقت کے ارشادات پر عمل کی روشن مثالیں موجود ہیں۔ حضور انور نے جب ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ منگنی وغیرہ کے موقعہ پر بڑے کھانے بنوائے جاتے ہیں اور فضول خرچی کی جاتی ہے۔ ایسے کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اسی دن ایک خاندان کی منگنی کی تقریب تھی جب انہوں نے خلیفۂ وقت کی نصیحت سنی تو سادگی کے ساتھ منگنی کی رسم ادا کر دی اور سارا پکا ہوا کھانا دارالضیافت کو بھجوا دیا۔ یہی نہیں بلکہ دو عرب دوست اکٹھے بیٹھ کر حضور انور کا ایک خطبہ سن رہے تھے، اس میں حضور انور نے سگریٹ نوشی ترک کرنے کی نصیحت فرمائی۔ خطبہ ختم ہوا تو دونوں نے سگریٹ کی ڈبیاں توڑ مروڑ کر دُور پھینک دیں اور پھر آج تک سگریٹ نوشی کے قریب نہیں گئے۔ مسیڈونیا کے ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا کہ ان کی اہلیہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئیں۔ جب اُس نے پردہ کے بارہ میں حضور انور کا لجنہ میں خطاب سنا تو حجاب لینا شروع کر دیا اور اب باقاعدہ پردہ کرتی ہیں۔

(ملخص از خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 03/اپریل 2015ء)

دسمبر 2013 سے فروری 2014 تک کے خطبات جمعہ میں حضور انور نے بطور خاص انفرادی اور قومی اصلاح اور اس میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے مفصل ذرائع بھی بیان فرمائے۔ انفرادی اور قومی اصلاح کے لئے یہ خطبات ایک مکمل پیکیج ہیں۔ ان پر عمل کی ایک مثال خود حضور انور نے بیان فرمائی کہ عملی اصلاح کے خطبات کے نتیجے میں بوسنیا میں خصوصاً نماز فجر کی حاضری غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ اس ملک میں برفباری اور شدید سردی کے باوجود بعض نئے احمدیوں نے چالیس چالیس میل سفر کر کے نہ صرف خود بھی نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد میں آنا شروع کر دیا بلکہ اپنے ساتھ اپنے دوستوں کو بھی لانے لگ گئے۔ (ملخص از خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 03/اپریل 2015ء)

یہ انفرادی مثالیں ہر فرد تک پھیلیں گی تو قومی رنگ پیدا ہوگا۔ جب ایک دو نہیں بلکہ ہر فرد ایسا نمونہ دکھائے گا تو پھر سونے پہ سہاگہ اور موتیوں میں دھاگہ والی بات ہوگی اور پھر ہی دنیا کے سامنے ملّی اصلاح کا ایسا نظارہ پیش کیا جا سکے گا جس سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

.................................

امام کی آواز سننا اور پھر اس پر اپنی پوری قوت سے لبیک کہنا انفرادی اصلاح کی مہم کی کامیابی کی بنیادی کل ہے۔ خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کرتے ہوئے آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کا عہد انفرادی اصلاح کے ہر مرحلہ کو پار کرنے کا موجب ہوگا۔ لیکن یاد رہے کہ حقیقی اور کامل اطاعت غیر معمولی محبت اور جذبات کو چاہتی ہے۔ جس قدر محبت زیادہ ہوگی اسی قدر اطاعت والہانہ ہوگی۔ عشق و وفا اور اطاعت و محبت کی مثالیں عقل سے نہیں جذبات سے رقم کی جاتی ہیں۔ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس کی کیسی خوبصورت مثالیں نظر آتی ہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر جب بار بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ طلب فرمایا تو حضرت مقداد بن اسود انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! شاید آپ کا اشارہ بیعت کے وقت رکھی گئی اس شرط اور اس معاہدہ کی طرف ہے جس سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اگر مدینہ سے باہر لڑائی ہوگی تو ہم اس معاہدہ کے پابند نہیں ہوں گے۔ لیکن یا رسول اللہ! جب ہم نے وہ معاہدہ کیا تھا اس وقت ایمان ابھی ہمارے دل میں داخل نہیں ہوا تھا۔ مگر آج ہمارا وہ عقلی تعلق محبت کے تعلق سے بدل گیا ہے۔ اس لئے اب شرطوں کا کوئی سوال ہی نہیں۔ یا رسول اللہ! سامنے سمندر ہے آپ ہمیں

حکم دیجئے تو ہم اس میں بلا دریغ کُود جائیں گے۔اور اگر دشمن سے مقابلہ ہوا تو یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہؤا نہ گزرے وہ آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اس واقعہ کو لکھنے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’جب تک تم جذبات کی کشتی میں نہیں بیٹھتے اس وقت تک تم حوادث اور طوفان سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ تمام انبیاء کی امتوں نے ایسا ہی کیا اور تمہیں بھی ایسا ہی کرنا ہوگا۔‘‘ (خطبات محمود خطبہ فرمودہ 19 دسمبر 1947ء لاہور)

پس اے فرزندان احمدیت، اور اے خلافت حقہ اسلامیہ کی اطاعت کا دم بھرنے والو! جبکہ خلیفۂ امام الزمان کے بارہ میں ہمارا ایمان ہے کہ:

ہے یہ معلوم کہ اس کی آواز
سلسلہ وار خدا سے آئی

تو پھر اب جذبات کی رو میں بہ جانے کا وقت آ گیا ہے۔ اب انفرادی اصلاح کے لئے امامِ وقت کے ارشادات پر دیوانہ وار عمل کرنے کا وقت ہے۔اب اپنی اخلاقی وروحانی اصلاح کے لئے اپنے عہدوں کو نبھانے کا وقت ہے۔اب اخلاص ووفا کا اقرار کرتے ہوئے یہ اعلان کرنے کا وقت ہے کہ اے امام الزمان کے خلیفہ برحق! انفرادی اصلاح کے تیرے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے ہم تیرے ہر ہر حکم پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ہم اخلاقی تبدیلیاں بھی پیدا کریں گے اور روحانی تبدیلیاں بھی پیدا کریں گے۔ہم اپنی اصلاح کی بھی کوشش کریں گے اور اپنے بچوں کی بھی اعلیٰ تربیت کریں گے، اور کبھی کوئی ایسی حرکت ہم سے سرزد نہیں ہوگی جس کی بنا پر جماعت پر حرف آئے اور کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیں گے جو مسیح موعود علیہ السلام اور اس کے خلیفہ اور اس کی جماعت کی بدنامی کا باعث ٹھہرے۔

..........................................

انفرادی اور قومی اصلاح کا مضمون ایک لا متناہی مضمون ہے۔اگر اس کی کوئی انتہا ہے تو وہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارفع واعلیٰ وکامل نمونہ ہے جس پر آپ فائز کئے گئے تھے۔اور جماعت کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے کے لئے اپنی پوری قوت اور استعداد کے ساتھ کوشش کرنے کی ضرورت ہے تب ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جماعت کا نظارہ پیش کرنے میں کامیاب ہوں گے جس کے قیام کا مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ’’وہ متقیوں کا بھاری گروہ بن کر دنیا پر نیک اثر ڈالیں‘‘ اور ’’اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردئ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں: ’’اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں۔......سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے......غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔‘‘

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 560 تا 563)

آج مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں آپ کا خلیفہ جماعت کی اصلاح طلبی کے کام کو سرانجام دے رہا ہے۔آج مسیح محمدی کا یہ خلیفہ ہماری تربیتِ باطنی کے لئے ہمہ تن مصروف ہے اور ہماری روحانی آلودگیوں کے ازالہ کی دن رات کوشش کر رہا ہے۔اور حدیث نبوی کے مطابق آگ پر گرنے والے پروانوں کو پکڑ پکڑ کر ہلاکتوں سے بچا رہا ہے۔پس ہم آخرین کے کیسے مبارک عہد میں پیدا ہوئے ہیں کہ آج مسیح محمدی کا یہ خلیفہ ہمارے آگے بھی لڑ رہا ہے اور ہمارے پیچھے بھی لڑ رہا ہے، ہمارے دائیں بھی لڑ رہا ہے اور ہمارے بائیں بھی لڑ رہا ہے اور ہر اس برائی کا راستہ بند کر دینا چاہتا ہے جو ہم تک پہنچ کر ہماری اخلاقی اور روحانی زندگی کو مکدّر کرنا چاہتی ہے۔

سو آئیں اور اس ماں باپ سے بڑھ کر محبت کرنے والے کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر اپنے آپ کو بھی ہلاکت سے بچائیں اور انفرادی اصلاح کرتے ہوئے، بہترین قوم کے بہترین فرد بن کر، اُس نئی زمین اور نئے آسمان کے بنانے میں اپنا کردار ادا کریں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وآخر دعوانا أنِ الحمد لِلّٰہ ربّ العالمین۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر پڑھا جانے والا

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لِقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے
یہی اک جوہرِ سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتّقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخرِ شانِ اَولیاء ہے
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بِینا خدا ہے
اگر سوچو ، یہی دارُالجزاء ہے
مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عشق ، مے اور جام تقویٰ
یہ دولت تُو نے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

## بقیہ: خلافتِ حقّہ
از صفحہ 9

وقت میں آئے گا کہ جب قرآن آسمان پر اُٹھ جائے گا۔ یعنی لوگ طرح طرح کے شکوک اور شبہات میں مبتلا ہوں گے اور اکثر روز جزا کی نسبت نہایت ضعیف الاعتقاد اور دہریہ کی طرح ہو جائیں گے اور وہ اپنی کلام اور معجزات اور نشانوں اور رُوحانی طاقت سے دوبارہ ان میں ایمان قائم کرے گا اور شبہات سے نجات دے گا۔ اور اپنے آسمانی حربہ سے بغیر کسی ظاہری جہاد کے مسیح الدّجال کی رونق کو مٹا دے گا۔**اور رُوح القدس کی پاک تاثیریں بغیر وسیلہ ہاتھوں کے دنیا میں پھیلیں گی۔اور حق بینی کی ٹھنڈی ہوا دلوں پر چلے گی اور صلحکاری اور امن اور بنی نوع کی محبت کے ساتھ ایک بھاری تبدیلی ظہور میں آئے گی۔**اور شیطان شکست کھائے گا۔اور رُوح القدس غالب ہوگا۔ ......**تریاقی ہَوا کا زہریلی ہوا سے ایک رُوحانی جنگ ہوگا۔ آخر تریاقی ہوا فتح پائے گی اور مسیح موعود صرف اس جنگِ روحانی کی تحریک کے لئے آیا۔ضرور نہیں کہ اُس کے روبرو ہی اس کی تکمیل بھی ہو۔ بلکہ یہ تخم جو زمین میں بویا گیا آہستہ آہستہ نشوونما پائے گا یہاں تک کہ خدا کے پاک وعدوں کے موافق ایک دن یہ ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔**اور تمام سچّائی کے بُھوکے اور پیاسے اس کے سایہ کے نیچے آرام کریں گے۔ دلوں سے باطل کی محبت اُٹھ جائے گی گویا باطل مرجائے گا۔اور ہر ایک سینہ میں سچّائی کی رُوح پیدا ہوگی۔اس روز وہ سب نوشتے پورے ہو جائیں گے جن میں لکھا ہے کہ زمین سمندر کی طرح سچائی سے بھر جائے گی۔ **مگر یہ سب کچھ جیسا کہ سنّت اللہ ہے تدریجاً ہوگا۔اس تدریجی ترقی کے لئے مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہیں بلکہ خدا کا زندہ ہونا کافی ہوگا۔یہی خدا تعالیٰ کی قدیم سنّت ہے اور الٰہی سُنّتوں میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔** پس ایسا آدمی سخت جاہل ہوگا کہ جو مسیح موعود کی وفات کے وقت اعتراض کرے کہ وہ کیا کر گیا۔ کیونکہ اگرچہ یکدفعہ نہیں مگر **انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا تدریجی طور پر بڑھنا شروع کرے گا اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا یہاں تک کہ ایک دائرہ کی طرح دنیا میں پھیل جائے گا۔وہ وقت اور گھڑی خدا تعالیٰ کے علم میں ہے جب یہ اکمل اور اتم تبدیلی ظہور میں آئے گی۔** جس طرح تم دیکھتے ہو کہ دجالیّت بھی یکدفعہ زمین پر نہیں پھیلی بلکہ اس کا بیج آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھولتا گیا۔ ایسا ہی آہستہ آہستہ سچائی کی طرف دنیا اپنی کروٹ بدلے گی۔ تماشا بینوں کی طرح یہ خیال نہیں رکھنا چاہیئے کہ یکدفعہ دُنیا اُلٹ پلٹ ہو جائے گی بلکہ جس طرح پر کھیت اور درخت بڑھتے ہیں ایسا ہی ہوگا۔!!!‘‘۔

(ایّام الصلح۔روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 295-294)

(باقی آئندہ)

## مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

’’اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں۔امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔‘‘ (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں۔نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔جزاکم اللہ۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2015ء
...............از صفحہ نمبر 2

اور خدا تعالیٰ بھی معاف فرمادے گا اور بدنتائج سے محفوظ رکھے گا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے** سورۃ الفرقان کی آیت 75 میں بیان فرمودہ دعا کرنے کی بھی تلقین فرمائی کہ اے خدا ہمیں ازواج اور نسل عطا فرما اور متقیوں کا امام بنا۔ فرمایا امام قابل تقلید نمونہ کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا نیک نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے نمونہ پر چلنے والے بھی متقی بن جائیں۔

سورۃ التوبہ آیت 111 کی تلاوت کرکے حضور انور نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں اور وعدوں کے ایفاء کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور خاص طور پر عہد بیعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سے خدا کے حقوق کی ادائیگی ہوگی۔ اور بندوں کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کو پورا کرنے سے حقوق العباد کی ادائیگی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدعہدی دنیادار اور منافق شخص کا شیوہ ہے۔ متقی ایفاء عہد کرنے والا ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی دنیادار اپنے عہدوں کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ ان میں پیچدار باتوں کو داخل کر لیتے ہیں۔ بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں کے حقوق غصب کرتی ہیں۔ ہمیں ان احکامات پر عمل کرکے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے** آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کی کتاب کشتی نوح سے پیش فرمایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید پھیلانے، گالی نہ دینے، حلم و ہمدردی اختیار کرنے، صلح جُو بننے، تکبر نہ کرنے اور مخلوق کی پرستش سے پرہیز کرنے کی اور ہر قسم کی تیرگی کو ختم کرکے اخلاقی انقلاب پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر پر دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی تقویٰ عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ کو ایسے نمونہ بننے کی توفیق دے جیسا نمونہ حضرت مسیح موعودؑ بنانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس جلسہ کی برکات حاصل کرنے والا بنائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے۔ آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

(اس خطاب کا مکمل متن آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ)

اس کے ساتھ جلسہ کی پہلے دن کی باقاعدہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے افتتاحی اجلاس سے خطاب فرما رہے ہیں

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے جہاں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

### دیگر متفرق تقاریب

ایّام جلسہ کے دوران جلسہ کی کارروائی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں، غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے اعزاز میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

### عرب مارکی میں ہونے والی تقاریب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرشفقت ہدایات کے زیر اہتمام گزشتہ دو سال سے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر الگ سے عرب مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے عربوں کی اس جلسہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات و تعارف، سوال و جواب کے ذریعے معلومات میں اضافہ اور باہمی تبادلۂ خیال کے ذریعہ ایمان اور روحانیت میں اضافہ ہے۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کے تینوں روز عرب احباب کے لئے لگائی گئی مارکی میں مختلف اجلاسات ہوئے۔ پہلے دن حضور انور کی افتتاحی تقریر کے بعد عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بشمول عرب ممالک کے امرائے کرام، جماعتوں کے صدر، ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کی طرف سے مدعو کیے جانے والے عرب مہمان اور دیگر معزز افراد جمع ہوئے۔ مختلف دوستوں کو مختصر تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اس تقریب کا مرکزی موضوع 'حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عالی مقام' تھا۔ (اس تقریب کی صدارت محترم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربی ڈیسک نے کی۔ مقررین میں محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن، محترم تمیم ابودقہ صاحب بعنوان 'حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفائے کرام کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت پر ایمان' اور محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر بعنوان 'خلافتِ احمدیہ کی برکات، خلافت سے عہد بیعت کی حقیقت' شامل تھے۔ مکرم محمد ابراہیم اخلف صاحب نے ان تمام تقاریر کا خلاصہ انگریزی میں بیان کیا۔ اس تقریب میں تین سو چالیس کے قریب عرب و دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔

### عرب مارکی میں لجنہ کی تقریب

جلسہ کے دوسرے روز عرب مارکی میں پہلی مرتبہ دنیا بھر سے تعلق رکھنے والی عرب لجنہ اماء اللہ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کی سعادت ازراہِ شفقت حضرت آپا جان سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا و دام برکاتھا حرم سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی۔ اس موقع پر سوال و جواب کی ایک محفل ہوئی۔

### محفل سوال و جواب نومبائعین

جلسہ کے تیسرے روز ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ جدید برائے نومبائعین جماعت احمدیہ برطانیہ جوناتھن بٹرورتھ صاحب (Jonathan Butterworth) کی زیرِ سرپرستی جو انگریز نو احمدی ہیں اور گزشتہ سال سے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر قائم کی جانے والی نظامت 'نومبائعین' کے ناظم کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے عرب مارکی میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے نومبائعین کے ساتھ عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں سوال و جواب کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت موصوف نے کی جبکہ علمائے سلسلہ کے پینل میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب (ناظر اصلاح و ارشاد مقامی، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)، محترم تمیم ابودقہ صاحب، محترم عبدالمجید عامر صاحب مربی سلسلہ (عربک ڈیسک)، قدسی صاحب اور محمد ابراہیم اخلف صاحب شامل تھے۔ اس مجلس میں سینکڑوں نومبائعین نے شرکت کی۔ اور علمائے سلسلہ سے مختلف امور سے متعلق سوالات کرکے ان سے جوابات حاصل کیے۔

### جلسہ گاہ و اسٹیج

گزشتہ شمارہ میں شائع ہونے والی مختصر رپورٹ میں اس امر کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ کے تقریباً تمام ہی انتظامات میں دس فیصد کے قریب وسعت دی گئی۔ جلسہ گاہ کی مردانہ مارکی کی چوڑائی امسال 50 میٹر جبکہ لمبائی گزشتہ سال کی 120 میٹر کے مقابل 130 میٹر تھی۔ جبکہ خواتین کی جلسہ گاہ کی چوڑائی 50 میٹر جبکہ لمبائی گزشتہ سال کی 90 میٹر کے بالمقابل 100 میٹر تھی۔ اسی طرح اسٹیج کی چوڑائی 10 میٹر اور لمبائی 30 میٹر تھی۔ اسٹیج کے عقب میں انتہائی خوبصورت انداز میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بعد مختلف اقوامِ عالم کے اسلام احمدیت کی طرف مائل ہونے کی تصویر کشی کی گئی تھی۔ یہ back ground رنگین تیار کیا گیا تھا۔

### جلسہ سالانہ کے لئے رضا کارانہ ڈیوٹیوں کا نظام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 14 اگست 2015ء میں جلسہ سالانہ کی تیاری اور پھر مہمان نوازی کے لیے کی جانے والی ڈیوٹیوں کی اہمیت اور ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈیوٹی دینے والوں کے لئے دعا کی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کے موقع پر فرمودہ اپنے خطاب میں جو ہدایات و نصائح فرمائی تھیں ان کے پیشِ نظر ان تمام امور کا جلسہ کے دنوں میں خاص خیال رکھا جاتا رہا۔ مہمان ہوں یا میزبان، بلاشبہ اس جلسہ پر بھی ہمیشہ کی طرح باہم ایثار اور اخوت کا بے مثال جذبہ دیکھنے کو ملا کہ غیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا آغاز شروع سال سے ہی ہو جاتا ہے جب مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ (افسر رابطہ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے چار بنیادی شعبوں کے افسران کی منظوری حاصل کرتے ہیں۔ اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ سالانہ، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ کی منظوری بطور افسر خدمت خلق جبکہ مکرمہ ناصرہ رحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ مستورات عطا فرمائی۔ ان میں سے اوّل الذکر تین افسران کے تحت 186 مختلف شعبہ جات تھے جبکہ لجنہ کے تمام شعبہ جات اس کے علاوہ تھے۔ ان شعبہ جات میں مختلف رنگ و نسل اور ممالک سے تعلق رکھنے والے ساڑھے پانچ ہزار سے زائد خواتین، احباب، بزرگ اور بچوں پر مشتمل رضا کاران نہایت خوبصورت اور منظم انداز میں اپنے متعلقہ افسر کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے ذمہ بظاہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے امور کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہوئے جلسہ کی کامیابی میں بہت بڑا کردار ادا کرتے رہے۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ڈیوٹی دینے والے ان رضا کاران میں سے کئی تو ایسے مخلص ہوتے ہیں جو اپنے کاموں اور تعلیمی ادارہ جات وغیرہ سے کئی ہفتوں کی

رخصت لے کر جلسہ سے پہلے ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتے ہیں اور جلسہ کے بعد کئی کئی دن تک نہایت ذوق وشوق سے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان رضا کاران میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ بلاتفریق خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”تمام والنٹیئرز جو مختلف شعبوں کے ہوتے ہیں اپنے اپنے کاموں میں کوئی کسی کمپنی میں ڈائریکٹر ہے تو کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی انجینئر ہے، کوئی سائنٹسٹ ہے، کاروباری لوگ ہیں۔ پھر اپنے کام کرنے والے ہیں، مزدوری کرنے والے ہیں۔ لیکن سب ایک ہو کر کام کرتے ہیں۔ لنگر خانے میں قطع نظر اس کے کہ کوئی کیا ہے آگ کے سامنے کھڑا ہے جہاں سو دو سو بڑے دیگچے آگ پر رکھے ہوئے ہیں اور گرمی کی بھی انتہا ہے اور بڑی خوشی سے یہ لوگ دیگوں میں چمچے ہلا رہے ہیں، کھانے پکا رہے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 28/اگست 2015ء)

## نظامت جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے بنائی جانے والی نظامتوں میں سب سے بڑی نظامت 'جلسہ سالانہ' کی ہوتی ہے۔ اس کے تحت 103 نظامتیں قائم کی گئیں جن میں جلسہ سالانہ، رہائش، اکاؤنٹس، عمومی، بازار، رابطہ، صفائی، بجلی، طبی امداد، خوراک، آمدورفت کی متفرق نظامتیں، حاضری و نگرانی، لنگر خانہ جات، روٹی پلانٹ، مہمان نوازی کی متفرق نظامتیں، برتن دھلائی کی متعدد نظامتیں، استقبال، رجسٹریشن، ریزرو کی نظامتیں، سکیننگ، سائٹ، سٹورز، سپلائی، تربیت، واٹر سپلائی وغیرہ کی نظامتیں شامل ہیں۔ تقریباً ان تمام ہی نظامتوں کے رضا کاران کی میٹنگز جلسہ سالانہ سے کافی عرصہ قبل شروع ہو جاتی ہیں جبکہ جلسہ کے قریب پہنچ کر یہ اپنے کام کا باقاعدہ آغاز کر کے جلسہ کے بعد مکمل وائنڈ اَپ تک جاری رکھتی ہیں۔

رہائش کی نظامتیں جلسہ کے دنوں میں پندرہ دن تک بیرونِ ممالک اور یوکے کے دیگر شہروں سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام کرتی، ان کے آرام کا خیال رکھتی اور ان کی ضرورت کی تمام چیزوں کو مہیا کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ یہ مہمان لندن، اسلام آباد اور جلسہ کے دنوں میں حدیقۃ المہدی وغیرہ میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

نظامت خوراک کے تحت ان دنوں میں مہمانوں کے لیے جلسہ کی مناسبت سے روایتی کھانے دال اور آلو گوشت وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں جبکہ بیماروں، بزرگوں اور بچوں کے لئے پرہیزی کھانے بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ نیز مختلف ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے مناسب کھانے بھی تیار کیے جاتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں امسال حدیقۃ المہدی کے کچن میں تیس سے پینتیس ہزار افراد کا کھانا روزانہ دو وقت تیار کر کے مہیا کیا جاتا رہا جبکہ روٹی پلانٹ سے روزانہ اتنے ہی افراد کے لئے گرم گرم تازہ روٹی مہیا کی جاتی رہی۔

ریزرو کی نظامتیں یوکے سے آنے والے معزز مہمانوں، یوکے سے باہر ایڈیشنل وکالت تبشیر کے مہمانوں اور دیگر معزز مہمانانِ گرامی کی خدمت پر مامور تھیں۔

جلسہ گاہ میں موجود طعامگاہوں میں شاملین جلسہ کے لیے تازہ اور لذیذ کھانا دستیاب ہوتا تھا۔ کچھ سالوں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر بیمار اور بزرگ افراد کے لئے ایک خصوصی مارکی برائے طعام کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں ان کے لئے بیٹھ کر کھانا کھانے کی سہولت ہوتی ہے۔

مہمانوں کے استقبال کے ساتھ ہی ان سے تعارفی خطوط کے حصول کے بعد ان کے رجسٹریشن کارڈ جاری کیے جاتے ہیں تا کہ جلسہ کے دنوں میں انہیں آمد و رفت اور تعارف میں سہولت رہے۔ سکیننگ کا شعبہ رہائشگاہوں اور جلسہ گاہ کے داخلی راستوں پر داخل ہونے والوں کے رجسٹریشن کارڈ کو باقاعدہ سکین کر کے انہیں اندر جانے کی اجازت دیتا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حدیقۃ المہدی کے خوبصورت علاقہ میں جلسہ کے دنوں میں اٹھائیس دنوں کے اندر اندر خیموں کا ایک پورا شہر بسایا اور پھر اسے سمیٹا بھی جاتا ہے۔ اس خیموں کے شہر میں تیس ہزار سے زائد افراد کے لئے رہائش، کھانا پکانے، کھانا کھلانے، جلسہ گاہ مردانہ وزنانہ کے دفاتر، نمائش گاہیں، بک سٹال، جلسہ ریڈیو، ایم ٹی اے، بازار، ٹرانسپورٹ اور پارکنگ وغیرہ ہر طرح کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کام رضا کاران ہی کرتے ہیں۔

جیسا کے اس رپورٹ کے آغاز میں ذکر کیا گیا تھا کہ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد 35 ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی اور ان میں سے غالب اکثریت روزانہ جلسہ گاہ آتی اور واپس اپنی رہائشگاہوں کی طرف لوٹتی تھی۔ اتنی بڑی تعداد میں زائرین کا روزانہ جلسہ گاہ تک پہنچنا ایک نظام کا تقاضا کرتا ہے جو کہ اللہ کے فضل سے بہت عمدہ طور پر نظامت ٹرانسپورٹ کی طرف سے وضع کیا گیا۔ اس تمام انتظام کے لئے پہلے باقاعدہ ایک سکیم بنائی جاتی ہے اور پھر اس پر مکمل غور وخوض کر لینے کے بعد اس پر عملدرآمد شروع ہوتا ہے۔ اس نظام کے تحت جلسہ سالانہ سے کچھ عرصہ قبل اپنی گاڑیوں پر جلسہ جانے والوں میں کار پاس تقسیم کیے جاتے ہیں جن پر ضروری کوائف درج ہوتے ہیں۔ انگلستان سے تعلق رکھنے والے جو دوست اپنی گاڑیوں پر جلسہ گاہ جاتے رہے ان کے لئے پارکنگ کا انتظام جلسہ گاہ سے اڑھائی میل دور کنٹری مارکیٹ (country market) میں کیا جاتا ہے۔ یہاں سے وقفے وقفے سے بس شٹل سروس کے ذریعے انہیں جلسہ گاہ تک پہنچانے کا انتظام ہوتا ہے۔ امسال بھی ڈیوٹی پر مامور افراد اور یورو پین ممالک سے آنے والے احباب کی گاڑیاں جلسہ گاہ کی پارکنگ میں پارک کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں نقل وحمل کی سہولت کی غرض سے جلسہ گاہ کے اندر کئی میل طویل عارضی سڑکوں کا ایک جال بچھایا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں رضا کاران موسم کی خرابی کے باوجود جگہ جگہ متعین لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے اور ٹریفک کا نظام چلتا رہا۔

اس ضمن میں یہ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل لندن کے قریب واقع معروف ایئر پورٹس پر شعبہ ٹرانسپورٹ کے معاونین ڈیوٹی پر متعین ہو جاتے ہیں اور جلسہ سالانہ کے لئے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کا باقاعدہ استقبال کر کے انہیں مختلف رہائشگاہوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں انہیں رہائشگاہوں سے مسجد فضل لے جانے، جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ تک لانے، لے جانے اور جلسہ کے بعد ایئر پورٹ پر چھوڑنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس تمام کام پر بلا مبالغہ سینکڑوں رضا کار دن رات متعین ہوتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آرام کی قربانی دیتے ہیں۔ اس کام کے لئے لوگ ذاتی طور پر اپنی گاڑیاں بھی وقف کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر گاڑیاں اور بسیں وغیرہ کرائے پر بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ مزید برآں یہ تمام سروسز جن پر بلاشبہ ہزاروں پاؤنڈ خرچ آتا ہے مہمانوں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے لئے خدمات پیش کرنے والے تمام رضا کاران وکارکنان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

........................(باقی آئندہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے افتتاحی اجلاس میں پڑھا گیا

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم فارسی کلام

قربانِ تُست جانِ من اے یارِ محسنم
بامن کدام فرق تو کردی کہ من کنم

قربان ہے تجھ پر میری جان اے میرے محسن یار تو نے مجھ سے کونسا فرق کیا ہے کہ میں تجھ سے کروں

ہیچ آگہی نبود ز عشق و وفا مرا
خود ریختی متاع محبت بدامنم

عشق ووفا کی تو مجھے کچھ بھی خبر نہ تھی محبت کی دولت تُو نے خود میرے دامن میں ڈالی ہے

ایں صیقل دلم نہ بزہد و تعبّد است
خود کردۂ بلطف و عنایات روشنم

میرے دل کی یہ روشنی زہد اور کثرت عبادت کی وجہ سے نہیں بلکہ تو نے خود اپنی مہربانیوں سے مجھے روشن کیا ہے

صد منّتِ تو ہست برین مشت خاکِ من
جانم رہینِ لطف عمیم تو ہم تنم

میری اِس مشت خاک پر تیرے سینکڑوں احسان ہیں میری جان اور جسم بھی تیری بے شمار مہربانیوں کا مدیون ہے

فصل بہار و موسم گُل نآیدم بکار
کاندر خیال روئے تو ہر دم بگلشنم

فصلِ بہار اور پھولوں کا موسم میرے لئے بے کار ہیں میں تو تیرے چہرے کے خیال میں ہر وقت گلستان میں رہتا ہوں

یا رب مرا بہر قدمم استوار دار
وان روز خود مباد کہ عہد تو بشکنم

اے ربّ! مجھے ہر قدم پر مضبوط رکھ اور ایسا کوئی دن نہ آئے کہ مَیں تیرا عہد توڑوں

در کُوئے تو اگر سر عشّاق را زنند
اول کسے کہ لافِ تعشّق زند منم

اگر تیرے کوچہ میں عاشقوں کے سر اتارے جائیں تو سب سے پہلے جو شخص عشق کا زیادہ دعویٰ کرے گا وہ مَیں ہوں

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 658)

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## حضرت میاں جان محمد صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14جون 2011ء میں حضرت میاں جان محمد صاحبؓ ولد میاں ساگر صاحب کا مختصر سوانحی خاکہ شامل اشاعت ہے۔

آپؓ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ 14 جون 1889ء کو بیعت کی سعادت پائی۔ رجسٹر بیعت میں آپؓ کا نام 98 نمبر پر درج ہے۔ جہاں تعارف امام مسجد کلاں لکھا ہے۔ آپؓ مسجد اقصیٰ کے اوّلین امام تھے۔ آپ بچپن سے حضرت اقدسؑ کی والدہ کو ماں کہا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ 1884ء میں حضرت میاں جان محمد صاحبؓ بھی لدھیانہ گئے تھے۔ حضرت اقدسؑ کے پاس جب آپؓ آجاتے تو حضورؑ سب کام چھوڑ کر آپؓ سے ملتے۔ حضورؑ نے آپؓ کا نام ''براہین احمدیہ'' (حصہ اوّل) کے مالی معاونین میں بھی درج فرمایا ہے۔ نیز ''تریاق القلوب'' میں آپ کا ذکر پیشگوئیوں کے گواہ کے طور پر فرمایا ہے۔ ''ازالہ اوہام'' میں مخلصین کے ضمن میں، ''آسمانی فیصلہ'' اور ''آئینہ کمالات اسلام'' میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں میں اور ''کتاب البریہ'' میں پُرامن جماعت کے ضمن میں بھی آپؓ کا ذکر فرمایا ہے۔

آپؓ نے 1890ء سے قبل وفات پائی۔ حضورؑ نے آپؓ کا جنازہ پڑھایا اور نماز جنازہ بہت لمبی ہوئی۔ حضرت خلیفۃالمسیح الاولؓ اس پر بہت رشک کرتے تھے۔

آپ کے ایک لڑکے میاں بگّا کے نام سے معروف تھے۔ جبکہ میاں غفار یکّہ بان آپؓ کے بھائی تھے۔

## محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4جون 2011ء میں مکرم سلطان محمد الٰہ دین صاحب کے قلم سے اُن کے والدمحترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب کا ذکرخیر شائع ہوا ہے۔ قبل ازیں 19؍جون 2015ء کے اخبار کے اسی کالم میں مرحوم کا مختصر ذکرخیر کیا جاچکا ہے۔ ذیل میں مذکورہ مضمون سے چنداضافی امورپیش ہیں۔

محترم ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب 3 مارچ 1931ء کوالٰہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کے پوتے اور مکرم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ حافظ قرآن تھے اور آپ نے یونیورسٹی آف شکاگو (امریکہ) سے Astronomy & Astrophysics میں Ph.D. کی ڈگری حاصل کی ہوئی تھی۔

آپ نماز کے عاشق تھے۔ نماز کا شوق آپ کی والدہ صاحبہ نے بچپن میں اجاگر کیا تھا۔ آپ دن کا بیشتر حصہ نماز وذکرالٰہی میں صرف کرتے تھے۔ قادیان کی سخت سردی میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرکے نماز تہجد ادا کیا کرتے۔ ہمیشہ باوضو رہتے۔ مغرب تا عشاء مسجد مبارک میں یا اپنے دفتر میں ذکرالٰہی میں مشغول رہتے اور نماز عشاء کے بعد گھر آتے۔ اپنے بچوں کی نمازوں کی بھی بے حد فکر رہتی اور ہمیشہ توجہ دلاتے رہتے۔

جب آپ عثمانیہ یونیورسٹی کیمپس میں ہندوؤں کے محلّہ میں رہتے تھے تو فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں گھر پر باجماعت ادا کرتے اور درس کا اہتمام کرتے۔ نماز جمعہ کا خاص اہتمام کرتے۔ محلّہ کے لوگ بھی آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ فرحت الٰہ دین صاحبہ مرحومہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ پاکستان کی بڑی بیٹی تھیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب کوقرآن مجید سے بے پناہ عشق تھا۔ بچپن میں اپنے والدمحترم کی خواہش کی اتّباع میں آپ نے قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ آپ کی تربیت میں گھر والوں کے علاوہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ کا بھی اہم کردار تھا جو درس قرآن دیا کرتے تھے اور آپ کی تربیت اپنے جانشین کے رنگ میں کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ اُن کی وفات کے بعد آپ نے سکندرآباد میں التزام کے ساتھ درسِ قرآن جاری کیا۔

حضرت عرفانی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام کے حضرت اقدسؑ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے مسوّدات بھی آپ کوعطا فرمائے تھے جو آپ نے حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کے سپرد کردیئے۔

آپ کوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز خلفاء سے بے پناہ محبت وعشق تھا اور اپنی اولاد اوراحباب کے دلوں میں بھی یہ محبت پیدا کرنے کی جستجو میں رہتے۔ خلیفہ وقت کی ہر بات پتھر کی لکیر ہوتی اور اس وقت تک چین نہ آتا جب تک کہ وہ کام پورا نہ ہوجائے۔ جب بھی اسلام کے خلاف کوئی مضمون آپ کی نظر سے گزرتا تو بے چین ہوجاتے اوراس کا فوری جواب دیتے۔

ناظر صاحب اعلیٰ کو حضرت امیر صاحب کہہ کر مخاطب ہوتے اورخود جاکرانہیں ملتے اوران کے ہرفرمان کی اطاعت کرتے۔ دوسروں کو ہمیشہ خلیفۂ وقت سے محبت وعقیدت کی اور اُن کی صحبت میں رہنے کی تلقین کرتے۔ اطاعت نظام کے بہت پابند تھے اوراپنے نمونہ سے اسے ظاہرکرتے۔ خاکسار کوجب امیر جماعت سکندرآباد مقرر کیا گیا تو آپ بھی مجھے امیر صاحب کہہ کرمخاطب ہوتے اور مجھے نماز پڑھانے کے لئے کہتے۔

آپ کوبچپن سے Astronomy کا بہت شوق تھا اوراکثر اپنے مکان کے Terrace سے کائنات کا مشاہدہ کرکے لطف اندوز ہوتے۔ آپ کے دادا حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ایک بارعرض کیا کہ صالح محمد کومَیں وقف کرنا چاہتا ہوں توحضورؓ نے فرمایا کہ اِسے پڑھنے دیں، یہ ہندوستان میں ہی رہے، اس کی تربیت آپ اس طرح کریں کہ یہ ہندوؤں میں تبلیغ کرے۔ نیزفرمایا کہ مَیں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی ذی زرع میں بسا دیا ہے۔ اللہ کرے کہ آپ کی اولاد اور اُس کی اولاد اس وسیع ملک کے باوا آدم ثابت ہوں۔

حضورؓ کے مذکورہ ارشاد کے پیش نظر محترم ڈاکٹر صاحب ہمیشہ ہندوستان میں ہی رہے بلکہ امریکہ سے ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد بھی واپس آگئے اوراپنے بیٹوں کو بھی ہندوستان میں ہی رہنے کی تلقین کرتے۔

محترم ڈاکٹر صاحب تنخواہ ملنے پر پہلے چندہ ادا کرتے اور بعد میں گھر کا خرچ دیتے۔ ہرکسی کی حتی المقدور مدد کرتے۔ کثرت سے لٹریچر خرید کر لائبریریوں میں رکھواتے۔ دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ وقف عارضی پر اکثر جاتے۔ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرتے، بہت غوروفکر کرتے، عمل کرتے اور دوسروں کوبھی توجہ دلاتے۔ آپ کہا کرتے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا قول ہے اورسائنس اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اس لئے ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں۔ بعض آیات پرغورکرکے سائنسی تحقیق کرتے اور جو معارف سمجھ آتے وہ خلیفۃالمسیح کی خدمت میں ارسال کردیتے۔

یہ قرآن ہی کی عظمت ہے کہ آپ کی ریسرچ بہت مقبول ہوئی اور آپ کو متعدد اعزازات سے نوازا گیا۔ ہندوستان کا سب سے بڑا سائنسی ایوارڈ "Meghnath Saha Award" بھی آپ کو دیا گیا۔ یہ اعزاز ملنے سے قبل حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے رؤیا دیکھی تھی کہ آپ کو کوئی بڑا علمی اعزاز ملا ہے۔ آپ نے حضورؒ کی خدمت میں لکھا کہ حضور کی رؤیا پوری ہوئی ہے جس پر حضور نے فرمایا کہ ابھی تعبیر نہ کریں، مَیں نے اس سے بڑا اعزاز دیکھا ہے۔ پھر جب 1994ء میں کسوف وخسوف کے نشان کے سوسال پورے ہونے پر آپ کی نہایت عمدہ تحقیق پر حضورؒ نے آپ کولندن مدعو کیا اوراپنی تقریر میں آپ کا خاص ذکر کرتے ہوئے بہت عزت افزائی کی۔ اس پر آپ نے حضورؒ کولکھا کہ اب حضور کی رؤیا پوری ہوئی ہے۔ اس پر حضورؒ نے فرمایا: ''ماشاءاللہ خوب تعبیر کی ہے''۔

آپ بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اپنی ایک رؤیا آپ سے بیان کرکے فرمایا تھا کہ اسے اپنے دل میں رکھنا، اللہ پرتوکل رکھنا، اللہ آپ کوکامیاب کرے گا۔

جب آپ بیس برس کے تھے توحضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے خواب میں دیکھا تھا کہ صالح محمد حضرت خلیفۃالمسیح الاولؓ کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ جب آپ صدر انجمن احمدیہ کے صدر مقرر ہوئے تو یہ رؤیا پوری ہوگئی کیونکہ حضرت خلیفۃالمسیح الاولؓ ہی انجمن کے پہلے صدر تھے۔

حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنی وفات سے چند ماہ قبل آپ کوسکندرآباد سے قادیان ہجرت کرنے کی تحریک کی جس پرآپ نے عمل کیا۔ پہلے قادیان میں اپنی بیٹی اور داماد کے گھر منتقل ہوگئے۔ بعدازاں اپنا گھر بنایا۔ آپ نے تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ یعنی خاکسار سلطان محمد الٰہ دین مائننگ انجینئر (امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد)۔ ڈاکٹر مبارکہ نصرت صاحبہ .Ph.D۔ مکرمہ صالحہ عتیقہ صاحبہ، ہومیوڈاکٹر منصورہ طارق صاحبہ اورمکرم خالداحمدالٰہ دین صاحب۔

## پیٹ کے بل سونا

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کواپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا پایا توفرمایا کہ اس طرح لیٹنے کواللہ تعالیٰ پسندنہیں کرتا۔

حضرت طخفہ غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اِس حالت میں پایا کہ وہ مسجد میں اپنے پیٹ کے بل سو رہے تھے۔ رسول اللہ نے ان کو اپنے پاؤں سے ہلایا اورفرمایا کہ اس طرح سونے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25اپریل 2011ء میں مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب کے قلم سے ایک سائنسی تحقیق پر مبنی مضمون شامل ہے جس میں پیٹ کے بَل سونے کے طبّی نقصانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

سوتے وقت انسان کی پوزیشن کا صحت پر کیا اثر پڑسکتا ہے؟ گزشتہ ایک دو دہائیوں سے اس طرف زیادہ تحقیق کی گئی ہے جس کی ایک وجہ بیماری SIDS ہے یعنی Sudden Infant Death Syndrome۔ اس بیماری میں ایک سال سے کم عمر بچے کی سونے کے دوران اچانک موت ہوجاتی ہے۔ اس سے پہلے بچہ بالکل ٹھیک ہوتا ہے اورٹھیک ٹھاک نیند کی آغوش میں جاتا ہے لیکن پھر رات کو یا صبح کے وقت مُردہ حالت میں پایا جاتا ہے اور موت کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ 1992ء میں صرف امریکہ میں ایک سال سے کم عمر 4ہزار 8سو سے زائد بچے اس طرح سے موت کا شکار ہوئے تو سائنسدانوں نے سنجیدگی سے اس بارہ میں تحقیق شروع کی۔ تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی کہ جو بچے اُلٹے ہوکر یعنی پیٹ کے بل سوتے تھے اُن میں اس بیماری کا شکار ہونے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جب یہ مہم چلائی گئی کہ اس عمر کے بچوں کو الٹا نہ سلائیں تو اس احتیاط کے نتیجہ میں اس بیماری سے اموات کی شرح میں خاطر خواہ کمی ہوئی اور 2004ء میں امریکہ میں اس بیماری کا شکار ہونے والے بچوں کی تعداد کم ہوکر 2ہزار200 رہ گئی۔

اس کے بعد سائنسدانوں کی دلچسپی بڑھنی شروع ہوئی کہ مختلف پوزیشنوں میں سونے کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اورصرف بچوں میں ہی نہیں بلکہ بڑی عمر کے لوگوں میں بھی اس قسم کی تحقیقات آگے بڑھنی لگی۔

تحقیق کے نتیجہ میں معلوم ہوا ہے کہ ایک سال سے کم عمر بچے جب پیٹ کے بل سوتے ہیں تو سیدھا سونے کی نسبت ان کی نیند زیادہ گہری ہوتی ہے اور وہ نسبتاً کم مرتبہ نیند سے بیدار ہوتے ہیں۔ اور پیٹ کے بل سوتے ہوئے ان کے دل کی دھڑکن نسبتاً زیادہ تیز ہوتی ہے۔

آسٹریلیا میں کی جانے والی ایک اَور تحقیق میں بچوں کومختلف پوزیشنوں میں لٹا کر یہ جائزہ لیا گیا کہ پوزیشن کا دماغ کوآکسیجن مہیا ہونے پر کیا اثر پڑسکتا ہے۔ اس غرض کے لئے دماغ کا Tissue Oxygen Index ماپا گیا۔ معلوم ہوا کہ اگر بچہ اُلٹا سوئے تواس پوزیشن میں اس کے دماغ کوآکسیجن کی سپلائی نسبتاً کم ہوتی ہے۔ اس طرح سے دماغ کوآکسیجن کی جو کمی ہوجاتی ہے اس کے طویل مدّت میں دماغ پر کیا اثرات ہوسکتے ہیں، اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لئے ابھی تحقیق جاری ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 29 اپریل 2011ء میں مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

جس کا حبیب کوئی نہ کوئی رقیب ہے
وہ شخص اپنی ذات میں کتنا غریب ہے
ساقی ہے منتظر تو درِ میکدہ ہے باز
اب بھی اگر ہے تشنہ کوئی، بدنصیب ہے
ہر ملتجی پہ اُس کی عنایت ہے بے حساب
وہ قادر و توانا ہی سب کا مجیب ہے
دیکھیں تو آج بھی اِسی بے انت بِھیڑ میں
اِک قافلہ طلوعِ سحر کا نقیب ہے
امواجِ حسن وعشق سے باہم ہیں سرفروش
یہ دیکھنا ہے کون کہ ساحل قریب ہے

# Muslim Television Ahmadiyya
## Weekly Programme Guide
September 11, 2015 – September 17, 2015

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

### Friday September 11, 2015

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 17-25 with Urdu translation. |
| 00:30 | Dars-e-Malfoozat |
| 01:00 | Yassarnal Quran: Lesson no. 15. |
| 01:20 | Huzoor's Visit To Roehampton University: Recorded on April 16, 2007. |
| 02:25 | Spanish Service: Programme no, 03. |
| 03:00 | Pushto Muzakarah |
| 03:40 | Tarjamatul Quran Class: Surah Al Baqarah, verses 41-60 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 07. Rec. August 12, 1994. |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 129. |
| 06:00 | Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 26-33 with Urdu translation. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran: Lesson no. 16. |
| 06:55 | Huzoor's Tour Of Scotland: Reception by Lord Provost of Glasgow in honour of Huzoor. Recorded on March 7, 2009. |
| 07:45 | Dua-e-Mustaja'ab: A programme about the acceptance of the prayers of the companions of the Promised Messiah (as). |
| 08:15 | Rah-e-Huda: Recorded on September 12, 2015. |
| 09:55 | Indonesian Service |
| 10:50 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 11:30 | Live Transmission From Baitul Futuh |
| 12:00 | Live Friday Sermon |
| 13:00 | Live Transmission From Baitul Futuh |
| 13:35 | Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 130-144. |
| 13:50 | Seerat-un-Nabi: An Urdu discussion about the Holy Prophet's (saw) love towards the Holy Quran. |
| 14:30 | Shotter Shondhane: Recorded on November 26, 2011. |
| 15:15 | Discover Alaska |
| 15:50 | Rohaani Khaza'ain: An Urdu discussion based on the writings of the Promised Messiah (as). |
| 16:20 | Friday Sermon: Rec. September 11, 2015. |
| 17:30 | Yassarnal Quran [R] |
| 17:50 | Dars-e-Malfoozat [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:25 | Huzoor's Tour Of Scotland [R] |
| 19:25 | Discover Alaska [R] |
| 20:00 | Dars-e-Malfoozat [R] |
| 20:20 | Deeni-O-Fiqahi Masail [R] |
| 21:00 | Friday Sermon [R] |
| 22:20 | Rah-e-Huda [R] |

### Saturday September 12, 2015

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat [R] |
| 00:35 | Yassarnal Quran [R] |
| 01:05 | Huzoor's Tour Of Scotland [R] |
| 01:55 | Dars-e-Malfoozat [R] |
| 02:10 | Friday Sermon [R] |
| 03:20 | Rah-e-Huda [R] |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no. 157. |
| 06:00 | Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 34-39. |
| 06:10 | In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as). |
| 06:45 | Al-Tarteel: Lesson no. 54. |
| 07:15 | Jalsa Salana Germany Address: Recorded on August 24, 2008. |
| 08:15 | International Jama'at News |
| 08:50 | Story Time: Programme no. 52. |
| 09:15 | Urdu Question And Answer Session: Recorded on February 25, 1996. |
| 09:55 | Indonesian Service |
| 10:55 | Friday Sermon: Rec. September 11, 2015. |
| 12:15 | Tilawat: Surah Al-A'raaf verses 145-156. |
| 12:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 55. |
| 13:00 | Live Intekhab-e-Sukhan |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Kuch Ya'adain Kuch Ba'atain |
| 16:00 | Live Rah-e-Huda |
| 17:35 | Al-Tarteel [R] |
| 18:05 | World News |
| 18:25 | Jalsa Salana Germany Address: [R] |
| 19:30 | Faith Matters: Programme no. 175. |
| 20:30 | International Jama'at News |
| 21:00 | Rah-e-Huda [R] |
| 22:30 | Story Time [R] |
| 22:55 | Friday Sermon [R] |

### Sunday September 13, 2015

| | |
|---|---|
| 00:10 | World News |
| 00:25 | Tilawat [R] |
| 00:35 | In His Own Words [R] |
| 01:05 | Al-Tarteel [R] |
| 01:35 | Jalsa Salana Germany Address: [R] |
| 02:50 | Friday Sermon [R] |
| 04:05 | Kuch Ya'adain Kuch Ba'atain [R] |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 161. |
| 06:00 | Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 40-47. |
| 06:15 | Yassarnal Quran: Lesson no. 16. |
| 06:35 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on November 24, 2013. |
| 07:50 | Faith Matters: Programme no. 172. |
| 08:50 | Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on June 27, 2014. |
| 12:20 | Tilawat: Surah Al-A'raaf verses 157-165. |
| 12:30 | Yassarnal Quran [R] |
| 13:00 | Friday Sermon: Rec. September 11, 2015. |
| 14:10 | Shotter Shondhane: Rec. November 26, 2011. |
| 15:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 16:15 | Seerat Sahabiyat-e-Rasool |
| 17:00 | Kids Time: Programme no. 38. |
| 17:30 | Yassarnal Quran [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 19:35 | Beacon Of Truth |
| 20:40 | Seerat Sahabiyat-e-Rasool [R] |
| 21:25 | Open Forum |
| 22:00 | Friday Sermon: Rec. September 11, 2015. |
| 23:10 | Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989. |

### Monday September 14, 2015

| | |
|---|---|
| 00:15 | World News |
| 00:35 | Tilawat [R] |
| 00:50 | Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein [R] |
| 01:10 | Yassarnal Quran [R] |
| 01:30 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 02:45 | Friday Sermon: Rec. September 11, 2015. |
| 04:00 | Seerat Sahabiyat-e-Rasool [R] |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 159. |
| 06:00 | Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 48-58. |
| 06:15 | Dars-e-Hadith |
| 06:30 | AL-Tarteel: Lesson no. 54. |
| 07:00 | Peace Conference Speech: Rec. March 21, 2009. |
| 07:40 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:35 | Hajj Aur Us Kay Masa'il |
| 09:00 | French Mulaqat: A studio sitting of French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Rec. December 29, 1997. |
| 10:05 | Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on May 22, 2015. |
| 11:10 | Jalsa Qadian Speech |
| 12:00 | Tilawat: Surah Al-A'raaf verses 166-181. |
| 12:15 | Dars-e-Hadith [R] |
| 12:30 | Al-Tarteel [R] |
| 12:55 | Friday Sermon: Rec. November 27, 2009. |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:10 | Jalsa Qadian Speech [R] |
| 15:45 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R] |
| 16:05 | Rah-e-Huda: Recorded on September 12, 2015. |
| 17:35 | Al-Tarteel [R] |
| 18:05 | World News |
| 18:30 | Peace Conference Speech [R] |
| 19:20 | Somali Service: Programme no. 02. |
| 19:55 | Husn-e-Biyan |
| 20:30 | Rah-e-Huda [R] |
| 22:05 | Friday Sermon [R] |
| 23:15 | Jalsa Qadian Speech [R] |

### Tuesday September 15, 2015

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat [R] |
| 00:35 | Dars-e-Hadith [R] |
| 00:50 | Al-Tarteel [R] |
| 01:20 | Peace Conference Speech [R] |
| 02:00 | Kids Time [R] |
| 02:35 | Friday Sermon [R] |
| 03:40 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R] |
| 04:00 | Hajj Aur Us Kay Masa'il |
| 04:20 | Husn-e-Biyan |
| 04:50 | Liqa Maal Arab: Session no 160. |
| 06:00 | Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 49-67. |
| 06:15 | In His Own Words |
| 06:45 | Yassarnal Quran: Lesson no. 17. |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on November 24, 2013. |
| 08:10 | Aao Urdu Seekhain: Programme no. 21. |
| 08:30 | Australian Service |
| 09:00 | Question And Answer Session: Recorded on May 27, 1989. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:00 | Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on September 11, 2015. |
| 12:10 | Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 182-198. |
| 12:15 | In His Own Words [R] |
| 12:45 | Yassarnal Quran [R] |
| 13:00 | Faith Matters: Programme no. 173. |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Spanish Service: Programme no. 06. |
| 15:40 | Aao Urdu Seekhain |
| 16:00 | Press Point: Recorded on July 26, 2015. |
| 17:00 | Braheen-e-Ahmadiyya |
| 17:30 | Yassarnal Quran [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 19:35 | Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 11, 2015. |
| 20:35 | Aao Urdu Seekhain [R] |
| 21:00 | Press Point [R] |
| 22:00 | Faith Matters [R] |
| 23:00 | Question And Answer Session [R] |

### Wednesday September 16, 2015

| | |
|---|---|
| 00:10 | World News |
| 00:30 | Tilawat [R] |
| 00:20 | In His Own Words [R] |
| 00:45 | Yassarnal Quran [R] |
| 01:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R] |
| 02:10 | Hajj-e-Baitullah |
| 02:45 | Aao Urdu Seekhain |
| 03:00 | Press Point [R] |
| 04:00 | Story Time: Programme no. 52. |
| 04:30 | Noor-e-Mustafwi |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 161. |
| 06:00 | Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 68-74. |
| 06:15 | Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein |
| 06:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 54. |
| 07:00 | Jalsa Salana Canada Address: Rec. June 29, 2008. |
| 08:00 | Hajj-e-Baitullah |
| 09:00 | Urdu Question And Answer Session: Recorded on October 21, 1995. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 11, 2015. |
| 12:05 | Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 182-198 and verses 199-207. |
| 12:30 | Al-Tarteel: Lesson no. 54. |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on October 23, 2009. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 15:40 | Kids Time: Programme no. 31. |
| 16:25 | Faith Matters: Programme no. 170. |
| 17:30 | Al-Tarteel [R] |
| 18:00 | World News |
| 18:25 | Jalsa Salana Canada Address [R] |
| 19:30 | French Service: Horizons d'Islam |
| 20:30 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 21:05 | Kids Time [R] |
| 21:55 | Friday Sermon: Recorded on October 23, 2009. |
| 23:00 | Intikhab-e-Sukhan: Rec. September 12, 2015. |

### Thursday September 17, 2015

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:25 | Tilawat [R] |
| 00:50 | Al-Tarteel [R] |
| 01:30 | Jalsa Salana Canada Address [R] |
| 02:30 | Hajj-e-Baitullah [R] |
| 03:55 | Faith Matters [R] |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 135. |
| 06:05 | Tilawat: Surah At-Tawbah verses 75-83. |
| 06:20 | Dars-e-Malfoozat |
| 06:40 | Yassarnal Quran: Lesson no. 17. |
| 07:00 | Huzoor's Tour Of India: A programme documenting Huzoor's visit to India in 2008. |
| 07:20 | Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal |
| 07:45 | Beacon Of Truth: Rec. February 01, 2015. |
| 08:50 | Tarjamatul Quran Class: Surah Al-Baqarah, verses 55-60 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class no. 08. Rec. August 17, 1994. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Japanese Service |
| 12:00 | Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 1-18. |
| 12:15 | Dars-e-Malfoozat [R] |
| 12:35 | Yassarnal Quran [R] |
| 13:00 | Beacon Of Truth [R] |
| 14:00 | Friday Sermon: Rec. on September 11, 2015. |
| 15:20 | Huzoor Ka Safar-e-Hajj |
| 16:00 | Persian Service: Programme no. 06. |
| 16:35 | Tarjamatul Quran Class |
| 17:50 | Yassarnal Quran [R] |
| 18:15 | World News |
| 18:35 | Arrival At Chennai Airport and Mosque [R] |
| 18:55 | Huzoor Ka Safar-e-Hajj [R] |
| 19:30 | German Service |
| 20:35 | Faith Matters: Programme no. 176. |
| 21:30 | Tarjamatul Quran Class |
| 22:40 | Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Bal Sal [R] |
| 23:10 | Beacon Of Truth [R] |

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 11 September, 2015 | Issue No. 37

# اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
# احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2015ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر173)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ مئی اور جون 2015ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت کے واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ وامان میں رکھے، اور شریروں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔ آمین

## احمدیہ مسجد پر حملہ

**تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازیخان؛11/ جولائی 2015ء:** دو مسلح شر پسندوں نے یہاں کی مقامی احمدیہ مسجد پر نمازِ فجر کے وقت حملہ کر دیا۔ اس وقت کچھ احمدی نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد آ رہے تھے اور دس کے قریب افراد مسجد کے اندر موجود تھے جبکہ مسجد کا دروازہ حفاظتی نقطہ نظر سے بند کیا ہوا تھا۔

ایک پولیس کا سپاہی اور ایک احمدی رضا کار حفاظتی ڈیوٹی پر مامور تھے کہ دو چادر میں ملبوس آدمی قریب والی گلی سے نکلے اور پولیس کے سپاہی پر حملہ آور ہو کر اسے غیر مسلّح کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ پولیس والے کے مزاحمت کرنے پر انہوں نے ڈیوٹی پر موجود افراد پر فائر کھول دیا۔ جس پر پولیس کے فرض شناس سپاہی کو ایک پیٹ پر اور دو ٹانگوں پر کل تین گولیاں لگیں۔ جبکہ احمدی رضا کار محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہا۔ اس کے بعد یہ شر پسند پولیس والے کی بندوق چھین کر وہاں سے فرار ہو گئے۔

فوری طور پر پولیس والے کو طبی امداد کے لئے مقامی ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں سے زخموں کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے اسے نشتر ہسپتال ملتان منتقل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نڈر سپاہی کی جان بچ گئی اور حالت خطرے سے باہر ہے۔

اس حملہ کے بعد پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے واقعہ کے مرکزی کردار ادا کرنے والے افراد کو گرفتار کرلیا۔ روزنامہ پاکستان 16/ جولائی کے مطابق ان لوگوں کا تعلق تحریکِ طالبان کے 'الفاروق' گروپ سے بتایا جاتا ہے۔ گرفتاری کے بعد ملزمان کے قبضے سے خودکش جیکٹس بنانے کے لئے تحریری ہدایات، جہادی لٹریچر، ایک کلاشنکوف، دو دستی بم اور ایک 9mm پستول بھی برآمد ہوئے۔ مزید تحقیقات جاری ہیں۔

اس حملہ اور اس کے بعد آنے والی اطلاعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ تحریکِ ختمِ نبوّت سے تعلق رکھنے والے مخالفینِ احمدیت کے روابط تحریکِ طالبان پاکستان (TTP) سے قائم ہیں۔ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ 28/ مئی 2010ء کو لاہور میں احمدیہ مساجد پر ہونے والے حملہ کے دوران دہشت گرد 'ختمِ نبوّت، زندہ باد' کے نعرے بھی لگا رہے تھے۔

## ماہنامہ 'انصار اللہ' پر ہونے والے مقدمہ کی اَپ ڈیٹ

لاہور، 13/ جولائی 2015ء: گزشتہ چند رپورٹس سے ماہنامہ انصار اللہ پاکستان پر ہونے والے ایک بے بنیاد مقدمہ اور اس ضمن میں اس رسالہ کے پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کی گرفتاری کا ذکر چل رہا ہے۔ اس مقدمہ کو بنیاد بناتے ہوئے طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کو 30/ مارچ 2015ء کے روز لاہور میں کمرۂ عدالت سے گرفتار کرلیا گیا تھا۔ طاہر مہدی اپنے خلاف قائم ہونے والے ایک مقدمہ میں ضمانت قبل از گرفتاری حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

طاہر مہدی کے خلاف ملّاں کے ایماء پر لاہور کے علاقہ ملّت ٹاؤن کے تھانہ میں توہینِ رسالت ایکٹ دفعہ 295-A اور امتناعِ قادیانیت آرڈیننس دفعہ 298-C کے تحت لگ بھگ ایک سال قبل مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ اور یہ ابھی تک بدستور قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا ہیں۔

قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ ابھی تک استغاثہ عدالت میں مذکورہ بالا رسالہ یا اس کے متعلقہ شمارہ سے کوئی ایسا مواد پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہوا جو کہ توہین آمیز قرار دیا جا سکتا ہو، لیکن پھر بھی ججز نے اس معصوم احمدی کی ضمانت قبول نہیں کی۔ اگر مقدمہ کی بنیاد کو دیکھا جائے تو شاید پہلی پیشی میں یا زیادہ سے زیادہ اس پر کی جانے والی اپیل میں ہی ان کو ضمانت پر رہا کر دیا جانا چاہیے تھا۔ اس مقدمہ کی اب تک ہونے والی پیشرفت کسی قدر اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہے:

30/ مارچ 2015ء: طاہر مہدی کو گرفتار کیا گیا اور پولیس نے ان کا تین روزہ ریمانڈ حاصل کیا۔

ریمانڈ کے بعد: انہیں جیل بھیج کر جوڈیشل کسٹڈی میں لے لیا گیا۔

8/ اپریل 2015ء: جج نے ان کی ضمانت کی درخواست پر پانچ روز تک کارروائی کو سننے کے بعد ضمانت لینے سے انکار کر دیا۔

22/ اپریل 2015ء: سیشن کورٹ نے ان کی ضمانت کی درخواست پر کی جانے والی اپیل کو خارج کر دیا۔

28/ مئی 2015ء: لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج نے اس مقدمہ کی کارروائی سننے کی بابت اعتذار سے کام لیتے ہوئے اس مقدمہ کو چیف جسٹس کی عدالت میں بھجوا دیا۔

16/ جون 2015ء: لاہور ہائی کورٹ نے مقدمہ سننے کے لئے 18/ جون کی تاریخ دے دی۔

22/ جون 2015ء: مقدمہ سننے کے لئے اگلی تاریخ 6/ جولائی دے دی گئی۔

13/ جولائی: ہائی کورٹ کے جج نے پیشی کے دوران زبانی طور پر طاہر مہدی کی ضمانت کو قبول کیا لیکن جب تحریری فیصلہ پر دستخط کرنے کا مرحلہ آیا تو اس نے یہ کہہ کر اپنے فیصلہ کی توثیق کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ 15/ جولائی کو اس کیس کے بارے میں مزید حقائق سننا چاہتا ہے۔

15/ جولائی 2015ء: ہائی کورٹ کے مذکورہ بالا جج نے یہ کیس سپریم کورٹ بھجوا دیا اور یہ تجویز ساتھ ارسال کی کہ اس اپیل کو ججز کا ایک دو رکنی بنچ سنے۔

تازہ صورتِ حال: طاہر مہدی ایک ناکردہ گناہ کی سزا گزشتہ پانچ ماہ سے زائد عرصہ سے بھگت رہے ہیں۔ اگرچہ اسیرِ راہِ مولیٰ ہیں لیکن قید خانہ کی صعوبتوں اور مسائل کی تکلیف سے انکار نہیں۔

احمدیوں کے خلاف قائم کیے جانے والے متعدد مقدمات میں سے ایک مقدمہ ہے جس میں ججز کا احمدیوں سے ہونے والا سلوک واضح طور پر نظر آ رہا ہے۔ اوّل ان پر جھوٹے طور پر مقدّمات قائم کر دیے جاتے ہیں اور اس کے بعد عدالت سے ضمانت پر رہائی حاصل کرنے کے لئے مہینوں گزر جاتے ہیں۔ ایک طرف حکومت 'آزادیٔ ضمیر اور اظہارِ رائے' کا نعرہ لگاتی دکھائی دیتی ہے دوسری جانب پریس سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔

## لاہور میں مخالف احمدیت لٹریچر کی تقسیم

لاہور، جولائی 2015ء: لاہور میں احمدیت کی مخالفت پر مبنی لٹریچر کو شائع کر کے سرِ عام تقسیم کیا گیا۔ ایک بروشر جس کا عنوان 'حرمتِ رسول کا تقاضا' تھا تحریکِ ختمِ نبوّت کی ایک ذیلی تنظیم 'شبّانِ ختمِ نبوّت' کے تحت مفتی محمد حسن نامی ملّاں کی زیرِ سرپرستی شائع کیا گیا تھا۔ اس کے سرِ ورق پر درج ذیل ٹیلی فون نمبر بھی شائع کیے گئے:

0321-8823953 اور 0321-4571912

اس بروشر میں احمدی مسلمانوں کے خلاف بے بنیاد اور جھوٹی باتوں کو بیان کرتے ہوئے ان کے خلاف نفرت انگیزی اور ان سے معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ کرنے کی اپیل کے سوا اور کچھ درج نہیں تھا۔ اس میں ایک فتویٰ درج کیا گیا تھا جس کے مطابق احمدی مسلمان کافر اور زندیق ہیں۔ ان سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا یا لین دین کرنا حرام ہے اور جو کوئی احمدی مسلمانوں کو مسلمان سمجھتا ہے، وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

اس میں یہ بھی لکھا گیا کہ جو کوئی 'شیزان' کی بنائی ہوئی مصنوعات استعمال کرتا ہے وہ اپنے اور اپنے بچوں کا پیٹ جہنم کی آگ سے بھرتا ہے۔ قاری سے یہ مضحکہ خیز سوال بھی پوچھا گیا ہے کہ 'اگر تم شیزان پینے کے بعد فوت ہو گئے تو تم کس طرح روزِ حشر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار ہو گے؟

اس پمفلٹ میں ایک فہرست شائع کی گئی ہے جس میں احمدیوں کی ملکیتی صنعتوں سے تیار ہونے والے مصنوعات درج ہیں اور ان کا بائیکاٹ کرنے کا کہا گیا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے مرکزی دفاتر کی جانب سے حکومتی انتظامیہ کو اس پمفلٹ کی تقسیم کے بارہ میں تحریرًا اطلاع بھجوائی گئی جس میں یہ لکھا گیا کہ اس بروشر کی تقسیم کا واحد مقصد مذہب کے نام پر نفرت اور شدت پسندی کو ہوا دینا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں احمدیوں کے خلاف قتل، بائیکاٹ، مقدمہ بازی اور دیگر نقصان دہ طرزِ عمل کی طرف رجحان روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

---

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:**

''اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اُس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے، بجز اُن چند حدیثوں کے جو تہتّر فرقوں نے بوٹی بوٹی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں۔ رؤیتِ حق اور یقین کہاں ہے؟ اور ایک دوسرے کے مکذّب ہو۔ کیا یہ ضرور نہ تھا کہ خدا کا حَکَم یعنی فیصلہ کرنے والا تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ ردّ کر دیتا۔ سو یہی اس وقت ہوا۔ وہ شخص حَکَم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں مانتا جائے اور کوئی بات ردّ نہ کرے۔ اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اُس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظرِ ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو''۔

(اربعین نمبر4 روحانی خزائن جلد17 صفحہ 456)